ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 18/اگست 2017ء | 24 ذوالقعدہ 1438 ہجری قمری ❁ 18/ظہور 1396 ہجری شمسی | شمارہ 33

سواری پر نماز

حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ صحابی رسول حضرت ابن عمرؓ (سفر کے دوران) اپنی اونٹنی پر نفل پڑھا کرتے تھے اور اسی پر وتر پڑھتے خواہ وہ کسی طرف لے جارہی ہو اور رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرتے اور بتاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعة باب صلوۃ التطوع علی الدواب حدیث نمبر 1030۔ و باب الایماء علی الدابۃ حدیث نمبر 1033)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

یہ وہ کتاب ہے جس کا ایک حصہ ربّ العباد کی طرف سے، ایک عید کے روز مجھے الہام ہوا تو میں نے اسے روح الامین کے قوت گویائی بخشنے سے حاضرین پر پڑھا۔ بغیر کسی تحریر و تدوین کی مدد سے۔ بے شک یہ (خدا کے) نشانوں میں سے ایک عظیم نشان ہے۔

مَیں نے اس رسالے کا نام خطبہ الہامیہ رکھا ہے اور یہ مجھے میرے رب سے الہاماً سکھایا گیا اور یہ عظیم نشان ہے۔

(اردو ترجمہ ٹائٹل بار اوّل)

یہ وہ کتاب ہے جس کا ایک حصہ ربّ العباد کی طرف سے، ایک عید کے روز مجھے الہام ہوا تو میں نے اسے روح الامین کے قوت گویائی بخشنے سے حاضرین پر پڑھا۔ بغیر کسی تحریر و تدوین کی مدد سے۔ بے شک یہ (خدا کے) نشانوں میں سے ایک عظیم نشان ہے۔ کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اس قسم کی عبارات میری طرح فی البدیہہ، زبانی، پیش کر سکے۔ اور لوگ عید کے دن کے انتظار کی مانند اس کی طباعت کے منتظر تھے اور ارادت اور اشتیاق رکھنے والے اس کے منظرِ عام پر آنے کے لئے چشم براہ تھے۔ پس تعریف ہے اللہ کی جس نے انتظار کے بعد ان کو ان کا مقصود دکھا دیا اور انہوں نے اپنے مطلوب کو پھلوں سے جھکی ہوئی شاخوں والے باغ کی مانند پایا۔ اور یہ حضرت باری کے احسان کا کرشمہ ہے اور لوگوں کو خوش بختی تک پہنچانے کی سواری ہے۔ اور ملک کے قحط زدہ ہو جانے اور فساد کے عام ہونے کے بعد اللہ کی طرف سے رحمت کی بارش ہے اور تم یہ معارف بڑے بڑے ثقہ علماء کی رقم کردہ منتخب تحریروں میں بھی نہیں پاؤ گے بلکہ یہ وہ حقائق ہیں جو ربّ الکائنات کی طرف سے مجھے وحی کئے گئے ہیں۔ یہ کامل اظہار ہے۔ اور کیا مسیح کے بعد بھی اخفاء ہے اور کیا خاتم الخلفاء کے بعد بھی کوئی راز سربمہر ہے۔ اور یہ جائے تعجب نہیں کہ تو خاتم الائمہ سے ایسے نکات سنے جو تم نے اس سے قبل علماءِ اُمّت سے نہیں سنے۔ بلکہ تعجب پر تعجب تو یہ ہوتا کہ مسیح موعود، امام منتظر اور لوگوں کا حَکَم اور خاتم الخلفاء آتا اور پھر حضرت کبریا کی جانب سے کوئی نئی معرفت نہ لاتا، اور عام علماء کی طرح کلام کرتا اور تاریکی اور روشنی کے درمیان واضح فرق نہ دکھلاتا اور میں نے اس رسالے کا نام خطبہ الہامیہ رکھا ہے اور یہ مجھے میرے رب سے الہاماً سکھایا گیا اور یہ عظیم نشان ہے۔

(اور یہ ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام حکیم فضل دین بھیروی صاحب 1319ھ میں طبع ہوا)

....

الاعـــــلان

” اے عرب، فارس، شام اور دیگر بلادِ اسلام سے تعلق رکھنے والے بھائیو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ جان لو۔ میں نے یہ کتاب تمہارے لئے اپنے رب سے الہام پا کر لکھی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں اس رستے کی طرف بلاؤں جس کی طرف میری رہنمائی کی گئی ہے اور اپنے آداب سے تمہیں آراستہ کروں اور یہ حکم اس کے بعد ملا جب اس ملک کے علماء سے امید ختم ہو گئی اور ثابت ہو گیا کہ وہ دارِ آخرت کے انجام کی پرواہ نہیں کرتے اور صدق کی طرف ان کی حرکت مصنوعی فالج سے رُک گئی ہے نہ کہ حقیقی فالج سے۔ اور نہ کسی دوا کی تاثیر اور نہ کسی معالج کی کوشش نے انہیں نفع دیا اور نہ ہی معارف کے عمدہ گھوڑوں کے لئے ان کی زمین میں کوئی چراگاہ باقی رہی۔ اور نہ ہی اس زمین کے باسیوں سے کوئی امید باقی رہی۔ پس اس وقت حضرت باری کی طرف سے میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں طلب مدد کے لئے تمہاری طرف آؤں تا کہ تم اہلِ مدینہ کی طرح میرے انصار بن جاؤ اور جس نے میری مدد کی اور میری تصدیق کی۔ اس نے اپنے رب اور خیر البریہؐ کو راضی کر لیا اور بدترین جانور وہ بہرے گونگے لوگ ہیں جو حق اور حکمت کی طرف توجہ نہیں کرتے اور وہ کوئی دلیل نہیں سنتے خواہ وہ مؤثر دلائل میں سے ہو۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ فرقوں کی کثرت اور ان کے اندرونی اختلافات اور بحر ضلالت کے تلاطم کے زمانے کے بعد حق اور روشن دلیل سے تمہارے رب کی طرف سے جو تمہارے پاس آیا ہے اُس پر ایمان لاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ حق کیا ہے اور ہم نے اپنے آباء واجداد کو ایک عقیدے پر پایا اور ہم موت کے دن تک اسی پر قائم ہیں اور میں نے ان سے وہی کہا جو قرآن کہتا ہے تو ان کا جواب گالی گلوچ اور بیہودہ گوئی کے سوا کچھ نہ تھا اور اللہ نے مجھے علم دیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گئے اور وفات یافتگان سے جا ملے۔“

(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 1 تا 2۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)......................

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 ستمبر 2015ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ فارعہ نورین بنت مکرم ندیم عالم صاحب کا ہے جو عزیزم فرخ احمد ارشد متعلم جامعہ احمدیہ یوکے کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا لڑکا جامعہ احمدیہ یوکے کا طالب علم ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلدی مربی بن کے نکلیں گے۔ شادی بیاہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے عمومی طور پر ہر فریق کو تقویٰ پہ چلنے کی طرف توجہ دلائی ہے جیسا کہ ان آیات سے ثابت ہے۔ پھر ایک دوسرے کے رِحمی رشتوں کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ سچائی پر قائم رہتے ہوئے ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آئندہ کے اپنے اعمال کو دیکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے کہ کس طرح تم نے آپس میں بھی زندگی گزارنی ہے اور پھر بچوں کی تربیت کس طرح کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کس طرح حاصل کرنی ہے۔

پس ایک عام مسلمان کے یہ فرائض ہیں جن کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، لڑکے کو بھی، لڑکی کو بھی۔ ان کو دیکھتے ہوئے وہ شخص جو اپنی زندگی دین کی خدمت کے لئے وقف کر رہا ہو، جس نے جا کے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد تعلیم و تربیت کے فرائض سرانجام دینے ہوں، تبلیغ کرنی ہو اس کو خاص طور پر ان باتوں کو سامنے رکھنا چاہئے کہ یہ تربیتی پہلو سب سے پہلے گھر سے شروع ہوتے ہیں۔ جہاں اپنے اعمال کی طرف نظر رکھے، اپنی بیوی کی تربیت کی طرف توجہ دے اور پھر آئندہ پیدا ہونے والی نسل کی تربیت کی طرف توجہ دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ اگر مرد تمام اسلامی احکام کا پابند ہو اور ان کو بجا لا رہا ہو اور پھر وہ عورت کو نصیحت کرے یا کسی کو بھی نصیحت کرے تو اس کا اثر ہوتا ہے۔ لیکن خاص طور پر جب اپنی بیوی کو نصیحت کرے تو اس نصیحت کا اثر ہو گا۔ اگر خود عمل نہیں کر رہا تو بیوی الٹا آگے کہہ سکتی ہے کہ یہ یہ خامیاں اور کمزوریاں تمہارے میں ہیں پہلے اپنی اصلاح کرو۔

پس اس لحاظ سے ایک مربی کی بہت بڑی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ اس نے اپنے گھر سے تربیت شروع کرنی ہے اور ایک نمونہ بننا ہے۔ اسی طرح جو لڑکی مربی سے شادی کے لئے تیار ہوتی ہے اس کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف مربی کا کام ہی دین کی خدمت کرنا نہیں، ایک واقف زندگی کا کام ہی دین کی خدمت کرنا نہیں، صرف اس نے ہی قربانی نہیں دینی بلکہ جو اس رشتہ میں منسلک ہو رہی ہے، جو بیاہ کر ایک مربی اور ایک واقف زندگی کے گھر آ رہی ہے اس کا بھی کام ہے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور ایک واقف زندگی کی بیوی کی حیثیت سے جہاں اپنی تربیت کی طرف توجہ دے وہاں اپنے آپ کو دوسروں کے لئے نمونہ بنائے اور ان کی تربیت کی طرف بھی توجہ دے۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ایک واقف زندگی کی بھی اور اس کی بیوی کی بھی، کیونکہ افراد جماعت اس سے توقع رکھتے ہیں۔ عورتیں اس سے توقع رکھیں گی کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا، رہن سہن اسلامی طریق کے مطابق ہو۔ اس کی بات چیت میں ایک رکھ رکھاؤ ہو، سنجیدگی ہو۔ سنجیدگی سے یہ مراد نہیں کہ مذاق کرنا منع ہے بلکہ ایسی باتیں ہوں جو اسلامی روایات کے مطابق ہوں۔ مذاق بھی کیا جا سکتا ہے، ہلکے پھلکے لطائف بھی ہوتے ہیں، لیکن کبھی ایسی باتیں نہیں ہونی چاہئیں جہاں یہ اظہار ہو رہا ہو کہ ایک عورت دوسری عورت کی بدخوئی کر رہی ہے، اس سے بدظنی کر رہی ہے۔ پس اگر یہ چیزیں ہمارے اندر قائم ہو جائیں، ہمارے مربیان میں، ہمارے واقفین زندگی میں قائم ہو جائیں، ہمارے گھروں میں قائم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دنیا بھی ہمارے لئے ایک جنت کا نمونہ بن سکتی ہے۔ اللہ کرے یہ رشتہ جو آج قائم ہو رہا ہے، جن کے نکاح کا میں اعلان کرنے لگا ہوں یہ ہر لحاظ سے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ اور ہر لحاظ سے ایک واقف زندگی شوہر اور ایک واقف زندگی شوہر کی بیوی بننے کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ اب میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔

(مرتبہ:۔ ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 20/جولائی 2017ء بروز جمعرات صبح ساڑھے 11 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم منور احمد صاحب (ابن مکرم عبداللطیف صاحب مرحوم۔ ارلزفیلڈ۔ یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم منور احمد صاحب (ابن مکرم عبداللطیف صاحب مرحوم۔ ارلزفیلڈ۔ یوکے)

17 جولائی کو 77 کی سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ گزشتہ پچاس سال سے ارلزفیلڈ جماعت کے ممبر تھے۔ آپ کو اپنے حلقہ میں کئی سال تک زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔ سال کے شروع میں ہی اپنا سارا چندہ ادا کر دیا کرتے تھے۔ بہت مخلص، نیک اور دعا گو انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب :

1۔ مکرمہ شمیم اعظم صاحبہ (اہلیہ مکرم اعظم علی صاحب۔ ربوہ)

17 جون 2017ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1982ء میں بیعت کی اور اپنے عہد بیعت کو بڑی وفا کے ساتھ نبھایا۔ نہ صرف اپنے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے آراستہ کیا بلکہ کئی اور بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھایا۔ کئی یتیم بچیوں کی شادیاں کروائیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، جماعتی خدمت اور ہمدردیٔ خلق کے جذبہ سے سرشار، نظام جماعت اور خلافت کی اطاعت گزار بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ چندہ جات اور دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے شوہر کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نجیب احمد صاحب واقف زندگی ہیں جو آجکل صدر انجمن ربوہ کے کمپیوٹر سیکشن میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

2۔ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب (آف دار الفضل شرقی۔ ربوہ)

9 مارچ 2017ء کو 98 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں رحیم بخش صاحب اور حضرت راج بی بی صاحبہ کے بیٹے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، انتہائی متوکل اور صابر و شاکر انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

3۔ مکرمہ امۃ المغل صاحبہ (بنت مکرم غلام محمد صاحب۔ حیدرآباد۔ سندھ)

11 مارچ 2017ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ اور دیگر مالی تحریکات میں بھی حصہ لیتی تھیں۔ حضور کے خطبات باقاعدگی سے سنا کرتی تھیں۔ سائلوں کی کچھ نہ کچھ ضرور مدد کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم فاتح الدین صاحب مربی سلسلہ کی خوش دامنہ تھیں۔

4۔ مکرمہ صابرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد باجوہ صاحب مرحوم۔ لاہور)

26 جون 2017ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحبؓ (آف داتہ زیدکا) کی بیٹی اور حضرت چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب (آف کالر والا۔ سیالکوٹ) کی بہو تھیں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ بہت ملنسار، مہمان نواز، مخلص اور بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

5۔ مکرم مانگے خان صاحب (صدر جماعت۔ ملک پور ہریانہ۔ انڈیا)

30 جون 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 2000ء میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ آپ نے مقامی جماعت میں صدر کے علاوہ ناظم انصار اللہ ضلع کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے اندر جماعتی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ باوجود مخالفت کے معلم صاحب کی رہائش کے لئے اپنا گھر پیش کیا۔ 2010ء میں جب مقامی مشن ہاؤس لیا گیا تو اس وقت بڑی شدید مخالفت ہوئی جس کا آپ نے بڑی دلیری سے مقابلہ کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

6۔ مکرم عبدالحئی آرائیں صاحب (ابن مکرم دین محمد صاحب مرحوم۔ ناصر آباد فارم۔ عمر کوٹ۔ سندھ)

12 جون 2017ء کو تقریباً 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت باغ دین صاحب اور نانا حضرت مولوی فتح دین صاحب دونوں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر محمود آباد فارم میں آباد ہوئے۔ بعد میں اپنی زمین پر ناصر آباد شفٹ ہو گئے اور وفات تک وہیں رہائش پذیر رہے۔ ناصر آباد میں آپ کو زعیم انصار اللہ، سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور سیکرٹری امور عامہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ خلافت کے شیدائی، نماز باجماعت کے پابند، مالی قربانی کرنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

7۔ مکرم مرزا محمد الیاس بیگ صاحب (ابن مکرم ڈاکٹر مرزا محمد الیاس بیگ صاحب۔ ڈرگ روڈ۔ کراچی)

26 جون 2017ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی میں لمبا عرصہ قائد خدام الاحمدیہ رہے۔ اس کے علاوہ مختلف جماعتی عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

8۔ مکرمہ نزہت ظفر صاحبہ۔ امریکہ (اہلیہ ظفر احمد شاد صاحب مرحوم آف کوئٹہ)

30 مئی 2017ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت قاضی زین العابدین صاحب کی پوتی اور حضرت منشی سراج الدین صاحب کی نواسی تھیں جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، دعا گو۔ خلافت سے دلی عقیدت رکھنے والی بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور 9 نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم بدر الزمان زاہد صاحب (کارکن وکالت مال لندن) کی ہمشیرہ تھیں۔

9۔ مکرم قمر الزمان عابد صاحب (آف کوئٹہ۔ حال لائیڈ منسٹر۔ کینیڈا)

24 جون 2017ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت قاضی زین العابدین صاحب اور نانا حضرت منشی سراج الدین صاحب، دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کو کوئٹہ میں قائد خدام الاحمدیہ کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ 1983ء میں کراچی شفٹ ہو گئے اور وہاں اپنے حلقہ کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ 2008ء میں کینیڈا شفٹ ہو گئے اور وفات تک وہیں مقیم رہے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، دعا گو، خلافت سے والہانہ عشق رکھنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

10۔ مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم شمشاد احمد صاحب۔ صدر جماعت فتح پور۔ ضلع لیہ)

یکم جولائی 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔ عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 462

مکرم محمد سلمان صاحب (1)

مکرم محمد سلمان صاحب کا تعلق سیریا سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1994ء میں ہوئی۔ انہیں 2014ء میں اپنے جڑواں بھائی کے ساتھ بیس سال کی عمر میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ پھر سیریا میں جنگ کے باعث 2015ء میں یہ اپنا ملک چھوڑ کر جرمنی آگئے۔ وہ اپنے قبول احمدیت کی داستان کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

میرے دادا جان کئی سال قبل فلسطین سے ہجرت کر کے سیریا آگئے تھے۔ فلسطین میں تو ان کی اپنی زمین اور کاروبار تھا لیکن سیریا آکر بے چارے ریڑھی وغیرہ پر کچھ سامان بیچ کر اپنے خاندان کے لئے دو وقت کی روٹی مہیا کرنے کی کوشش کرنے لگے۔

میری دادی جان اپنی زندگی کے آخری دن تک ٹی وی سکرین پر فلسطین کے مناظر دیکھ کر جذبات پر قابو نہ رکھ سکتی تھیں اور زار زار رونے لگ جاتی تھیں۔

شدید معاندانہ ماحول میں پرورش

میں جس معاشرے میں پلا بڑھا وہاں احمدیت کے خلاف بہت کچھ کہا جاتا تھا۔ اس لئے کم عمری سے ہی جماعت کے بارہ میں میرے ذہن میں یہ بات راسخ ہوگئی تھی کہ جماعت احمدیہ اسرائیل کی ایجنٹ ہے، احمدی اسلام کے بعد ایک نئے دین کی طرف بلاتے ہیں، یہ دھوکہ باز، گمراہ اور قابل نفرت لوگ ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ میرے دل میں احمدیت کے خلاف غیر معمولی نفرت ہی نفرت تھی۔ اور چونکہ میرا تعلق فلسطینی گھرانے سے ہے اس لئے جب میں نے اپنے اردگرد سے یہ سنا کہ جماعت احمدیہ نے فلسطینیوں سے خیانت کی ہے تو میرے نزدیک یہ الزام نئے دین اور نئے نبی کی طرف بلانے کے جرم سے بھی بہت زیادہ بُرا اور خطرناک تھا۔

بدظنّی کی انتہا

کم عمری کے زمانے کی بات ہے کہ ایک روز ہمارے رشتہ دار ہمارے گھر میں جمع تھے جن میں میرے خالہ زاد معتز القزق صاحب بھی تھے جن کے بارہ میں خاندان میں مشہور تھا کہ وہ فریب خوردہ ہو کر احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ اہلِ خاندان نے ان کے ساتھ جماعت احمدیہ کے بارہ میں باتیں شروع کر دیں۔ معتز صاحب نے سوالوں کے جواب دینے شروع کر دیئے۔ اس دوران انہوں نے ایک آیت پڑھ کر اس کی تشریح کرنا چاہی تو میں نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن کریم سے مجھے ابھی یہ آیت نکال کر دکھاؤ۔ جماعت کے بارہ میں مجھے اس حد تک بدظنی تھی اور اس کے جھوٹا ہونے کا مجھے اس حد تک یقین تھا کہ میں سمجھ رہا تھا کہ یہ آیت قرآن میں موجود ہی نہیں ہے اور معتز صاحب اپنی طرف سے بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان سے آیت نکالنے کا مطالبہ کرتے ہوئے میں نے بڑے وثوق کے ساتھ قرآن کریم ان کی طرف بڑھا دیا جسے لے کر وہ کافی دیر تک آیت ڈھونڈتے رہے لیکن تلاش نہ کر سکے۔ اسی دوران ہمارے گھر کچھ اور رشتہ دار آگئے اور بات کا موضوع بدل گیا۔ لیکن میں نے اس بحث سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ احمدی نہایت گرے ہوئے لوگ ہیں، اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے یہ قرآن کی طرف ایسی آیات بھی منسوب کرنے سے باز نہیں آتے جن کا دراصل قرآن کریم میں وجود بھی نہیں ہے۔ مَیں نے اس روز اپنی دانست میں اپنی زندگی کی کتاب سے احمدیت کا صفحہ پھاڑ دیا۔

چند روز ہی گزرے تھے کہ میرے خالہ زاد معتز صاحب دوبارہ ہمارے گھر آئے، لیکن اس بار وہ پوری تیاری کے ساتھ آئے تھے۔ اس بار وہ بات کرتے تو قرآن کریم سے آیات بھی نکال نکال کر پیش کرتے۔ اس وقت میں نے کہا کہ جن آیات کو میرے خالہ زاد دلیل کے طور پر پیش کر رہے ہیں وہ تو حقیقت میں قرآن کریم میں موجود ہیں اور اگر ان کا استدلال درست ہے تو پھر متعدد امور کے بارہ میں ہمیں سوچنے کی ضرورت ہے۔

خود ہی سائل اور خود ہی مجیب

انہی ایام کی بات ہے کہ ایک روز میں اپنے گھر میں بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا کھڑکی کے راستے آرہی تھی، اور اس کے ساتھ چڑیوں کے چہچہانے کی مدھر آواز میرے کانوں میں رس گھول رہی تھی۔ میں اس ماحول سے محظوظ ہو رہا تھا کہ یکا یک سوچوں کے ایک عجیب دھارے میں بہنے لگا۔ میرے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا کہ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوتا تو کیا میں آپؐ پر ایمان لانے والوں میں شامل ہوتا یا خدا نخواستہ آپ کے منکروں اور دشمنوں کی صف میں کھڑا ہوتا! پھر خیال آیا کہ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ میں اس سے بھی بری حالت کا شکار ہو جاتا اور آپؐ کے ساتھ جنگ کرنے والوں میں سے ہوتا اور یہ بھی ممکن تھا کہ مسلمانوں کی تلواروں سے کفر کی حالت میں ہی مر چکا ہوتا اور مجھے ان کافروں کی حالت بھی میسر نہ آتی جنہوں نے تمام تر عداوتوں اور کفر کے باوجود بالآخر فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کر لیا تھا۔

یہ باتیں سوچنے کے بعد بے ساختہ میری زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے کہ انسان کس قدر جلد باز ہے۔ کسی کی صداقت کو پہچاننے کی کوشش کئے بغیر ہی اس کا انکار کرتا جاتا ہے۔ یقیناً کفار مکہ نے بہت جلد بازی سے کام لیا۔

پھر یہ سوال پیدا ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے لوگوں نے آپؐ کی صداقت کو کیسے پہچانا؟ اس کا جواب یہ تھا کہ بہت سے لوگوں نے معجزات کو دیکھ کر اسلام قبول کیا ہوگا۔ نیز مسلمانوں کی فتوحات کے وقت لوگوں کے فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے کو بھی کئی لوگوں نے آپؐ کی صداقت کی دلیل ٹھہرایا ہوگا اور اسلام قبول کر لیا ہوگا۔

اسی تسلسل میں میرے ذہن میں ایک اور سوال پیدا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تو کوئی نبی نہیں ہے لیکن فرض کریں کہ اگر آپ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آج کل کے دور میں اسے کس علاقے میں پیدا ہونا چاہئے تھا؟

اس کا جواب میرے ذہن میں یہ آیا کہ اس طرح کے عظیم انسان کی پرورش نہایت نیک ماحول میں ہونی چاہئے تھی اور زندگی کے ہر مرحلہ میں نیکی اور پاکیزگی اس کا طرّہ ہونا چاہئے تھا۔ اسے ایسی شخصیت ہونا چاہئے تھا جس نے آج کل کی نئی نسل کی طرح نہ اپنے بچپن میں اور نہ جوانی میں ٹی وی وغیرہ کے سامنے بیٹھ کر فضول پروگرامز دیکھنے میں اپنا وقت ضائع کیا ہو، بلکہ اس کا بچپن اور جوانی دنیا کی چکا چوند سے دُور کسی مقام پر گزرنا چاہئے۔ بلکہ چاہئے کہ اس کی پیدائش افریقہ کے کسی گاؤں میں یا انڈیا کے کسی دور افتادہ مقام پر ہو۔ انڈیا کا خیال آتے ہی مجھے جھرجھری سی آگئی کیونکہ احمدیوں کے نبی کا تعلق بھی انڈیا کے کسی گاؤں سے تھا۔ چنانچہ مَیں نے فوراً کروٹ بدلی اور خیالات کی اس دنیا سے باہر نکل کر کسی اور کام میں لگ گیا۔

معجزات مانگنے والے کون تھے؟!

کچھ دنوں کے بعد میرا احمدی خالہ زاد ہمارے گھر آیا تو اس نے وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑنا چاہا لیکن میں نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی بات کی بجائے تم اپنے نبی مرزا غلام احمد کی بات کیوں نہیں کرتے؟ تمہارے نبی کے حق میں انبیاء کی صداقت کے دلائل میں سے کوئی دلیل بھی پوری نہیں ہوئی۔ اور اگر میری بات غلط ہے تو بتاؤ کہ کہاں ہیں مرزا صاحب کے معجزات؟ مجھے ان کے معجزات اور ان کی صداقت کے بارہ میں بتاؤ تو میں ابھی ان پر ایمان لے آتا ہوں۔

میری بات سن کر انہوں نے نہایت اطمینان سے مسکراتے ہوئے پُر اعتماد لہجے میں کہا کہ اے عزیز! کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں معجزات کا مطالبہ کس نے کیا تھا؟ کیا ابوبکر، عثمان، علی، بلال اور خبیب رضوان اللہ علیہم نے معجزات مانگے تھے یا ابوجہل اور اس جیسے کفار نے؟

میں نے کہا کہ پھر اللہ مرزا غلام احمد کی غیر معمولی نصرت فرماتے ہوئے آپ کا یہ عقیدہ بسرعت پوری دنیا میں کیوں نہیں پھیلا رہا؟

انہوں نے کہا کہ اگر صداقت کا یہی معیار ہے تو انبیاء میں سے قریب کے نبی عیسیٰ علیہ السلام کی مثال ہی دیکھ لیں، ان کے بارہ میں مشہور یہی ہے کہ ساری عمر تبلیغ کرتے رہے اور ان کی زندگی میں ان پر محض 12 حواری ہی ایمان لائے۔ تو کیا آپ کے اس معیار کے مطابق وہ سچے نہ تھے؟ پھر انہوں نے اسلام کی شروع کی حالت اور رفتہ رفتہ ہونے والی ترقی کے بارہ میں تفصیل سے بتایا تو میں نے خود سے کہا کہ احمدیت کے بارہ میں شاید مجھے اب گہری تحقیق کی ضرورت ہے۔

یہ لوگ خائن وغدار نہیں ہوسکتے!

انہی ایام میں ایک مرتبہ میں رات کے وقت ٹی وی کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ مختلف چینلز بدلنے کے دوران ایم ٹی اے العربیہ لگ گیا جس کے بارہ میں میرے خالہ زاد نے مجھے بارہا بتایا تھا لیکن میں نے اسے دیکھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی۔ اب اچانک ایم ٹی اے سامنے آیا تو مَیں تحقیق کی غرض سے اسے دیکھنے لگ گیا۔ اس وقت مرحوم مصطفی ثابت صاحب فلسفۂ عذاب کے بارہ میں بات کر رہے تھے۔ میں نے محسوس کیا کہ اس طرح کی بات تو میں زندگی میں پہلی بار سن رہا ہوں۔ میں سنتا گیا اور مزید سننے کے لئے میری پیاس بڑھتی چلی گئی۔ بالآخر میں نے کہا کہ اگر دیگر عقائد اور مفاہیم وغیرہ میں یہ جماعت غلطی پر بھی ہو تو کم از کم اس مضمون میں ان کا بیان کردہ موقف سب سے زیادہ درست دکھائی دیتا ہے۔ یہ سن کر میں نے کہا کہ عین ممکن ہے کہ بعض امور کے بارہ میں دیگر فرقوں کی نسبت اس جماعت کے خیالات زیادہ درست ہوں، نیز میرے دل سے یہ آواز بھی آئی کہ ایسے لوگ خائن اور غدار نہیں ہوسکتے۔ خصوصًا اس لئے بھی کہ ان کے اخلاق بھی اعلیٰ ہیں اور بات کرنے میں بھی ادب اور نرمی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔

میں نے پہلی بار یہ چینل دیکھا تھا اور پہلی بار ہی اس نے میرا دل موہ لیا تھا۔ اب اس کے دیگر پروگرامز دیکھنے کا میرے دل میں شوق پیدا ہو گیا تھا۔

اضطراب واطمینان کی کیفیات

مَیں جوں جوں ایم ٹی اے دیکھتا گیا میری نبض کی حدّت میں کمی آتی گئی، دل کا اضطراب تسکین میں بدلنے لگا اور خشوع کے ساتھ نورانی افکار میری روحانی راحت کا سامان کرنے لگے۔ ایم ٹی اے دیکھنے کے دوران تو میری یہی کیفیت ہوتی تھی لیکن جب ایم ٹی اے سے دُور ہوتا تو عجیب اضطراب کی حالت دامنگیر ہو جاتی کیونکہ مجھے لگتا تھا کہ میں ایک ایسے مسئلہ میں الجھ کر رہ گیا ہوں جس کو انجام تک پہنچائے بغیر مَیں چین سے نہیں بیٹھ سکوں گا۔ نیز میرے لئے زیادہ بے چینی کا موجب یہ بات تھی کہ اگر احمدیت سچی نکلی تو مجھے اس میں شمولیت اختیار کرنا پڑے گی اور میں ایسا قدم اٹھانے کے لئے تیار نہ تھا۔

کچھ عرصہ کے بعد میں نے ایک سیرین احمدی کی دجّال اور جنّوں کے بارہ میں دو کتب کا مطالعہ کیا تو کئی امور کی وضاحت ہوئی اور ان دونوں موضوعات کے بارہ میں کئی عقدے حل ہو گئے لیکن میں کسی طور بھی اضطرابی کیفیت سے نہ نکل سکا۔ اس کا سبب یہی تھا کہ مجھے کہیں نہ کہیں احمدیت کی صداقت کا یقین تھا لیکن اسے قبول کرنے کا حوصلہ نہ تھا۔ اسی اضطرابی کیفیت میں کئی بار میں نے تنگ آکر اپنے خالہ زاد کے لئے بددعا بھی کی جس کا مجھے اس مصیبت میں گرفتار کرنے میں بڑا ہاتھ تھا۔

احمدیت سے روکنے کی کوشش

ایک روز مَیں نے اس اضطرابی کیفیت سے تنگ آکر اپنی والدہ صاحبہ سے کہا کہ مجھے شک ہے کہ جماعت احمدیہ سچی ہے۔ میری اس بات پر ہمارے گھر میں لمبی بحثیں چل نکلیں اور میری والدہ صاحبہ مجھے اس راستے پر آگے بڑھنے سے روکنے کی کوشش کرنے لگ گئیں۔ کبھی وہ یہ کہتیں کہ یہ بھی دیگر جماعتوں کی طرح اس وقت تو بظاہر پُرامن دکھائی دیتی ہے لیکن ایسی جماعتیں اچانک اپنا عسکری اور خونی رنگ دکھانے لگتی ہیں اور پھر اسلام کے نام پر نہ جانے کن کن جرموں کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ اور کبھی یہ کہتیں کہ میں تمہیں اس جماعت سے اچھی باتیں اخذ کرنے سے نہیں روکتی لیکن اس میں شمولیت اختیار کرنے کے بارہ میں سوچنا چھوڑ دو۔

مَیں انہیں یہی جواب دیتا کہ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اچھی باتیں لی جائیں یا نہ لی جائیں بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس جماعت کا بانی حقیقت میں امام مہدی ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی جماعت میں شمولیت کا حکم فرما چکے ہیں اور پھر یہ جماعت بعض دیگر اسلامی جماعتوں کی طرح فسادی نہیں ہوسکتی۔ ایسی حالت میں اس امام کی بیعت فرض ہو جائے گی اور اس جماعت میں شمولیت سے کنارہ کش رہنا معصیت اور گناہ کے زمرہ میں آئے گا، اور روز محشر اس کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

یہ سن کر والدہ نے ایک ایسی بات کر دی جس کی بنا پر میرا عزم لڑکھڑا گیا۔ (اس کی تفصیل اگلی قسط میں پیش کی جائے گی۔)

(باقی آئندہ)

حج اور قربانی کے مسائل

ازافاضات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

فرضیت حج

چوتھا حکم حج کا ہے۔ اگر سفر کرنے کے لئے مال ہو، راستہ میں کوئی خطرہ نہ ہو، بال بچوں کی نگرانی اور حفاظت کا سامان ہوسکتا ہو تو زندگی میں ایک دفعہ حج کرنے کا حکم ہے۔

(الازہار لذوات الخمار صفحہ 24)

اگر خدا تعالیٰ کسی کو توفیق دے تو حج کرے اس کے لئے کئی شرطیں ہیں مثلاً مال ہو، رستہ میں امن ہو اور اگر عورت ہو تو اس کے ساتھ اس کا خاوند یا بیٹا یا بھتیجا یا ایسا کوئی اور رشتہ دار محرم جانے والا ہو۔

(الازہار لذوات الخمار صفحہ 47)

حج کا فلسفہ

اسلام کا ایک رکن حج ہے جو اجتماع قومی کا زبردست ذریعہ ہے۔ دنیا کے کسی مذہب میں حج فرض نہیں لیکن اسلام نے سال میں ایک دفعہ تمام صاحب استطاعت لوگوں کو ایک مرکز میں اکٹھا ہونے کا حکم دیا ہے۔ اس سے کئی قسم کے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جب امیر اور غریب، حاکم اور محکوم، عالم اور جاہل سب ایک جگہ اکٹھے ہوں گے تو وہ قومی ضروریات پر غور کریں گے۔ اپنی کمزوریوں پر نگاہ دوڑائیں گے۔ اور ان کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسی طرح حج کے ذریعہ اسلام نے مرکز کی اصلاح کی طرف بھی توجہ دلائی ہے جس سے آگے قوم کی درستی ہوتی ہے اور وہ ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھا سکتی ہے۔

(تفسیر کبیر۔ جلد دہم، سورۃ الکوثر۔ صفحہ 300)

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا ۔۔۔ (الآیہ)

حج کی اصل غرض روحانی طور پر یہ ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو توڑ کر دل سے خدا کا ہو جائے مگر اس غرض کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری حج بھی رکھ دیا اور صاحب استطاعت لوگوں پر یہ فرض قرار دے دیا کہ وہ گھر بار چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں جائیں اور اس طرح اپنے وطن عزیز واقرباء کی قربانی کا سبق سیکھیں۔

کیونکہ اسلام جسم اور روح دونوں کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ جس طرح دنیا میں ہر ایک انسان کا ایک مادی جسم ہوتا ہے اور جسم میں روح ہوتی ہے اسی طرح مذہب اور روحانیت کے بھی جسم ہوتے ہیں جن کو قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے مثلاً اسلام نے نماز کی ادائیگی کے لئے بعض خاص حرکات مقرر کی ہوئی ہیں۔ اب اصل غرض تو نماز کی یہ ہے کہ انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو۔ اس کی صفات کو وہ اپنے ذہن میں لائے اور ان کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی کوشش کرے۔ ان باتوں کا بظاہر ہاتھ باندھنے یا سیدھا کھڑا ہونے یا زمین پر جھک جانے سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ مگر چونکہ کوئی روح جسم کے بغیر قائم ہی نہیں رہ سکتی اس لئے خدا تعالیٰ نے جہاں نماز کا حکم دیا وہاں بعض خاص قسم کی حرکات کا بھی حکم دے دیا۔ جن مذاہب نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اور انہوں نے اپنے پیروؤں کے لئے عبادت کرتے وقت جسم کی حرکات کو ضروری قرار نہیں دیا وہ رفتہ رفتہ عبادت سے ہی غافل ہو گئے ہیں اور اگر ان میں کوئی نماز ہوتی بھی ہے تو ایک تمسخر سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ اسی طرح گو حقیقی حج یہی ہے کہ انسان ہر قسم کے تعلقات کو منقطع کر کے خدا کا ہو جائے۔۔۔

(تفسیر کبیر۔ جلد ششم، سورۃ حج صفحہ 31)

مسائل حج

سوال:۔ موجودہ گرانی کے وقت صاحب استطاعت حج کرے یا نہ کرے؟

جواب:۔ جو شخص خواہ تنگی مال یا راستہ کی خرابی یا ضعف و بیماری کی وجہ سے حج نہیں کرسکتا اور نیت رکھتا ہے کہ روک دُور ہو تو حج کروں وہ ایسا ہی ہے گویا اس نے حج کیا۔ (الفضل 4 مئی 1922ء)

حج عورت کے لئے تبھی فرض ہے جب کہ محرم ساتھ ہو۔ جن کے محرم ہوں اور وہ حج پر بھی جائیں ان پر حج فرض ہے ورنہ نہیں۔

(الفضل 28 جنوری 1914ء نمبر 33 صفحہ 11)

حج بدل

سوال:۔ ڈاریمپلی نے خواہش کی ہے اور کہا کہ میں ان کی والدہ مرحومہ کی طرف سے حج بدل کروں۔ اور یہ کہ وہ سب اخراجات اس غرض کے لئے دیں گے؟

جواب:۔ حج بدل کے لئے شرط یہ ہے کہ پہلے خود حج کر چکا ہو۔ کیا آپ حج کر چکے ہیں۔ اس صورت میں اجازت ہے۔

سوال:۔ کیا والدہ مرحومہ کی وصیت کے مطابق ان کی طرف سے حج بدل کرایا جائے یا اسی قدر رقم ان کی طرف سے یا دونوں والدین مرحومین کی طرف سے بطور صدقہ جاریہ کے چندہ وقف جدید میں ادا کر دی جائے؟

جواب:۔ والدہ کی خواہش کو پورا کریں اور حج بدل کرانے کی کوشش کریں مگر حج بدل وہی کرسکتا ہے جس نے پہلے حج کیا ہوا ہو۔

سوال:۔ میری خواہش حج کرنے کی ہے لیکن صحت اور عمر اجازت نہیں دیتی۔ میرا بڑا لڑکا کہتا ہے کہ میری جگہ وہ حج پر چلا جائے اس کا خرچ حج کا سب میں ادا کروں۔ کیا اس طرح میرا حج بھی ہو جائے گا؟

جواب:۔ جائز ہے۔ بیٹا ماں کی طرف سے (حج بدل) کرسکتا ہے۔ غیر کے لئے شرط یہ ہے کہ اگر اس نے خود حج کیا ہوا ہو تو پھر وہ حج بدل کرسکتا ہے ورنہ نہیں۔

(فائل مسائل دینی۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

قربانی کے مسائل

قربانی کے جانور کے لیے یہ شرط ہے کہ بکرے وغیرہ دو سال کے ہوں۔ دنبہ اس سے چھوٹا بھی قربانی میں دیا جا سکتا ہے۔ قربانی کے جانور میں نقص نہیں ہونا چاہئے۔ لنگڑا نہ ہو۔ بیمار نہ ہو۔ سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو یعنی سینگ بالکل ہی نہ ٹوٹ گیا ہو۔ اگر خول اوپر سے اتر گیا ہو اور اس کا مغز سلامت ہو تو وہ ہوسکتا ہے کان کٹا نہ ہو لیکن اگر کان زیادہ کٹا ہوا نہ ہو تو جائز ہے۔

قربانی آج اور کل اور پرسوں کے دن ہوسکتی ہے لیکن سفر ہو یا کوئی اور مشکل ہو تو حضرت صاحب کا بھی اور بعض بزرگوں کا بھی خیال ہے کہ اس سارے مہینہ میں قربانی ہوسکتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ ان دنوں میں تیسرے دن تک تکبیر تحمید کیا کرتے تھے اور اس کے مختلف کلمات ہیں اصل غرض تکبیر وتحمید ہے خواہ کسی طرح ہو اور اس کے متعلق دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں۔ مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے۔ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے۔ کام میں لگتے تو تکبیر کہتے لیکن ہمارے ملک میں یہ رائج ہے کہ محض نماز کے بعد کہتے ہیں اس خاص صورت میں کوئی ثابت نہیں اور یہ غلط طریق رائج ہو گیا۔ باقی یہ کہ تکبیر کس طرح ہو یہ بات انسان کی اپنی حالت پر منحصر ہے جس کا دل زور سے تکبیر کہنے کو چاہے وہ زور سے کہے جس کا آہستہ وہ آہستہ مگر آواز نکلنی چاہئے۔

(الفضل 17؍اگست 1922ء، الفضل 11؍ستمبر 1951ء)

قربانی کا فلسفہ اور حکمت

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا

قربانیوں میں یہ حکمت نہیں کہ ان کا گوشت یا اُن کا خون خدا اللہ تعالیٰ کو پہنچتا ہے بلکہ ان میں حکمت یہ ہے کہ ان کی وجہ سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور وہ تقویٰ خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کیا خدا تعالیٰ نعوذ باللہ ہندوؤں کے دیوتاؤں کی طرح خون کا پیاسا اور گوشت کا بھوکا ہے کہ وہ جانوروں کی قربانی کرنے کا حکم دیتا ہے اور اُن کی جان کی قربانی کو شوق سے قبول فرماتا ہے اور قربانی کرنے والوں کو بہشت کی بشارت دیتا ہے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ دیا ہے کہ قربانیوں میں یہ حکمت نہیں ہے کہ ان کا گوشت یا اُن کا خون خدا تعالیٰ کو پہنچتا ہے بلکہ ان میں حکمت یہ ہے کہ ان کی وجہ سے انسانی قلب میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور وہ تقویٰ خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ پس وہ لوگ جو بکرے یا اونٹ یا گائے کی قربانی کر کے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو پالیا وہ غلطی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف طور پر فرماتا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں کہ خود ہی جانور ذبح کیا اور خود ہی کھالیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ کو کیا۔ یہ تصویری زبان میں ایک حقیقت کا اظہار ہے جس کے اندر بڑی گہری حکمت پوشیدہ ہے جیسے مصور ہمیشہ تصویریں بناتے ہیں مگر ان کی غرض صرف تصویر بنانا نہیں ہوتی بلکہ ان کے ذریعہ قوم کے سامنے بعض اہم مضامین رکھنے ہوتے ہیں۔۔۔

اسی طرح یہ ظاہری قربانی بھی ایک تصویری زبان ہے جس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ جانور ذبح کرنے والا اپنے نفس کی قربانی پیش کرنے کے لیے تیار ہے پس جو شخص قربانی کرتا ہے وہ گویا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کر دوں گا۔ اس کے بعد دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ انسان جس امر کا تصویری زبان میں اقرار کرے عملاً بھی اسے پورا کر کے دکھاوے کیونکہ محض نقل جس کے ساتھ حقیقت نہ ہو کسی عزت کا موجب نہیں ہوسکتی۔

(تفسیر کبیر۔ جلد ششم، سورۃ الحج زیر آیت لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا صفحہ 57)

قربانی، مسائل

مسائل متعلقہ ذی الحجہ

بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

1۔ بعد نماز عید قربانی کرنی چاہئے۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور بارہویں تک اتفاقاً ختم ہوتا ہے لیکن بعض کے نزدیک تیرھویں تاریخ کے عصر تک ہے۔

2۔ قربانی سنت موکدہ ہے جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو وہ ضرور کرے۔

3۔ قربانی کا گوشت خواہ خود استعمال کرے چاہے صدقہ کرے اور اس کی کھال اگر گھر میں رکھے تو ایسی چیز تیار کرائے جس کو عام استعمال کرسکیں۔ احمدیوں کو صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کھال یا اس کی قیمت صدقات میں ارسال کرنا چاہئے۔

4۔ اگر دو سالہ مینڈھا یا بکرا نہ ملے تو ایک سالہ بھی ہوسکتا ہے اور دنبہ سال سے کم کا بھی ہو تب بھی جائز ہے۔

5۔ جو لوگ قربانی کرنے کا ارادہ کریں ان کو چاہئے کہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لے کر قربانی کرنے تک حجامت نہ کرائیں۔ اس امر کی طرف ہماری جماعت کو خاص توجہ کرنی چاہئے کیونکہ عام لوگوں میں اس سنت پر عمل کرنا مفقود ہو گیا ہے۔

(الفضل 22؍ستمبر 1917ء جلد 5 صفحہ 24)

عید کے احکام یہ ہیں کہ ہر ایک خاندان کی طرف سے بکری کی قربانی ہوسکتی ہے اگر کسی میں وسعت ہو تو ہر شخص بھی کرسکتا ہے ورنہ ایک خاندان کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔

یہاں خاندان سے تمام دور ونزدیک کے رشتہ دار مراد نہیں بلکہ خاندان کے معنے ایک شخص کے بیوی بچے ہیں اگر کسی شخص کے لڑکے الگ الگ ہیں اور اپنا علیحدہ کماتے ہیں تو ان پر علیحدہ قربانی فرض ہے۔ اگر بیویاں آسودہ ہوں اور اپنے خاوند سے علیحدہ ان کے ذرائع آمد ہوں تو وہ علیحدہ قربانی کرسکتی ہیں ورنہ ایک قربانی کافی ہے۔

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لیے ہے اور گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شامل ہوسکتے ہیں۔ ائمہ کا خیال ہے ایک گھر کے لیے ایک حصہ کافی ہے اگر گھر کے سارے آدمی سات حصہ ڈال لیں تو وہ بھی ہوسکتا ہے ورنہ ایک گھر کی طرف سے ایک حصہ بھی کافی ہے۔

(الفضل 17؍اگست 1922ء جلد 10، صفحہ 13۔ خطبہ عیدالاضحیٰ)

قربانیوں کے گوشت

قربانیوں کے گوشت کے متعلق یہ حکم ہے کہ یہ صدقہ نہیں ہوتا۔ چاہئے کہ خود کھائیں دوستوں کو دیں۔ چاہے سکھا بھی لیں۔ امیر غریبوں کو دیں۔ غریب امیروں کو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے لیکن محض امیروں کو

باقی صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یوکے (UK) کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ دعاؤں پر ان دنوں میں بہت زور دیں اور جن کو توفیق ہے وہ صدقات بھی دیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور سب لوگ، یہاں آ کر شامل ہونے والے بھی اور دنیا میں مختلف ممالک میں رہنے والے احمدی بھی جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جلسہ کی کارروائی سن رہے ہیں، جلسہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور دشمن کے ہر شر سے بچنے کے لئے دعا کریں۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے مہمان نوازی کرنے والے کارکنان کو جلسہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔
آج مختصراً مہمانوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مہمان کے بھی کچھ فرائض اور ذمہ داریاں ہیں جسے اس نے ادا کرنا ہے۔

مہمان کا بیشک اسلام میں بہت حق ہے لیکن اسلام ایک ایسا معتدل اور اعتدال کی تعلیم دینے والا مذہب ہے جو صرف ایک فریق کو ہی ذمہ داریوں کا احساس دلا کر اس طرف توجہ دینے کی نصیحت نہیں کرتا بلکہ دوسرے فریق کو بھی کہتا ہے کہ تم بھی اپنے فرائض ادا کرو اور جن حقوق کی ادائیگی تم پر واجب ہے تم انہیں ادا کرو کیونکہ یہی بات ہے جو پیار، محبت اور بھائی چارے پر مبنی ایک معاشرے کے قیام کا باعث بنے گی۔

جلسہ پر آنے کا مقصد تو تقویٰ میں ترقی کرنا، خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق میں بڑھنا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا اور ایک دوسرے کے لئے اپنے قربانی کے جذبے اور معیار کو بڑھانا ہے

جلسہ میں شامل ہونے والے مہمان جب جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتے ہیں تو صرف وہ مہمان نہیں ہوتے کہ بحیثیت مہمان اپنے سے بہتر سلوک اور آرام و آسائش کی توقع رکھیں بلکہ وہ ایثار و قربانی کے اعلیٰ معیار بھی حاصل کرنے والے ہونے چاہئیں اور جلسہ منعقد کرنے کا جو مقصد ہے وہ ہر وقت ان کے سامنے ہونا چاہئے جو جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ سے تعلق اور روحانیت میں ترقی ہے اور ایک دوسرے کا حق ادا کرنا ہے۔

جہاں تک غیر از جماعت مہمانوں کا تعلق ہے تو یقیناً ہم نے ان کا خیال رکھنا ہے اور ان کی مہمان نوازی میں اپنے وسائل کے مطابق جس حد تک سہولت مہیا ہوسکتی ہے اور مہمان نوازی کا حق ادا ہوسکتا ہے ادا کرنا ہے۔ ایک احمدی جب جلسہ پر شامل ہونے کے لئے آتا ہے تو اسے اپنے آپ کو مہمان اور میزبان دونوں سمجھنا چاہئے تبھی ایثار اور قربانی کا جذبہ بڑھے گا اور جلسہ کا ماحول پُرامن اور پیار اور محبت کا ماحول بنے گا۔

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نہایت اہم نصائح۔
جلسہ کے موقع پر بازار اور نمائشوں اور بعض انتظامات کے حوالہ سے تذکرہ اور مہمانوں اور میزبانوں کو مختلف امور سے متعلق خصوصی توجہ دینے کی تاکید

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28؍جولائی 2017ء بمطابق 28؍وفا 1396 ہجری شمسی
بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2017ء بمقام حدیقۃ المہدی، آلٹن (Alton)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَاِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یوکے (UK) کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ دعاؤں پر ان دنوں میں بہت زور دیں اور جن کو توفیق ہے وہ صدقات بھی دیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور سب لوگ، یہاں آ کر شامل ہونے والے بھی اور دنیا میں مختلف ممالک میں رہنے والے احمدی بھی جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جلسہ کی کارروائی سن رہے ہیں، جلسہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور دشمن کے ہر شر سے بچنے کے لئے دعا کریں۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے مہمان نوازی کرنے والے کارکنان کو جلسہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ آج مختصراً مہمانوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مہمان کے بھی کچھ فرائض اور ذمہ داریاں ہیں جسے اس نے ادا کرنا ہے۔

مہمان کا بیشک اسلام میں بہت حق ہے لیکن اسلام ایک ایسا معتدل اور اعتدال کی تعلیم دینے والا مذہب ہے جو صرف ایک فریق کو ہی ذمہ داریوں کا احساس دلا کر اس طرف توجہ دینے کی نصیحت نہیں

کرتا بلکہ دوسرے فریق کو بھی کہتا ہے کہ تم بھی اپنے فرائض ادا کرو اور جن حقوق کی ادائیگی تم پر واجب ہے تم انہیں ادا کرو کیونکہ یہی بات ہے جو پیار، محبت اور بھائی چارے پر مبنی ایک معاشرے کے قیام کا باعث بنے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ایک سال ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے جلسہ کا انعقاد نہیں فرمایا تھا تو اس وقت اس کی وجہ بھی جلسہ میں شامل ہونے والوں کے غلط رویّے تھے۔ یعنی آنے والے مہمان اپنے فرائض اور حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے آپ علیہ السلام کے صدمے اور ناراضگی کی وجہ بنے تھے۔ آپ نے ناراضگی کا اظہار اس لئے نہیں فرمایا تھا کہ جلسہ میں شامل ہونے والے لوگوں سے آپ کو کوئی براہ راست تکلیف پہنچی ہے۔ بلکہ آپ نے یہ اظہار فرمایا کہ تم لوگ جو جلسہ میں شامل ہوئے ہو ایک دوسرے کے حقوق ادا نہیں کر رہے اور نہ صرف یہ کہ ایک دوسرے کے حق ادا نہیں کر رہے بلکہ خودغرضی اور خود پسندی کا بھی اظہار کر رہے ہو۔ اپنے آرام کو دوسروں کے آرام پر ترجیح دے رہے ہو۔ جلسہ پر آ کر اس طرح کے اظہار کر رہے ہو کہ گویا یہ کوئی دنیاوی میلہ ہے۔ جبکہ جلسہ پر آنے کا مقصد تو تقویٰ میں ترقی کرنا، خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق میں بڑھنا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا اور ایک دوسرے کے لئے اپنے قربانی کے جذبے اور معیار کو بڑھانا ہے اور جب آپ نے دیکھا کہ اس معیار پر کچھ لوگ پورا نہیں اتر رہے تو آپ کو بڑا صدمہ پہنچا جس کا اظہار آپ نے بڑا کھل کر فرمایا۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395-394)

پس جلسہ میں شامل ہونے والے مہمان جب جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتے ہیں تو صرف وہ مہمان نہیں ہوتے کہ بحیثیت مہمان اپنے سے بہتر سلوک اور آرام و آسائش کی توقع رکھیں بلکہ وہ ایثار و قربانی کے اعلیٰ معیار بھی حاصل کرنے والے ہونے چاہئیں اور جلسہ منعقد کرنے کا جو مقصد ہے وہ ہر وقت ان کے سامنے ہونا چاہئے جو جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ سے تعلق اور روحانیت میں ترقی ہے اور ایک دوسرے کا حق ادا کرنا ہے۔

جہاں تک غیر از جماعت مہمانوں کا تعلق ہے تو یقیناً ہم نے ان کا خیال رکھنا ہے اور ان کی مہمان نوازی میں اپنے وسائل کے مطابق جس حد تک سہولت مہیا ہو سکتی ہے اور مہمان نوازی کا حق ادا ہو سکتا ہے ادا کرنا ہے اور خاص طور پر بعض قوموں کے سردار جو ہیں وہ بھی مہمان بن کے آئے ہیں۔ ان کا جہاں تک مہمان بن کے آنے کا تعلق ہے ان کی مہمان نوازی خاص توجہ سے کرنی چاہئے کیونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی ہے کہ قوموں کے لیڈر اور سردار جو تمہارے پاس آئیں تو ان کو عزت دو، ان کا احترام کرو اور ان کی خاطر تواضع کرو۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الآدب باب اذا آتاکم کریم قوم فاکرموہ حدیث 3712)

اسی طرح جو حق کی تلاش میں آنے والے ہیں وہ بھی بہت سارے لوگ آتے ہیں۔ وہ کوئی بھی ہوں ان کی مہمان نوازی ہمیں پوری طرح کرنی چاہئے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی بات سمجھائی ہے۔ چنانچہ آپ اپنے لنگر کے کارکنوں کو یہی ہدایت فرماتے تھے کہ تم کسی کو جانتے ہو یا نہیں جانتے۔ کوئی بڑا ہے یا چھوٹا ہے، امیر ہے یا غریب ہے، تم نے ہر ایک کی مہمان نوازی کرنی ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 226)

لیکن ایک احمدی جب جلسہ پر شامل ہونے کے لئے آتا ہے تو اسے اپنے آپ کو مہمان اور میزبان دونوں سمجھنا چاہئے۔ تبھی ایثار اور قربانی کا جذبہ بڑھے گا اور جلسہ کا ماحول پُرامن اور پیار اور محبت کا ماحول بنے گا۔

مہمان کو ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس نے گھر والے کے لئے تنگی کے سامان نہیں کرنے بلکہ سہولت کے سامان کرنے ہیں۔ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الآدب باب اکرام الضیعف وخدمتہ... الخ حدیث 6135)

جلسہ کے دنوں میں یہاں اس جگہ پر کیونکہ عارضی انتظام ہوتا ہے اس لئے یہاں رہائش رکھنے والوں کو وہ آرام اور سہولت مہیا نہیں کی جا سکتی جو ایک مستقل انتظام میں کی جا سکتی ہے۔ یہاں اجتماعی قیام گاہیں بھی بنائی گئی ہیں اور خیموں میں فیملیوں کی رہائش کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اس انتظام میں بہت سی کمیاں رہ گئی ہوں گی۔ جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے جماعتی مہمان نوازی کے شعبہ جات گھر والے کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے بجائے ان شعبوں کو اس نظر سے دیکھنے کے کہ یہ جماعتی شعبہ جات ہماری خدمت پر مامور کئے گئے ہیں اور اگر ان میں کہیں کوئی کمی یا کمزوری ہے تو ہم حق رکھتے ہیں کہ جو چاہیں انہیں کہیں اور سہولتیں حاصل کرنے کی کوشش کریں تو یہ غلط سوچ ہے۔ یہ کارکنان اور کارکنات جو خدمت پر مامور ہیں کوئی ہمارے ملازم نہیں ہیں۔ یہ ان کی عاجزی اور خدمت کا جذبہ ہے جو وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کر کے دکھا رہے ہیں۔ ان کارکنوں میں بعض بہت پڑھے لکھے اور صاحبِ حیثیت لوگ بھی ہیں۔ اس لئے مہمانوں کو چاہئے کہ کارکنوں کے ساتھ ضرورت کے وقت نرمی اور پیار سے بات کر کے اپنی ضرورت کا مطالبہ کریں اور اگر وہ یعنی کارکن مجبوری کی وجہ سے معذرت کریں تو پھر خوشدلی سے ان کی معذرت کو قبول کریں۔ اسی طرح ہمارے نوجوان لڑکے لڑکیاں بھی بڑے جذبے سے ڈیوٹی دیتے ہیں اور دے رہے ہیں۔ بعض دفعہ بعض بڑوں کے غلط رویّے اور بات کرنے کے طریق سے ان نوجوانوں کو بڑی ٹھوکر لگتی ہے اور یہ بڑے لوگ ان کی ٹھوکر کا باعث بن جاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی ہر ایک کو خیال رکھنا چاہئے۔ بڑوں کو بھی چھوٹوں سے شفقت سے پیش آنا چاہئے۔

ہر احمدی آنے والا مہمان اپنے آپ کو صرف مہمان نہ سمجھے، جیسا کہ مَیں نے کہا، بلکہ اس نیّت سے جلسہ میں شامل ہو کہ میرا اصل مقصد جلسہ میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بننا ہے، جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانا ہے اور اپنی روحانیت میں ترقی کرنا ہے، نہ کہ چھوٹی چھوٹی دنیاوی سہولتوں اور باتوں کے پیچھے اپنا وقت ضائع کرنا ہے اور ماحول کو اس وجہ سے مکدّر اور خراب کرنا ہے۔ لیکن کارکنان کو بھی یہاں مَیں دوبارہ یہی کہوں گا کہ جو بھی حالات ہوں، جیسا بھی کسی کا رویّہ ہو، آپ لوگوں نے خوش اخلاقی اور صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کرنا ہے۔

مہمانوں کو کھانے کے لئے جو بھی میسر آئے ان تین دنیوں میں انہیں ہنسی خوشی اسے کھا لینا چاہئے۔ دیکھیں یہ کتنا بڑا جذبہ ہے کہ بعض لوگ جو بعض محکموں میں افسر ہیں صرف اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت میں برکت ہے، رخصتیں لے کر ایک شوق اور جذبے سے کھانا پکانے کی خدمت بھی سرانجام دیتے ہیں۔ اس لئے کھانے کے مزہ میں اگر کمی بیشی بھی ہو جائے تو شکایت کی ضرورت نہیں۔

لیکن جو کھانا کھلانے والے کارکن ہیں اور جو کھانا تقسیم کرنے والے ہیں وہ بھی یاد رکھیں کہ جب کسی کو کھانا دیں تو عزت سے دیں اور اگر کوئی دس مرتبہ بھی سالن کا مطالبہ کرے اور اپنی مرضی کا سالن ڈلوانا چاہے تو ڈال دیں۔ بعض دفعہ کھانا کھلانے کی جگہوں پر چھوٹی چھوٹی باتوں پر بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اسی طرح مہمان یہ بھی خیال رکھیں کہ کھانا کھا کر جتنی جلدی ہو سکے کھانے کی مارکی کو چھوڑ دیں تا کہ دوسرے لوگ بھی آرام سے آ کر کھانا کھا سکیں۔ کوشش تو انتظامیہ کی یہی ہوتی ہے کہ ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو کھانا کھلایا جا سکے اور جگہ بھی اضافہ کر کے، وسیع کر کے، بنانے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن پھر بھی رش میں مشکل پیش آ جاتی ہے۔ اگر مہمانوں کا تعاون ہو تو اس میں پھر سہولت رہتی ہے۔ مہمانوں کے لئے دوسری سہولیات غسل خانوں وغیرہ کا بھی بہتر انتظام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ عارضی انتظام کی وجہ سے بعض دفعہ مہمانوں کو مشکل اور تکلیف کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس بات کو برداشت کرنا چاہئے۔ اب رات کو ہی مجھے رپورٹ ملی کہ غسل خانوں کے ایک حصہ کا ڈرین پائپ (Drain Pipe) ٹوٹ گیا ہے جس کی وجہ سے گٹر بلاک ہو گئے، غسل خانوں کو تھوڑے عرصے کے لئے بند کرنا پڑا اور مشکل پیش آئی۔ گو انتظامیہ اس کو مستقل حل کرنے کی اور صحیح کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن مہمانوں کو اس میں مزید مشکل پیش آ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ جیسا کہ مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا کہ ٹرانسپورٹ کے اور پارکنگ کے انتظام میں اس دفعہ سہولت کی خاطر کچھ تبدیلی کی گئی ہے اور ابھی تک جو میری رپورٹ ہے اس کے مطابق تو اس سہولت سے فائدہ ہو رہا ہے اور ٹریفک کا جو رَش تھا یا ٹریفک جام ہو جاتا تھا اس میں کافی حد تک کمی ہے بلکہ ٹریفک کا بہتر فلو (flow) ہے۔ لیکن پھر بھی آنے والوں کو پارکنگ اور ٹرانسپورٹ کے شعبہ سے باقی تین دنوں میں بھی پورا تعاون کرنا چاہئے۔ جہاں اور جس طرح بھی کاروں کو اور افراد کو بھی کیو (que) اور لائنیں لگانے کا کہا جائے اسی طرح لگائیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کاروں کی پارکنگ کے لئے بڑی پارکنگ اور جگہ بھی لی گئی ہے وہاں سے بسوں پہ لایا جائے گا۔ اس میں بھرپور تعاون کریں۔ اگر تعاون ہو گا تو بغیر ٹریفک رکے آسانی سے وقت پر پہنچ سکتے ہیں۔ عموماً ہر سال جمعہ کے وقت لوگ دیر سے پہنچتے تھے اور آخر وقت تک آ رہے ہوتے تھے بلکہ مجھے کہا جاتا تھا کہ کچھ لیٹ آئیں تا کہ لوگ پہنچ جائیں۔ لیکن اس دفعہ لگتا ہے اس وجہ سے کچھ بہتر انتظام ہے۔ اس لئے آئندہ بھی تعاون کریں گے تو یہ بہتر انتظام جاری رہے گا ورنہ دقّت ہو گی۔

اسی طرح جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا تھا کہ وقت سے پہلے سفر شروع کریں تا کہ وقت پر پارکنگ کی جگہ پہنچ سکیں اور پھر بسوں کے ذریعہ جلسہ گاہ پر لانے کا انتظام کیا جا سکے۔

اسی طرح سیکیورٹی کے مسائل ہر سال بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے سیکیورٹی چیکنگ پر بھی بھرپور تعاون کریں۔ اپنا ایمز کارڈ (Aims Card) اور جہاں یہ نہیں ہے یا شناختی کارڈ کی ضرورت ہے یا شناختی تعارف کا خط ہے اس کو دکھانے کی ضرورت ہے وہ ضرور دکھائیں۔ جتنی دفعہ مطالبہ کیا جائے دکھائیں۔ اپنا کارڈ اور خاص علاقے کا پاس کسی اور کو نہ دیں بعض دفعہ لوگ گرین ایریا کے کارڈ دوسروں کو دے دیتے ہیں یا کسی بھی جگہ جانے کی اگر access ہے تو کسی دوسرے کو نہ دیں۔ گزشتہ سالوں میں ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ اپنے گرین ایریا کے یا کسی خاص علاقے کے کارڈ اپنے کسی واقفکار کو یا

دوست کو دے دیئے اور یہ غلط حرکت بعض دفعہ کارکنان اور اچھے بھلے عہدیدار بھی کر جاتے ہیں اس لئے احتیاط کرنی چاہئے۔ چیکنگ کرنے والے بھی اگر کسی کو ایمز (AIMS) کے علاوہ دو کارڈ ایشو ہوئے ہوئے ہیں تو دونوں چیک کیا کریں اور دیکھیں کہ ایک ہی نام کے یہ دونوں ہونے چاہئیں۔

اسی طرح اس سال شاید سیکیورٹی والے اس بات کو بھی چیک کریں اور ان لوگوں کو روکیں جو اپنے ساتھ پانی کی بوتلیں لاتے ہیں۔ اس چیکنگ میں بھی تعاون کریں۔ کیونکہ سرکاری محکموں کی طرف سے ہمیں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے اور یہ سب حفاظتی اقدامات کے لئے ہے۔ اس لئے سب کو تعاون کرنا چاہئے۔

سیکیورٹی چیک کرنے والے کارکنوں کا بھی کام ہے کہ چاہے کوئی جاننے والا ہے، یا نہ جاننے والا ہے کارکن ہے، یا غیر کارکن ہے۔ عہدیدار ہے یا غیر عہدیدار ہے ہر ایک کو چیک کریں۔ اس لئے اس بارے میں کسی کو برا ماننے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ چیکنگ کرنے والوں کو شرمانے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے دائیں بائیں اپنے ماحول پر نظر رکھے۔ یہ بہت ضروری ہے۔ اور سب سے بڑھ کر جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا ان دنوں میں دعاؤں پر بہت زور دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسہ کو بابرکت فرمائے۔ جلسہ کی کارروائی کو سنیں اور اِدھر اُدھر نہ پھریں۔

انتظامیہ کو اور کارکنوں کو ایک چیز یہ بھی کہنا چاہتا ہوں اور پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ انتظامیہ لوگوں کی سہولت کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرے۔ بعض دفعہ بعض لوگ جو کچھ کھا پی کر نہیں آتے، گھروں سے جلدی آجاتے ہیں یا صبح کھانے کی عادت نہیں ہوتی اور پھر یہاں آ کے بعض دفعہ کھانے کے وقت میں دیر بھی ہو جاتی ہے تو لمبے فاقے کی وجہ سے ان کی طبیعت خراب ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ بعض مریض ہوتے ہیں جو لمبا فاقہ نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی ایسا شخص ہو تو کھانا کھانے کی مارکی میں کسی نہ کسی کھانے کی چیز کا انتظام ہونا چاہئے اور وہاں ڈیوٹی پر لوگ موجود ہونے چاہئیں۔ لیکن اگر ویسی صورتحال ہو تو مہمان بھی فوری طور پر کھا کر واپس آئیں اور جلسہ کی کارروائی کو سنیں۔

اسی طرح انتظامیہ اس بات کو بھی یقینی بنائے کہ بازار مکمل طور پر بند ہوں۔ کسی سٹال یا دکان میں سٹال والا یا دکان والا بھی موجود نہ ہو۔ سب جلسہ سنیں۔ اوّل تو سیکیورٹی کا انتظام وہاں ہونا چاہئے اور بازار کے شعبہ کی ذمہ داری ہونی چاہئے کہ سیکیورٹی کا انتظام رکھے۔ لیکن اگر پھر بھی بعضوں کی تسلّی نہیں ہے، قیمتی سامان ہے تو دکان پہ نہیں بیٹھنا۔ وہاں بازار میں ایک کونے میں ایک جگہ بنالیں جہاں جلسہ سننے کا انتظام ہو اور ٹی وی لگا ہو۔

اسی طرح یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جماعتی طور پر ہر سال کی طرح اس سال بھی نمائشیں لگائی گئی ہیں جن میں ریویو آف ریلیجنز کی نمائش بھی ہوگی اور ساتھ ہی کفن مسیح کی نمائش بھی ہوگی۔ اس مضمون کے بعض دوسرے غیر مسلم ماہرین بھی آ رہے ہیں جو اپنے لیکچر بھی دیں گے اور سوال جواب بھی کریں گے۔ ان سے بھی جن لوگوں کو دلچسپی ہے ان کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔

اسی طرح 'اَلْقَلَم' کا پراجیکٹ بھی ریویو آف ریلیجنز کے تحت اس دفعہ بھی چلے گا جہاں قرآن کریم کی کوئی نہ کوئی آیت ہاتھ سے لکھنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ اس میں لوگ بڑی دلچسپی سے شامل ہوتے ہیں۔ تو جن کو بھی دلچسپی ہے وہ اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔

اسی طرح شعبہ آرکائیو کے تحت بھی اس دفعہ بعض تبرکات کی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے۔ وہ بھی دیکھنے والی چیز ہوگی۔ مخزن تصاویر کی تصویروں کی نمائش ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ جلسہ کی کارروائی کے دوران یہ سب بند رہیں گی۔ جلسہ کی کارروائی کو سب غور سے سنیں اور تقریروں سے فائدہ اٹھائیں۔ علماء اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت سے اپنی تقاریر تیار کرتے ہیں ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ یہ نہیں کہ صرف اپنی پسند کے مقرروں یا عنوانات کو غور سے سنیں اور اس میں دلچسپی لیں اور باقی پر توجہ نہ دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آ کر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ مَیں اس بات پر راضی نہیں ہوتا'' فرماتے ہیں ''مَیں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلّف سے'' (بناوٹ اور تکلف کوئی نہیں) ''بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔''

پھر آپ فرماتے ہیں ''ہم جو کچھ کہیں خدا کے لئے، اس کی رضا حاصل کرنے کے واسطے، اور جو کچھ سنیں خدا کی باتیں سمجھ کر سنیں اور نیز عمل کرنے کے واسطے سنیں اور مجلس وعظ سے ہم صرف اتنا ہی حصہ نہ لے جائیں کہ یہ کہیں (کہ) آج بہت اچھا وعظ ہوا''۔ سنیں غور سے سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ عمل کرنا ہے۔ صرف اس نیت سے نہ سنیں کہ وعظ کی تعریف کرنی ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں ''مسلمانوں میں اِدبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے''۔ (کیوں گراوٹ پیدا ہوئی دوسرے مسلمانوں میں؟ اس کی بھاری وجہ یہی ہے کہ وہ اس نیت سے نہیں سنتے تھے۔) فرمایا ''ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسّان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے، شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا''۔ فرمایا کہ ''قوم دن بدن ترقی کی بجائے تنزّل ہی کی طرف جاتی ہے''۔ (یہی ہم دیکھتے چلے آ رہے ہیں اور آجکل تو اور بھی زیادہ بھیانک حالات ہوتے چلے جا رہے ہیں۔) فرمایا کہ ''بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے۔'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 398 تا 401۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس بنیادی بات کو ہر شامل ہونے والے کو سمجھنا چاہئے کہ اخلاص کے ساتھ جلسہ کے پروگرام میں شامل ہوں۔ تقاریر کو سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ ہم نے ان پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرنی ہے۔ احمدی علماء پر اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام سے استفادہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتیں اس سے استفادہ کرتے ہوئے ہم تک پہنچاتے ہیں۔ روحانی اور علمی مضامین بیان کرتے ہیں۔ اگر ہم حقیقت میں اس سے استفادہ کرنے والے ہوں تو اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین کو جلسہ کے مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: حج اور قربانی کے مسائل
از صفحہ 4

دینا اسلام کو قطع کرنا ہے اور محض غریبوں کو دینا اور امیروں کو نہ دینا اسلام میں درست نہیں۔ امیروں کے غریبوں اور غریبوں کے امیروں کو دینے سے محبت بڑھتی ہے اور مذہب کی غرض محبت پھیلانا ہے پوری ہوتی ہے۔ (الفضل 17 ر اگست 1922ء، 11 ر ستمبر 1951ء۔ جلد نمبر 10۔ نمبر 13)

سوال:۔ کیا قربانی کا گوشت ہندو یا عیسائی یعنی غیر مذاہب کے دوستوں کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ خواہ کوئی ہندو ہو یا عیسائی، تحفہ دینا جائز ہے۔ (الفضل یکم جولائی 1915ء۔ جلد نمبر 3۔ نمبر 4)

سوال:۔ ایک شخص نے قربانی کا گوشت گھر میں رکھ کر اس کی بڑیاں بنالیں کیا جائز ہے؟

جواب:۔ منع تو نہیں۔ حدیثوں میں اس کا ذکر آتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ مسکینوں کو دے دیا جائے۔ (الفضل 19 ر دسمبر 1915ء۔ جلد نمبر 3۔ نمبر 71)

....

قربانی اور صدقہ میں فرق

ابراہیمی سنت کے ماتحت مسلمانوں کو بھی قربانی کا حکم ہے اور اس پر مسلمان ہمیشہ سے عمل کرتے چلے آئے ہیں مگر چونکہ اس رؤیا کے دونوں پہلو ہیں منذر بھی اور مبشر بھی۔ اسی وجہ سے اس قربانی اور صدقہ میں فرق ہے۔

صدقہ کا گوشت انسان کو خود کھانا جائز نہیں۔ مگر اس قربانی کا گوشت انسان خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور اپنے دوستوں اور غرباء و مساکین میں بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ (الفضل 20 ر ستمبر 1919ء۔ خطبات عیدین صفحہ 72)

سوال: کیا دوسروں کی طرف سے قربانی ہو سکتی ہے؟

جواب: کئی لوگ غریب ہوتے ہیں اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کوئی شخص قربانی سے محروم نہ رہ جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتے تھے۔ اس طریق کے مطابق میرا قاعدہ یہ ہے کہ اپنی جماعت کے غرباء کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتا ہوں۔ (الفضل 17 ر اگست 1922ء)

☆☆☆

بقیہ: جلسہ باندوندو (کونگو)
از صفحہ 7

جلسہ کی برکت: بچھڑے ہوؤں سے ملاقات کا ایک واقعہ

عوامی جمہوریہ کونگو کے مشرقی صوبے مانی ایما (Maniema) جو باندوندو سے تقریباً تین ہزار کلومیٹرز دور ہے، کے ایک پرانے احمدی مکرم عبدل Ramazani صاحب امسال شوریٰ میں شرکت کے لئے کنشاسا آئے تھے۔ مکرم امیر صاحب نے انہیں جلسہ باندوندو میں شرکت کے لئے بھجوایا تا کہ وہ جلسے کے انتظامات سیکھ سکیں اور تجربہ حاصل کر سکیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا اپنا ایک بھائی ہے گزشتہ اٹھائیس سال سے کوئی رابطہ نہیں تھا۔ وہ پولیس میں ملازم ہو گئے اور پھر خاندان سے رابطہ کٹ گیا۔ ان کی کوئی خبر نہیں تھی۔ لیکن جب وہ باندوندو جلسہ پر آئے اور لوگوں سے تعارف ہوا تو کسی ذریعہ سے ان کے بھائی سے رابطہ ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں میرے لئے یہ جلسہ بہت غیر معمولی ثابت ہوا کہ اٹھائیس سال سے بچھڑا ہوا بھائی مل گیا۔ یقیناً جلسے کی بہت برکات ہیں۔''

حاضری

امسال جلسہ میں 5 صوبوں سے 34 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی۔ کل حاضری 925 تھی۔

میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کو بڑے پیمانے پر میڈیا کوریج ملی۔ مقامی ٹیلی وژن Nzondo Tv پر جلسہ سے 8 دن قبل سے روزانہ جلسہ سالانہ کے متعلق نشریات دکھائی جاتی رہیں۔

اس کے علاوہ 4 مقامی ریڈیو RTNC، Bandundu FM, Concord اور Venus نے بھی جلسہ سالانہ کو بھرپور کوریج دی۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق میڈیا کے ذریعہ ایک لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جلسہ سالانہ کے نیک نتائج پیدا کرے اور اس سے مزید بہتر اور اعلیٰ رنگ میں ہمیں اسلام احمدیت کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کی توفیق دے۔ آمین

عوامی جمہوریہ کونگو کے صوبہ باندوندو کے گیارھویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: فرید احمد بھٹی۔ مبلغ سلسلہ باندوندو)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ باندوندو کو امسال اپنا 11واں جلسہ سالانہ صوبائی دارالحکومت باندوندو میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ باندوندو شہر کنشاسا سے تقریباً 400 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

14 جولائی 2017ء بروز جمعۃ المبارک جلسہ کے پہلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس القرآن، حدیث اور ملفوظات ہوئے۔ نماز جمعہ خاکسار نے جلسہ گاہ میں پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کی اغراض ومقاصد بیان کیں۔

شام 4 بجے تقریب پرچم کشائی منعقد ہوئی۔ لوائے احمدیت خاکسار نے جبکہ عوامی جمہوریہ کونگو کا جھنڈا صوبائی وزیر بجلی و پانی مکرم Muwinga Polycarpe صاحب نے لہرایا۔ تقریب کے اختتام پر عاجز نے دعا کروائی۔

جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے فرنچ ترجمہ اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے عربی منظوم کلام کے بعد خاکسار نے جلسہ کی افتتاحی تقریر کی جس میں جماعت احمدیہ کے قیام کے اغراض و مقاصد کے متعلق بتایا۔ بعدازاں یہ سیشن جاری رہا اور درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

☆ مکرم محمد Boleme صاحب صدر خدام الاحمدیہ کونگو کنشاسا بعنوان ''حضرت محمد ﷺ اور عشق الٰہی''۔

☆ مکرم عبدل Moke صاحب صدر جماعت احمدیہ باندوندو شہر بعنوان ''خلافت کی برکات''۔

بعدازاں امسال بیعت کرنے والے بعض نومبائعین کو اپنے قبول احمدیت کے واقعات اور تأثرات بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔

نماز مغرب اور عشاء اور کھانے کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن، حدیث اور ملفوظات ہوئے۔

مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کونگو اپنی دیگر جماعتی مصروفیات کی وجہ سے جلسے کے پہلے دن شامل نہیں ہو سکے تھے۔ دوسرے دن 15 جولائی کو تقریباً 9 بجے امیر صاحب کی آمد ہوئی۔

دوسرے دن کے پہلے سیشن کی صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کونگو نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد اس اجلاس میں درج ذیل تقاریر ہوئیں۔

☆ مکرم سلیمان Tombembe صاحب بعنوان قرآن کریم کی عظمت۔

☆ مکرم علی Takala صاحب بعنوان مالی قربانی۔

☆ مکرم ہارون Kongolo صاحب بعنوان استغفار۔

☆ مکرم حبیبو Bongo صاحب بعنوان معاشرے کی تعلیم میں ایک عورت کا کردار۔

نماز ظہر وعصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت آخری سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم محمد Boleme صاحب نے دس شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں۔ بعدازاں مقامی معلم مکرم احمد Iwini صاحب نے اسلامی اصول معاشرتی امن کی بنیاد کے عنوان سے تقریر کی۔ جس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر کی۔ جس میں مکرم امیر صاحب نے امن عالم کے قیام کے لئے اسلامی تعلیمات کا ذکر کیا۔

مہمانوں کے تأثرات

امسال کثرت سے مہمانوں اور مقامی اتھارٹیز نے جلسہ میں شرکت کی۔ الحمدللہ۔ وقت کی مناسبت سے بعض معزز مہمانوں کو سٹیج پر آکر اپنے تأثرات بیان کرنے کا موقع دیا گیا۔ جن میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

❁ ہز ایکسی لینسی Bulukungu Nicolas Bera-Kay صاحب قائمقام گورنر صوبہ Kwilu۔ امسال گورنر آفس کی طرف سے اطلاع تھی کہ گورنر صاحب جلسہ میں شرکت کریں گے تاہم وہ کوئی بیان نہیں دیں گے۔ مکرم امیر صاحب کی اختتامی تقریر کے بعد جب مکرم امیر صاحب نے گورنر صاحب کو اپنے تأثرات دینے کی دعوت دی تو وہ سٹیج پر آئے اور کہا:

''آپ نے مجھے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی اس پر میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں پہلے بھی دو دفعہ آپ نے بلایا لیکن میں نہ آسکا آج میں آپ کے سامنے حاضر ہوا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں اکثر فساد کے ذمہ دار مسلمانوں کو کہا جاتا ہے۔ میں بعض مسلمان ممالک میں بھی گیا ہوں میں نے ہمیشہ مسلمانوں کو محبت کرنے والے اور مہمان نواز پایا ہے۔ جماعت احمدیہ جو کوشش کر رہی ہے اور تعلیم دے رہی ہے اس سے افراد کی تربیت ہو رہی ہے اور وہ معاشرے کا مفید وجود بنتے جا رہے ہیں۔ میں ایک دفعہ پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔'' مکرم امیر صاحب نے گورنر صاحب کو اسلامی اصول کی فلاسفی اور جماعتی تعارف پر مشتمل فائل تحفۃً پیش کی۔

❁ مکرم Hafunau Katania Nestor صاحب کمانڈر برّی فوج صوبہ Kwilu نے کہا: ''امیر صاحب کی تقریر سن کر مجھے اسلام کی امن کے متعلق تعلیمات کا پتا چلا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر مذاہب دنیا میں امن قائم رکھنے کی کوشش کریں تو پھر دنیا میں کوئی مشکلات باقی نہیں رہیں گی۔''

❁ مکرم Kitoko Somy صاحب ڈویژنل چیف برائے پلاننگ نے کہا: ''میں چاہتا ہوں کہ قرآنی تعلیمات اور جماعت احمدیہ کے پیغام کو ہر جگہ پھیلایا جائے تا کہ لوگوں کی آپس محبت بڑھے۔''

❁ مکرم Biti Michel صاحب کیبنٹ منسٹر برائے سماجی امور صوبہ Kwilu نے کہا: ''مجھے، آپ کے جلسے کے دعوت نامہ پر لکھے ہوئے جماعت کے تعارف اور پیغام کو پڑھ کر بہت اچھا لگا۔ قیام امن عالم اور لوگوں کو اپنے خالق سے تعلق پیدا کرنے کے متعلق جماعت احمدیہ کی کوششیں قابل ستائش ہیں۔''

❁ مکرم Mubwisa Mbarga صاحب سیکرٹری سیشن کورٹ نے کہا: ''میں جماعت احمدیہ کو جلسہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دیتا ہوں اور جماعت احمدیہ کے اس اقدام کو بہت سراہتا ہوں کہ انہوں نے دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی جلسے میں شمولیت کی دعوت دی اور امن ومحبت کے لئے سب کو ایک جگہ اکٹھا کیا۔''

❁ مکرم Kiwa Iloncky Vespermy صاحب پولیس آفیسر صوبہ Kwilu نے کہا: ''جہاں یہ بات میرے لئے حیرانی کا باعث ہے وہاں میں اس بات پر بہت خوش بھی ہوں کہ اسلام امن ومحبت کا پیغام دیتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت دے اور آپ مخلوق کی بھلائی کے لئے اس پیغام کو عام کرسکیں تا کہ دنیا میں امن قائم ہو''۔

❁ مکرم Malembe Antoine صاحب کیبنٹ ڈائریکٹر پانی وبجلی نے کہا: ''جماعت احمدیہ کے پروگراموں میں شرکت کر کے اب مجھے اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ احمدیت کے ذریعہ ہی اسلام کا صحیح پیغام دنیا تک پہنچ رہا ہے۔ اسلام کا اصل پیغام پیار ومحبت اور بھائی چارے کا پیغام ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ احمدی مسلمان صرف اپنے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا میں امن کے قیام کے لئے مسلسل کوشش اور کام کر رہے ہیں۔''

❁ مکرم Sukari-L. Elombe صاحب صوبائی سیکرٹری جنرل صوبہ باندوندو نے کہا: ''پہلی دفعہ مجھے مسلمانوں کے کسی جلسہ میں شرکت کا موقع ملا ہے۔ مجھے اس جلسے سے بہت اچھا تأثر ملا ہے۔ اور میں مطمئن ہوا ہوں کہ جماعت احمدیہ حضرت محمد ﷺ کا جو پیغام دنیا میں لوگوں تک پہنچا رہی ہے وہ امن اور محبت کا پیغام ہے۔ اسلام کے بارے میں میرا تاثر یہی تھا کہ اسلام دہشتگردی اور جنگ و جدال کا مذہب ہے لیکن آج جماعت احمدیہ کی تعلیمات اور پیغام سننے کے بعد میرا پہلا تاثر زائل ہوا اور مجھے معلوم ہوا کہ اسلام محبت، برداشت اور بھائی چارہ کا حکم دیتا ہے۔''

❁ مکرم میجر Joseph bikala صاحب آرمی میجر صوبہ Kwilu نے کہا: ''مجھے پہلی دفعہ مسلمانوں کے ایسے جلسہ میں شرکت کا موقع ملا ہے۔ میں بچپن سے ہی یہ سمجھتا آیا ہوں کہ اسلام جادو ٹونے اور دہشت کا مذہب ہے لیکن آج میں نے اپنی آنکھوں سے پیار محبت کا جو نظارہ دیکھا ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اسلامی تعلیمات اس تأثر کے بالکل برعکس ہیں جو میں نے بچپن سے اسلام کے بارے میں رکھا ہوا تھا۔ ہم سب آج جلسے میں شریک ہو کر بہت خوش ہیں۔''

❁ مکرم IKO Mareal Pascal صاحب ڈویژنل چیف برائے مزدور نے کہا: ''آخری سیشن کی تقاریر کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔ جلسے میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ہم باہمی بھائی چارہ کے ساتھ رہیں۔ دوسری یہ بات کہ اسلام میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ آپ کے انتظامات کو دیکھ کر میں بہت خوش ہوا ہوں خدا تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت وبرکت نازل کرے۔''

❁ مکرم Muninga Polycarpe صاحب صوبائی وزیر برائے پانی وبجلی نے کہا: ''خدا تعالیٰ کے مختلف نام بائبل میں مذکور ہیں یہی خدا مسلمانوں کا خدا ہے جو کہ محبت اور پیار کرنے والا خدا ہے۔ دس شرائط بیعت اور مکرم امیر صاحب جماعت کی تقریر سن کر اندازہ ہوا کہ یہ تو وہی پیغام ہے جو پہلے بھی انبیاء دیتے آئے ہیں۔ بائبل میں بھی پیار کا پیغام دیا گیا تو پھر ہم کیوں آپس میں دست وگریباں ہوں۔ آیئے ہم سب پیار ومحبت، اخوت کے ساتھ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں تا کہ دنیا میں امن اور محبت کا قیام ہو جائے۔''

❁ آنریبل Kitiri Remy صاحب ممبر صوبائی اسمبلی صوبہ Kwilu نے کہا: ''جب میں نے دعوت نامہ پڑھا اور تقاریر سنیں تو مجھ پر واضح ہو گیا کہ سچا مسلمان وہ ہے جو محبت اور سلامتی کا پیغام دیتا ہے۔ مجھے یہ بھی پتا چلا کہ اسلام میں بہت سارے فرقے ہیں اور جماعت احمدیہ ان میں سے ایک ہے جو کہ حضرت محمد ﷺ کا پیغام پہنچا رہی ہے یقیناً وہ لوگ جو کہ دہشتگردی اور دوسروں کو تکلیف دے رہے ہیں وہ حقیقی مسلمان نہیں ہو سکتے۔ آج احمدیت سے تعارف ہونا اور جماعت کی تعلیمات سے آگاہی میرے لئے خوشی کا باعث ہے۔''

....

باقی صفحہ 7 پر ملاحظہ فرمائیں

کیا انجیل شریعت کی کتاب ہے؟

(انصر رضا۔ کینیڈا)

عوام میں بلا دلیل و بلا ثبوت یہ بات مشہور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار شریعتیں یا چار کتابیں نازل کی ہیں، تورات، زبور، انجیل، اور قرآن۔ اسی بناء پر بعض غیر احمدی لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نبی تھے۔ اگر بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ ان کے مثیل ہونے کے مدعی ہیں تو پھر انہیں بھی صاحب شریعت نبی ہونا چاہئے اور قرآن کو، نعوذ باللہ، منسوخ کر کے اپنی شریعت پیش اور جاری کرنی چاہئے۔

یہ استدلال اور اس کی بنیاد قرآن اور تاریخی حقائق کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ ایک ہی کتاب پڑھتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ ان کے ہاں شریعت کی تین کتابیں، تورات، زبور، اور انجیل نہیں، جیسا کہ غلط طور پر لوگوں میں مشہور ہے، بلکہ ایک ہی کتاب یعنی تورات ہے:

وَقَالَتِ الۡيَهُودُ لَيۡسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَىۡءٍ وَّقَالَتِ النَّصَارٰى لَيۡسَتِ الۡيَهُودُ عَلٰى شَىۡءٍ وَّهُمۡ يَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ... (سورۃ البقرۃ:114)

اور یہود کہتے ہیں کہ نصاریٰ (کی بنا) کسی چیز پر نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود (کی بنا) کسی چیز پر نہیں حالانکہ وہ دونوں (ایک ہی) کتاب (یعنی تورات) پڑھتے ہیں۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جو کچھ علم نہیں رکھتے ان کے قول کے مشابہ بات کی۔ پس اللہ قیامت کے روز اُن کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یہود و نصاریٰ کو اکٹھا مخاطب فرماتے ہوئے ہمیشہ انہیں ’’اہل کتاب‘‘ کہتا ہے۔ اگر ان کے ہاں تین کتابیں ہوتیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اہل کتاب کی بجائے اہل الکتب کہہ کر مخاطب فرماتا۔

اللہ تعالیٰ نے مزید صراحت کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن سے پہلے ایک ہی کتاب تھی اور وہ تھی موسیٰ علیہ السلام کی کتاب یعنی تورات:

أَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ وَيَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ مُوۡسٰٓى إِمَامًا وَّرَحۡمَةً۔ (سورۃ ھود:18)

پس کیا وہ جو اپنے ربّ کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہے اور اس کے پیچھے اس کا ایک گواہ آنے والا ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب بطور امام اور رحمت موجود ہے (وہ جھوٹا ہوسکتا ہے؟) یہی (اس موعود رسول کے مخاطبین بالآخر) اسے مان لیں گے۔ پس جو بھی احزاب میں سے اس کا انکار کرے گا تو آگ اس کا موعود ٹھکانہ ہوگی۔ پس اس بارہ میں تُو کسی شک میں نہ رہ۔ یقیناً یہی تیرے ربّ کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اور تورات کے بعد ایک ہی کتاب ہے یعنی قرآن:

قَالُوۡا يٰقَوۡمَنَآ إِنَّا سَمِعۡنَا كِتٰبًا أُنۡزِلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مُوۡسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ يَهۡدِىۡٓ إِلَى الۡحَقِّ وَإِلٰى طَرِيۡقٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ۔ (سورۃ الاحقاف:31)

انہوں نے کہا اے ہماری قوم! یقیناً ہم نے ایک ایسی کتاب سنی جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی۔ وہ اس کی تصدیق کر رہی تھی جو اس کے سامنے تھا۔ وہ حق کی طرف اور صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دے رہی تھی۔

دونوں اطراف یعنی پہلے اور بعد کی بات وضاحت سے پیش فرما کر اللہ نے بتا دیا کہ یہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ آسمان سے چار کتابیں نازل ہوئیں: تورات، زبور، انجیل، اور قرآن۔ یہ بات غلط ہے۔

....

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غیر تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ وضاحت و صراحت سے آپ کی کتب میں موجود ہے۔ آپؑ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت یعنی تورات کے تابع اور اس کے خادم نبی تھے اور اسی کو زندہ کرنے آئے تھے۔ آپؑ کی تحریرات میں سے ایک انتخاب درج ذیل ہے:

* ’’اور صوفیوں نے اس طرح آخر الزمان کے مہدی کو عیسیٰ ٹھہرایا ہے کہ وہ شریعت محمدیہ کی خدمت کے لئے اُسی طرز اور طریق سے آئے گا جیسے عیسیٰ شریعت موسویہ کی خدمت اور اتباع کے لئے آیا تھا۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 285۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 414)

* ’’مسیح ابن مریم تلوار یا نیزہ کے ساتھ نہیں بھیجا گیا تھا اور نہ اس کو جہاد کا حکم تھا بلکہ صرف حجت اور بیان کی تلوار اس کو دی گئی تھی تا یہودیوں کی اندرونی حالت درست کرے اور توریت کے احکام پر دوبارہ ان کو قائم کر دے۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ دوم۔ صفحہ 645 روحانی خزائن جلد 3۔ صفحہ 448)

* ’’میں کہتا ہوں کہ کیا حضرت موسیٰؑ مسیحؑ سے بڑھ کر نہیں جن کے لئے بطور تابع اور مقتدی کے حضرت مسیح آئے اور ان کی شریعت کے تابع کہلائے۔‘‘

(جنگ مقدس صفحہ 154 روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 251)

* ’’عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے اور وہ اس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جس پر تمام دودھ پلانے والی حرام کی گئی تھیں‘‘

(نور الحق الحصّۃ الاولیٰ۔ صفحہ 50۔ روحانی خزائن جلد 8۔ صفحہ 68)

* ’’یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب کہ حضرت موسیٰ کی وفات پر چودھویں صدی گزر رہی تھی اور اسرائیلی شریعت کے زندہ کرنے کے لئے مسیح چودھویں صدی کا مجدد تھا۔‘‘

(مسیح ہندوستان میں۔ صفحہ 27۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 29)

* ’’اور عوام جو باریک باتوں کو سمجھ نہیں سکتے ان کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے دو رسول ظاہر کر کے ان کو دو مستقل شریعتیں عطا فرمائی ہیں۔ ایک شریعت موسویہ۔ دوسری شریعت محمدیہ۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ۔ صفحہ 63۔ روحانی خزائن جلد 17۔ صفحہ 192)

* ’’اب سوچ کر دیکھ لو کہ ان تینوں کاموں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک ذرّہ بھی مناسبت نہیں۔ نہ وہ پیدا ہو کر یہودیوں کے دشمنوں کو ہلاک کر سکے اور نہ وہ ان کے لئے کوئی نئی شریعت لائے اور نہ انہوں نے بنی اسرائیل یا ان کے بھائیوں کو بادشاہت بخشی۔ انجیل کیا تھی؟ وہ صرف توریت کے چند احکام کا خلاصہ ہے جس سے پہلے یہود بے خبر نہیں تھے گو اس پر کاربند نہ تھے۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ۔ صفحہ 121۔ روحانی خزائن جلد 17۔ صفحہ 300)

....

ابن خلدون کا بھی یہی خیال ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو شریعت محمدیہ سے وہی نسبت ہوگی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شریعت موسویہ سے تھی۔ یعنی دونوں غیر تشریعی نبی ہیں اور اپنے سے پہلے نبی کی شریعت کے احیاء کے ذمہ دار ہیں۔

"قال ابن أبي واطيل :وما ورد من قوله "لا مهدى إلا عيسى" فمعناه:لا مهدى تساوى هدايته ولايته...قلت :و عليه حمل بعض المتصوفة حديث لا مهدى إلا عيسى أى لايكون مهدى إلا المهدى الذى نسبته إلى الشريعة المحمدية نسبة عيسى إلى الشريعة الموسوية فى الاتباع و عدم النسخ"

(تاریخ ابن خلدون۔ الفصل الثانی والخمسون)

ابن ابی واطیل کہتے ہیں کہ اس قول کہ ’عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں‘ کا یہ معنی ہے کہ کوئی مہدی ان کے ساتھ ہدایت و ولایت میں برابر نہیں ہوسکتا۔ مَیں (ابن خلدون) کہتا ہوں کہ بعض صوفیاء نے اس کا یہ مطلب لیا ہے کہ کوئی مہدی نہیں سوائے اُس مہدی کے جسے شریعت محمدیہ سے اس کی پیروی کرنے اور منسوخ نہ کرنے میں وہی نسبت ہوگی جو عیسیٰ کو شریعت موسویہ سے تھی۔

بقیہ: اسلام اور عیسائیت میں عورت کا مقام

از صفحہ 12

3246 حدیثیں مروی ہیں جن میں آپ نے مختلف مسائل پر بحث فرمائی ہے‘‘۔

(یورپ کے اسلام پر اعتراضات کا رد صفحہ 215 ناشر احمدیہ مسلم جماعت جرمنی ایڈیشن 2008ء)

12- ’’جب تک عورت کا شوہر جیتا ہے وہ اُس کی پابند ہے۔ پر جب اُس کا شوہر مر جائے تو جس سے چاہے بیاہ کر سکتی ہے‘‘۔ (کُرِنتھیوں 1 باب 7 آیت 39,40)

دیکھیں عورت کی آزادی اور اس کے حقوق کتنے محدود کر دیئے گئے ہیں کہ خلع نہیں لے سکتی۔ اس کے برعکس اسلام عورت کو خلع کا حق دیتا ہے۔ خلع سے مراد عورت کی طرف سے (قانونی طریقہ سے یعنی بذریعہ قضاء) نکاح ختم کر دینا ہے۔ اس کے لئے لمبی چوڑی شرائط بھی نہیں ہیں بس اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ میں اس مرد کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ ہاں البتہ قاضی نصیحت کے رنگ میں سمجھا سکتا ہے کہ چھوٹی موٹی باتوں کو جانے دو صبر اور سمجھوتے ہی سے گھر چلتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

13- ’’......... جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے اور جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کر لے وُہ بھی زنا کرتا ہے‘‘۔ (متی باب 19 آیت 9)

دیکھیں یہ کیسی خلافِ فطرت تعلیم ہے۔ ایک تو بیوی سے علیحدگی کے لئے مرد کو اس کی حرامکاری ثابت کرنا ہوگی اور دوسرے یہ کہ بیوہ سے شادی نہیں کر سکتا۔ کیا کوئی معاشرہ، کوئی ملک اس تعلیم پر عمل کر کے دکھا سکتا ہے؟ کبھی بھی نہیں۔ دوسری طرف اسلام جس طرح عورت کو خلع کا حق دیتا ہے اسی طرح مرد کو طلاق کی عام اجازت دیتا ہے۔ کسی خاص وجہ سے مشروط نہیں کرتا۔ کیونکہ بہت ساری دیگر جائز وجوہات بھی ہوسکتی ہیں مثلاً یہ کہ عورت، مرد کی آمدن سے زیادہ خرچ کرتی ہے اور زیادہ پیسوں کا مطالبہ کرتی ہے اور اس وجہ سے مرد کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرتی رہتی ہے یا مرد کو وقت نہیں دیتی بلکہ خیانت کے ساتھ رہتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

14- ’’اسی طرح عورتیں حیا دار لباس سے شرم اور پرہیزگاری کے ساتھ اپنے آپ کو سنواریں نہ کہ بال گوندھنے اور سونے اور موتیوں اور قیمتی پوشاک سے۔ .... اور میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلائے بلکہ چپ چاپ رہے۔ .... **لیکن اولاد ہونے سے نجات پائے گی** بشرطیکہ وہ ایمان اور محبت اور پاکیزگی میں پرہیزگاری کے ساتھ قائم رہیں‘‘۔

(تِیمُتھِیُس 1 باب 2 آیت 9 تا 15)

’’لیکن اولاد ہونے سے نجات پائے گی‘‘ دیکھیں عورت کی نجات (یعنی جنت میں جانے) کے لئے کیسی کڑی شرط لگا دی گئی ہے جب کہ مردوں کے لئے ایسی شرط نہیں۔ دوسری طرف اسلام میں مرد اور عورت کا اجر برابر قرار دیا گیا یعنی کہ نجات کے لئے یعنی جنت میں جانے کے لئے ایک جیسی شرائط ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

(ترجمہ:) ’’چنانچہ ان کے رب نے (یہ کہتے ہوئے) اُن کی (دُعا) سن لی کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کروں گا‘‘۔

(سورۃ اٰل عمران آیت نمبر 196 کا کچھ حصہ، ترجمہ از تفسیرِ صغیر ایڈیشن 2006ء از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

عمل کو ضائع نہیں کرونگا یعنی نجات دونگا یعنی جنت عطا کرونگا تو دیکھیں یہاں اس آیت میں جنت کو نیک اعمال سے مشروط کیا گیا ہے جبکہ بائبل میں عورت کو جنت میں جانے کے لئے اولاد پیدا کرنی ہوگی یعنی کہ اولاد سے مشروط کیا گیا ہے۔

تو پتہ چلا کہ اسلام میں عورت کے حقوق بائبل میں دیئے گئے حقوق سے کہیں زیادہ ہیں۔ الحمد للہ۔

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

Morden Motor(UK)

Specialists in

Electrical & Mechanical

Repairs & Diagnostics, Servicing,

Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,

Breaks, MOT Failure work, A-C

All Makes & Models

Rear 22-26 Morden Hall Road,

Unit 2 Morden SM4 5JF

Contact: Nusrat Rai@ 07809119621

E: mordenmotor@yahoo.com

حُسنِ سیرت اور حُسنِ اخلاق سے مزیّن پاکیزہ جوڑوں کی

بہشتی زندگی

وحید احمد رفیق

قسط نمبر2

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک الہام میں کہا گیا کہ تُو مع اپنی زوجہ کے بہشت میں داخل ہو۔

((ترجمہ) تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد15 صفحہ288)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا گھر اسی بہشت کا نمونہ تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا کی ازدواجی زندگی بہت خوشگوار اور پُر بہار تھی۔ باوجود عمر کے ظاہری تفاوت کے دونوں میاں بیوی کامل محبت اور یگانگت کا ایک بے نظیر نمونہ تھے۔ یہ ایک مثالی جوڑا تھا جن میں ہر قسم کی دُوئی مٹ چکی تھی اور ایسے ہو گئے تھے کہ گویا ایک سینے میں دو دل دھڑک رہے ہیں۔ یہ سب اس لیے تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت امّاں جان کی بہت خاطر داری کرتے تھے۔ آپ کے ماں باپ اور بھائیوں سے بھی حسنِ سلوک میں کمی نہیں کرتے تھے۔ جبکہ دوسری طرف حضرت امّاں جان بھی دل وجان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فدا تھیں۔ آپ کے دعاوی پر پختہ اور غیر متزلزل ایمان رکھتی تھیں۔ اپنا سب کچھ آپ پر فدا کر دینے کے لیے تیار رہتی تھیں۔

اس طرح اس مقدس جوڑے کی باہمی محبت و یگانگت نے ایک ایسے گھرانے کو جنم دیا جو خدا کے فضلوں اور انعامات کا مورد بنا جن کے حق میں الٰہی نوشتے پورے ہوئے اور جن میں خدا نے اپنی روح ڈالی۔

اس مقدس جوڑے کی بہشتی زندگی ہمارے لیے ایک نمونہ ہے۔ ہر جوڑے کے لیے ایک پیغام ہے کہ ازدواجی زندگی کو خوشگوار کیسے بنایا جاسکتا ہے اور اس کے لیے کن اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

خاطر داری اور ناز برداری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا کی بے حد خاطر داری اور ناز برداری کرتے تھے۔ حضرت امّاں جان کے متعلق حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا تحریر فرماتی ہیں:

”مجھے آپ کا سختی کرنا کبھی یاد نہیں۔ پھر بھی آپ کا ایک خاص رعب تھا اور ہم بہ نسبت آپ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دنیا کے عام قاعدہ کے خلاف بہت زیادہ بے تکلف تھے۔ اور مجھے یاد ہے کہ حضور اقدس کے حضرت والدہ صاحبہ کی بے حد قدر ومحبت کرنے کی وجہ سے آپ کی قدر میرے دل میں بھی بڑھا کرتی تھی۔

آپ باوجود اس کے کہ انتہائی خاطر داری اور ناز برداری آپ کی حضرت اقدس کو ملحوظ رہتی کبھی حضور کے مرتبہ کو نہ بھولتی تھیں بے تکلفی میں بھی آپ پر پختہ ایمان اور اس وجود مبارک کی پہچان آپ کے ہر انداز و کلام سے مترشح تھی۔ جو مجھے آج تک خوب یاد ہے۔“

(روزنامہ الفضل لاہور 25 اپریل 1952ء صفحہ4)

برکتوں کا دور

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

”حضرت امّاں جان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ان کی شادی خاص الٰہی تحریک کے ماتحت ہوئی تھی۔ اور دوسرا امتیاز یہ حاصل ہے کہ یہ شادی 1884ء میں ہوئی اور یہی وہ سال ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دعوٰی مجددیت کا اعلان فرمایا تھا اور پھر سارے زمانۂ ماموریت میں حضرت امّاں جان مرحومہ مغفورہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رفیقۂ حیات رہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہیں انتہائی درجہ محبت اور انتہائی درجہ شفقت کی نظر سے دیکھتے تھے اور ان کی بے حد دلداری فرماتے تھے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ زبردست احساس تھا کہ یہ شادی خدا کے خاص منشاء کے ماتحت ہوئی ہے اور یہ کہ حضور کی زندگی کے مبارک دور کے ساتھ حضرت امّاں جان کو مخصوص نسبت ہے۔ چنانچہ بعض اوقات حضرت امّاں جان بھی محبت اور ناز کے انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کرتی تھیں کہ میرے آنے کے ساتھ ہی آپ کی زندگی میں برکتوں کا دور شروع ہوا ہے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسکرا کر فرماتے تھے کہ ”ہاں یہ ٹھیک ہے“۔ دوسری طرف حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کامل محبت اور کامل یگانگت کے مقام پر فائز تھیں اور گھر میں یوں نظر آتا تھا کہ گویا دو سینوں میں ایک دل کام کر رہا ہے۔“

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ صفحہ70)

بابرکت جوڑا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اس زمانہ میں ایک جوڑا بابرکت ہوا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے چنا۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے شادی سے پیشتر اس شادی کے بابرکت ہونے کی اطلاع الہام کے ذریعہ دی۔ . . یہ شادی کی طرف ہی اشارہ تھا۔ اس میں بتایا گیا کہ جیسے آدم کے لیے جنت تھی اسی طرح تیرے لیے بھی جنت ہے۔ مگر اُس حوّا نے تو آدم کو جنت سے نکلوایا تھا۔ لیکن یہ حوّا جنت کا موجب ہوگی۔

مجھے خوب یاد ہے اس وقت تو برا محسوس ہوتا تھا لیکن اب اپنے زائد علم کے ماتحت اس سے مزا آتا ہے۔ اس وقت میری عمر بہت چھوٹی تھی مگر یہ خدا کا فضل تھا کہ باوجودیکہ لکھنے پڑھنے کی طرف توجہ نہ تھی جب سے ہوش سنبھالی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کامل یقین اور ایمان تھا۔ اگر اس وقت والدہ صاحبہ کوئی ایسی حرکت کرتیں جو میرے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کے شایاں نہ ہوتی تو میں یہ نہ دیکھتا کہ ان کا میاں بیوی کا تعلق ہے اور میرا ان کا ماں بچہ کا تعلق ہے بلکہ میرے سامنے پیر اور مرید کا تعلق ہوتا حالانکہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کچھ نہ مانگتا تھا۔ والدہ صاحبہ ہی میری تمام ضروریات کا خیال رکھتی تھیں۔ باوجود اس کے والدہ صاحبہ کی طرف سے اگر کوئی بات ہوتی تو مجھے گراں گزرتی۔ مثلاً خدا کے کسی فضل کا ذکر ہوتا تو والدہ صاحبہ کہتیں میرے آنے پر ہی خدا کی یہ برکت نازل ہوئی ہے۔ اس قسم کا فقرہ مَیں نے والدہ صاحبہ کے منہ سے کم از کم سات آٹھ دفعہ سنا اور جب بھی سنتا گراں گزرتا۔ میں اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے ادبی سمجھتا لیکن اب درست معلوم ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود بھی اس فقرہ سے لذّت پاتے تھے کیونکہ وہ برکت اسی الہام کے تحت ہوتی کہ . . . ایک آدم تو نکاح کے بعد جنت سے نکالا گیا تھا لیکن اس زمانہ کے آدم کے لیے نکاح جنت کا موجب بنایا گیا ہے۔ چنانچہ نکاح کے بعد ہی آپ کی ماموریت کا سلسلہ جاری ہوا۔ خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی عظیم الشان پیشگوئیاں کرائیں اور آپ کے ذریعہ دنیا میں نور نازل کیا اور اس طرح آپ کی جنت وسیع ہوتی چلی گئی۔ اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ پہلے آدم کے لیے جو جوڑا منتخب کیا گیا وہ صرف جسمانی لحاظ سے تھا مگر اس آدم کے لیے جو چنا گیا یہ روحانی لحاظ سے بھی تھا اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ ارواح میں ایک دوسرے سے نسبت ہوتی ہے جب ایسی ارواح مل جائیں تو ان کے جوڑے بابرکت ہوتے ہیں۔“

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 246-245 خطبہ نکاح حضرت مرزا عزیز احمد صاحب)

گھر کی خدمتگار عورتوں کا بے ساختہ تبصرہ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ تحریر کرتے ہیں:

”اس بات کو اندرون خانہ کی خدمتگار عورتیں جو عوام الناس سے ہیں اور فطری سادگی اور انسانی جامہ کے سوا کوئی تکلف اور تصنع کی زیرکی اور استنباطی قوت نہیں رکھتیں بہت عمدہ طرح محسوس کرتی ہیں۔ وہ تعجب سے دیکھتی ہیں اور زمانہ اور اپنے اور اپنے گردوپیش کے عام عرف اور برتاؤ کے بالکل برخلاف دیکھ کر بڑے تعجب سے کہتی ہیں اور مَیں نے بارہا انہیں خود حیرت سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ”مِرجا بیوی دی گل بڑی مَنّدا اے“ (یعنی مرزا صاحب بیوی کی بات بہت مانتے ہیں)۔ ایک دن خود حضرت فرماتے تھے ”فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں“ اور فرمایا کہ ”ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا اور یہ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکر یہ ہے کہ عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔“

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ حصہ سوم صفحہ384)

مجازی معشوق

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

”حضرت مسیح موعودؑ حضرت امّ المومنین .... کا اس قدر اکرام و اعزاز کرتے تھے، آپ کی خاطر داری اس قدر ملحوظ رکھتے تھے کہ عورتوں میں اس بات کا چرچا رہتا تھا۔ جب میں لاہور میں ملازم تھا۔ 1897ء یا اس کے قریب کا واقعہ ہے۔ لاہور کا ایک معزز خاندان قادیان آیا۔ ان میں سے بعض نے بیعت کی اور سب حسن عقیدت کے ساتھ واپس گئے۔ واپسی پر اس خاندان کی ایک بوڑھیا نے ایک مجلس میں یہ ذکر کیا کہ مرزا صاحب اپنی بیوی کی کس قدر خاطر اور خدمت کرتے ہیں۔

اتفاقاً اس مجلس میں ایک پرانے طرز کے صوفی بزرگ بھی بیٹھے تھے۔ وہ فرمانے لگے ہر سالک کا ایک معشوق مجازی بھی ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا معشوق ان کی بیوی ہے۔

یہ خیال تو ان صوفی بزرگ کا تھا۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ حضرت امّ المومنین کا احترام ان خوبیوں اور نیکیوں کے سبب سے تھا جو اُن میں پائی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے باعث تھا جو ہمیشہ ان پر ہوتے رہے۔“

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ225)

ملکہ کی حکومت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

”حضرت مسیح موعودؑ یقیناً ایک خیر الناس وجود تھے اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ آپ کا سلوک نہایت درجہ پاکیزہ اور حسن واحسان کی خوبیوں سے معمور تھا۔ یہ مضمون اس نوعیت کا ہے کہ اس پر قلم اٹھاتے ہوئے مجھے کسی قدر حجاب محسوس ہوتا ہے مگر میں اپنے ناظرین کو یقین دلاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ ایک بہترین خاوند اور بہترین باپ تھے اور گھر کے اس بہشتی ماحول اور اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی مستورات اپنے خانگی تنازعات میں حضرت مسیح موعودؑ کو اپنا ایک زبردست سہارا اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے ایک نہایت مضبوط ستون خیال کرتی تھیں کیونکہ انہیں یہ یقین تھا کہ ہماری ہر شکایت نہ صرف انصاف بلکہ رحمت واحسان کے جذبات کے ساتھ سنی جائے گی۔ مجھے وہ لطیفہ نہیں بھولتا جبکہ ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کے عہد حکومت میں ایک دفعہ ایک معزز احمدی نے کسی خانگی بات میں ناراض ہو کر اپنی بیوی کو سخت سست کہا۔ بیوی بھی حساس تھیں وہ خفا ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کے گھر آگئیں اور ہماری والدہ صاحبہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ تک اپنی شکایت پہنچائی۔ دوسری طرف وہ صاحب بھی غصہ میں جماعت احمدیہ کے ایک نہایت معزز فرد حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے پاس آئے اور ان کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ تک اپنے حالات پہنچانے چاہے۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم کی طبیعت نہایت ذہین اور بامذاق تھی۔ ان دوست کی بات سن کر کہنے لگے۔ ”میاں تم جانتے نہیں کہ آج کل ملکہ کا راج ہے۔ پس میرا مشورہ یہ ہے کہ چپکے سے اپنی بیوی کو منا کر گھر واپس لے جاؤ اور جھگڑے کو لمبا نہ کرو“۔ چنانچہ ان صاحب نے ایسا ہی کیا اور گھر کی ایک وقتی ناراضگی پھر امن اور خوشی کی صورت میں بدل گئی۔ لطیفہ اس بات میں یہ تھا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے جو یہ کہا کہ آج کل ملکہ کا راج ہے اس سے ان کی یہ مراد تھی کہ جہاں آج کل حکومت انگریزی کی باگ ڈور ایک ملکہ کے ہاتھ میں ہے وہاں جماعت احمدیہ کی روحانی بادشاہت میں بھی جہاں تک اس قسم کے خانگی امور کا تعلق ہے حضرت مسیح موعودؑ اپنے گھر والوں کی بات کو زیادہ وزن دیتے ہیں اور عورتوں کی ہمدردی اور ان کے حقوق کا آپ کو خاص خیال رہتا ہے۔“

(سلسلہ احمدیہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ صفحہ205-206)

میاں بیوی کے جھگڑوں میں سے ایک جھگڑا

اس عنوان کے تحت سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا میں درج ہے:

سب سے پہلی چیز جو میاں بیوی کے درمیان جھگڑا پیدا کرتی ہے وہ میاں کا یہ شعور ہے کہ اسے اپنی بیوی پر

کوئی غیر معمولی حکومت حاصل ہے جس کی وجہ سے اسے حق حاصل ہے کہ وہ جس طرح چاہے اس سے سلوک کرے۔ اس شعور کے ماتحت اس قسم کی باتیں پیدا ہوجاتی ہیں کہ کھانے میں نمک کیوں تیز ہوگیا، چاول سخت کیوں رہ گئے۔ یہ برتن یہاں کیوں پڑا ہے۔ الغرض چھوٹی چھوٹی باتیں مرد کو جوش میں لاتیں اور غصہ دلاتی ہیں۔ ان ساری چیزوں کے پیچھے ایک چیز کام کرتی ہے اور وہ یہ کہ مرد کو گھر پر رعب رکھنا چاہیے اور قطعاً اس امر کی پرواہ نہ کی جاتی کہ یہ کوئی میری غلام تو نہیں۔ یہ دائرہ انسانی سے خارج تو نہیں۔ مجھے کیا حق ہے کہ مَیں اس طرح اس سے بدسلوکی سے پیش آؤں۔ مگر یہی حالت تھی جس نے عام گھروں کی حالت بہت بُری بنا رکھی تھی اور عورتیں مردوں کے ہاتھوں سخت نالاں تھیں۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے گھر میں اسلامی گھر کا پورا نقشہ کھینچ کر دکھا دیا۔

محترمہ استانی سکینۃ النساء بیگم صاحبہ جو کرم قاضی اکمل صاحب کی حرم محترم ہیں اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں اور جن کو حضرت اقدسؑ کے گھر میں بہت قریب سے حالات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ اپنی ایک روایت میں جو انہوں نے مجھے لکھ کر دی لکھا:

''ایک دفعہ حضرت امّ المومنین فرماتی تھیں کہ میں پہلے پہل جب دلّی سے آئی تو مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعودؑ گُڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بہت شوق اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گُڑ ڈال دیا۔ سووہ بالکل راب سی بن گئی۔ جب پتیلی چولہے سے اُتاری اور چاول برتن میں نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہوگئے۔ ادھر کھانے کا وقت ہوگیا تھا۔ حیران تھی کہ اب کیا کروں۔ اتنے میں حضرت صاحبؑ آگئے۔ میرے چہرہ کو دیکھا جو رنج اور صدمہ سے رونے والوں کا سا بنا ہوا تھا۔ آپؑ دیکھ کر ہنسے اور فرمایا کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے؟ پھر فرمایا: نہیں! یہ تو بہت اچھے ہیں۔ میرے مذاق کے مطابق پکے ہیں۔ ایسے زیادہ گُڑ والے ہی تو مجھے پسندیدہ ہیں۔ یہ تو بہت ہی اچھے ہیں اور پھر بہت خوش ہو کر کھائے۔ حضرت امّ المومنین فرماتی تھیں کہ حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کیں کہ میرا دل بھی خوش ہوگیا۔''

اس واقعہ سے سبق

یہ واقعہ ہمارے گھروں کے لیے ایک بہت بڑا سبق ہے۔ حضرت امّ المومنین دلّی کی رہنے والی تھیں۔ وہاں گُڑ کے چاولوں کا کوئی رواج نہیں تھا۔ مگر حضرت اُمّ المومنین نے بحیثیت بیوی کے سب سے پہلے یہ جاننے کی کوشش کی کہ میرے شوہر کو کون سی چیز پسند ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی طبیعت میں کیسی دُور رسی تھی۔ ہر عقل مند اور سلیقہ شعار عورت کا فرض ہے کہ وہ اپنے میاں کے گھر میں جا کر پہلے یہ جاننے کی کوشش کرے کہ میرے میاں کی طبیعت کا کیا رنگ ہے۔ وہ کون سے کھانے پسند کرتا ہے۔ وہ کس کس چیز کو اور کس کس عادت کو پسند کرتا ہے۔ جو بیوی نئے گھر میں آکر شوہر کی پسند کی چیزوں کو معلوم کرنے کی کوشش کرے گی اس کی زندگی بحیثیت بیوی کے کامیاب زندگی ہوگی۔

اس واقعہ میں جہاں حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا کی طبیعت کا یہ رنگ معلوم ہوا وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت کا رنگ بھی معلوم ہوا۔ آپ نے کوئی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ شور اور غل سے مکان سر پر نہیں اٹھایا۔ جیسے مغلوب الغضب شوہر کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی نادم اور پریشان بیوی کو اپنی نیکی اور خوش خُلقی سے اور بھی موہ لیا۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 221-219)

ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہیے

مئی 1893ء میں ڈپٹی عبداللہ آتھم سے امرتسر میں مباحثہ تھا۔ ایک رات جبکہ خان محمد شاہ صاحب مرحوم کے مکان پر بڑا مجمع تھا۔ اطراف سے بہت سے لوگ آئے ہوئے تھے۔ حضرت اس روز سر درد سے بیمار تھے۔ شام کو مشاقانِ زیارت ہمہ تن چشم انتظار بنے ہوئے تھے۔ حضرتؑ مجمع میں تشریف لائے۔ منشی عبدالحق صاحب لاہوری پنشنر نے جو پہلے آپؑ سے بڑی محبت اور حسن ظنی رکھتے تھے مگر بعد میں الگ ہوگئے۔ آپ سے آپ کی بیماری کی تکلیف پوچھی اور پھر کہا:

''آپ کا کام بہت نازک اور آپ کے سر پر بھاری فرائض کا بوجھ ہے۔ آپ کو چاہیے کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھا کریں اور ایک خاص مقوی غذا لازماً آپ کے لیے ہر روز تیار ہونی چاہیے۔''

اس پر حضرت اقدس نے فرمایا: ''ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف رہتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتیں''۔

اس پر منشی عبدالحق صاحب نے کہا کہ: ''اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں کہتے اور رُعب پیدا نہیں کرتے۔ میرا یہ حال ہے کہ مَیں کھانے کے لیے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں اور ممکن ہے کہ میرا حکم کبھی ٹل جائے اور میرے کھانے کے اہتمام خاص میں سر مو فرق آجائے؟ ورنہ ہم دوسری طرح خبر لیں۔''

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے خیال کیا کہ یہ بات میرے محبوب آقا کے حق میں مفید ہے۔ اس لیے بغیر سوچے سمجھے اس کی تائید کردی۔ حضرت اقدس نے حضرت مولانا کی طرف دیکھا اور تبسم سے فرمایا: ''ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہیے۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 222-221)

شوہر کی خوشنودی کے لیے

روٹی خود پکا کر بھجنا

محترمہ استانی سکینۃ النساء اہلیہ قاضی محمد اکمل صاحب لکھتی ہیں:

''پہلے پہل تو باہر کے مہمانوں کی روٹی بھی خود ہی پکا کر باہر بھجواتی رہیں پھر لنگر قائم ہوگیا تو خود نہ پکائی ہوگی اور اب بھی کئی بار میں نے دیکھا ہے کہ صحت کی حالت میں خود ہی چولہے کے آگے بیٹھ جانا اور ہانڈی پکانا، آٹا گوندھنا حالانکہ خدمتگاریں بھی پاس ہی بیٹھی ہوتی ہیں۔ ایسی شاندار ہستی جس کے دیکھنے سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے وقار اور رعب کی خاتون کبھی باورچی خانے کی طرف جانا خلاف وقار وشان کے نامناسب بات جانتی ہوگی اور پھر آپ بھی تو ایک دہلی کے عالی وقار خاندان کی فرد۔ آپ کا نورانی چہرہ ہی دیکھ کر تعجب میں ڈال دیتا ہے کہ ایسی باحوصلہ اور پُروقار خاتون کھانا خود پکارہی ہے۔ یہ سب کچھ حضرت عالی قدر شوہر محترم علیہ الف الف صلوٰۃ والسلام کی خوشنودی کے لیے گوارا کیا تھا۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 386)

بے حد قدر و قیمت

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بیان فرماتی ہیں:

''حضرت امّاں جانؓ کی بے حد قدر و قیمت آپ کی نظر میں تھی اور بہت زیادہ دلداری۔ بہت خیال حضرت امّاں جان کا رکھتے تھے۔ اس کا نقش میرے دل پر اب تک ہے۔ مگر ایک بار میں نے دیکھا کہ جب آپ نے ضروری سمجھا تو حضرت امّاں جان کی بھی تربیت فرمائی۔ ایک واقعہ عرض ہے بس یہی ایک بات دیکھی اور کبھی نہیں اور خود حضرت امّاں جان بھی تو ایک احسن نمونہ تھیں ضرورت بھی پیش نہیں آئی کبھی۔ صاف نظارہ یاد ہے نیچے کے کمرے کے سامنے کے سہ درے میں نانی امّاں بیٹھی تھیں۔ کسی خادمہ نے ان کا کہنا نہ مانا اور کوئی ایسی بات کہہ دی جس سے غلط فہمی پیدا ہو کر نانی امّاں حضرت امّاں جان سے ناراض ہوگئی تھیں۔ اس وقت مجھے یاد ہے کہ حضرت نانی اماں غصہ میں کہہ رہی تھیں کہ لڑکی (حضرت امّاں جان کو نانی اماں لڑکی کہہ کر مخاطب کرتی تھیں) آخر میری بیٹی ہی تو ہے۔ ہاں! میرے حضرت میرے سر کا تاج ہیں بے شک۔ وغیرہ وغیرہ۔ اتنے میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود حضرت امّاں جان کو اپنے آگے آگے لیے چلے آرہے ہیں اس طرح کہ حضرت امّاں جان کے دونوں شانوں پر آپ کے دست مبارک ہیں اور حضرت امّاں جان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہ رہی ہیں۔ آپ خاموشی سے اسی طرح حضرت امّاں جان کو لے کر آگے بڑھے اور اسی طرح حضرت امّاں جان کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نانی امّاں کے قدموں پر آپ کا سر جھکا دیا۔ پھر نانی امّاں نے حضرت امّاں جان کو اپنے ہاتھوں پر سنبھال لیا۔ شاید گلے بھی لگایا تھا اور آپ واپس تشریف لے گئے۔ کچھ سوچیں اس زمانہ کی اولادیں! اکثریت وہ ہوگی جن کو ماؤں کی قدر نہیں۔

احمدی بچیو! اور بہنو! یہ نقشہ جو میں نے دیکھا اور یاد رہا اس کو ذرا اپنی چشم تصور میں لاؤ کہ وہ شاہ دین اپنی خدا تعالیٰ کی جانب سے خدیجہ لقب پائے ہوئے بیوی، امّاں جان کو جس کی ہر وقت خاطر آپ کو مطلوب تھی اور جس کی عزت بہت زیادہ آپ کے دل میں تھی اس کی والدہ کی معمولی ناراضگی سن کر برداشت نہ فرما سکا اور خود لاکر اس کی ماں کے قدموں میں جھکا دیا۔ گویا یہ سمجھایا کہ تمہارا رتبہ بڑا ہے مگر یہ ماں ہے۔ تمہارے لیے بھی اس کے قدموں تلے جنت ہے۔''

(تحریرات مبارکہ صفحہ 215-214)

آئیڈیل جوڑا

حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں:

''میں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی حضور کو حضرت امّ المومنین سے ناراض دیکھا نہ سنا۔ بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک آئیڈیل (Ideal) جوڑے کی ہونی چاہیے۔ بہت کم خاوند اپنی بیویوں کی وہ دلداری کرتے ہیں جو حضور علیہ السلام امّ المومنین کی فرمایا کرتے تھے اور آپ کو لفظ ''حُم'' سے مخاطب فرمایا کرتے تھے اور ہندوستانی میں ہی اکثر کلام کرتے تھے۔ مگر شاذ و نادر پنجابی میں بھی۔ حالانکہ بچوں سے اکثر پنجابی بولا کرتے تھے۔''

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صفحہ 231)

ہر نماز میں بیوی بچوں کے لیے دعا۔ خوشگوار ازدواجی زندگی کا راز

آپ فرماتے ہیں: ''میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لیے دعا نہیں کرتا۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 562)

بیوی بچوں کی خاطر داری کے لیے ان کو سیر کروانا

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ کی روایت ہے کہ ''جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آخری سفر میں لاہور تشریف لے گئے اور اس وقت آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ قُربِ وفات کے الہامات ہو رہے تھے تو ان دنوں میں میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ پر ایک خاص قسم کی ربودگی اور نورانی کیفیت طاری رہتی تھی۔ ان ایام میں حضور ہر روز شام کے وقت ایک قسم کی بند گاڑی میں جو فٹن کہلاتی تھی ہوا خوری کے لیے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے اور حضور کے حرم اور بعض بچے بھی ساتھ ہوتے تھے۔ جس دن صبح کے وقت حضور نے فوت ہونا تھا اس سے پہلی شام کو جب حضور فٹن میں بیٹھ کر سیر کے لیے تشریف لے جانے لگے تو بھائی صاحب روایت کرتے ہیں کہ اس وقت حضور نے مجھے خصوصیت کے ساتھ فرمایا: ''میاں عبدالرحمٰن! اس گاڑی والے سے کہہ دیں اور اچھی طرح سمجھا دیں کہ اس وقت ہمارے پاس صرف ایک روپیہ ہے۔ وہ ہمیں صرف اتنی دور تک لے جائے کہ ہم اسی روپے کے اندر گھر واپس پہنچ جائیں۔''

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 147)

پاکیزہ جذبات

حضرت امّاں جان بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ محبت کرتی تھیں اور آپ کی خاطر سب کچھ فدا کردینے پر ہر وقت تیار رہتی تھیں اور آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کا احساس تھا اور آپ کو اپنے مقام کا بھی احساس تھا جو حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ تعلق کے نتیجے میں حاصل ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت امّاں جان کے انہی خیالات کو اپنے منظوم کلام میں ان کی طرف سے پیش فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:

تیرے احسانوں کا کیونکر ہو بیاں اے پیارے
مجھ پہ بے حد ہے کرم اے مرے جاناں تیرا
تخت پر شاہی کے ہے مجھ کو بٹھایا تونے
دین و دنیا میں ہوا مجھ پہ ہے احساں تیرا
کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا
چن لیا تُو نے مجھے اپنے مسیحا کے لیے
سب سے پہلے یہ کرم ہے مرے جاناں تیرا
کس کے دل میں یہ ارادے تھے یہ تھی کس کو خبر
کون کہتا تھا کہ یہ بخت ہے رخشاں تیرا
پرمرے پیارے! یہی کام ترے ہوتے ہیں
ہے یہی فضل تری شان کے شایاں تیرا

(الحکم 17 نومبر 1900ء)

(باقی آئندہ)

اسلام اور عیسائیت میں عورت کا مقام ۔ ایک جائزہ

(افتخار احمد چیمہ ۔ جرمنی)

عام طور پر عیسائی اور یورپی معاشرہ یہ سمجھتا ہے کہ اسلام میں عورت، مرد کی محکوم ہے حالانکہ ایسا ہے نہیں۔ اس سلسلے میں جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اسلام تو عورت کو مرد کا محکوم نہیں کہتا البتہ عیسائیت اور یہودیت میں ایسا ضرور سمجھا گیا ہے۔ اس سلسلے میں بائبل کے متعلقہ حوالے پیش خدمت ہیں:

1- ''تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وُہ تجھ پر حکومت کرے گا''۔ (پیدائش باب 3 آیت 16)

یہ بائبل کی تعلیم ہے جبکہ قرآن پاک نے دونوں کو ایک دوسرے کی عزت قرار دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وُہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو''۔ (سورۃ البقرہ آیت 188)

دیکھیں برابری کا کیا خوبصورت معیار ہے اور بات کہنے کا بھی کیا سلیقہ ہے۔ اللہ اکبر۔

2- ''اے بیویو اپنے شوہروں کی ایسی تابع رہو جیسے خداوند کی''۔ (اِفسیوں باب 5 آیت 22)

3- ''اے بیویو تم بھی اپنے شوہر کے تابع رہو''۔ (پطرس 1 باب 3 آیت 1)

عورتوں کو سرڈھانپنے کی تعلیم

4- ''پس فرشتوں کے سبب سے عورت کو چاہئے کہ سر پر محکوم ہونے کی علامت رکھے''۔ (کُرِنتھیوں 1 باب 11 آیت 9 تا 10)

اسلام میں بھی بے شک سرڈھانپ کر رکھنے کی تعلیم ہے لیکن اس کی وجہ مرد کی محکوم ہونا نہیں ہے بلکہ عورت کے تحفظ کے لئے ہے تا کہ اس کی زینت عام ظاہر نہ ہو اور اس کی عصمت کسی خطرے میں نہ پڑے۔ قرآن پاک میں پردے کے احکام سورۃ نمبر 24، النّور آیت 32 اور 61 میں اور سورۃ احزاب آیت 60 میں بیان ہوئے ہیں ان آیات کا ترجمہ اور مختصر تشریح ذیل میں دی جاتی ہے:

ترجمہ: ''اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہو۔ اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ پر سے گزار کر اور اس کو ڈھانک کر پہنا کریں''۔

(سورۃ النّور آیت 32 کا کچھ حصہ، ترجمہ از تفسیرِ صغیر ایڈیشن 2006ء از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

ترجمہ: ''اور وہ عورتیں جو کہ بڑھیا ہوگئی ہیں اور نکاح کے قابل نہیں ان پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے کپڑے اتار کر رکھ دیں اس طرح کہ زینت کو ظاہر نہ کیا کریں۔ اور ان کا بچے رہنا ان کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) جاننے والا ہے''۔

(سورۃ النّور: 61 ترجمہ از تفسیرِ صغیر ایڈیشن 2006ء از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

ترجمہ: ''اے نبی، تو اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی بڑی چادروں کو اپنے اُوپر جھکا دیا کریں۔ یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور انھیں تکلیف نہ دی جائے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے''۔ (سورۃ الاحزاب: 60 ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

ان حوالہ جات پر غور کریں اور دیکھیں کہ سرڈھانپنے کی وجہ مرد کا محکوم ہونا نہیں بتائی گئی بلکہ عورت کا تحفظ بتایا گیا ہے۔ تو پھر کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ عورت کے مقام کے حوالے سے عیسائیت کو اسلام پر برتری حاصل ہے؟

5- ''مرد عورت کے لیے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ عورت مرد کے لیے پیدا ہوئی''۔ (کرنتھیوں نمبر 1 باب 11 آیت 9)

جبکہ اسلام نے عورت کو مساوی حیثیت دی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ''ان (عورتوں) کا دستور کے مطابق (مردوں) پر اتنا ہی حق ہے جتنا (مردوں) کا ان پر ہے''۔ (سورۃ البقرہ آیت 229)

*** بائبل میں حیض کے ایام کے حوالے سے عورت کے متعلق لکھا ہے:**

6- ''اور جو کوئی اس کے بستر کو چھوئے وُہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے''۔

''اگر مرد اس کے ساتھ صحبت کرے اور اس کے حیض کا خون اسے لگ جائے تو وہ سات دن تک ناپاک رہے گا اور ہر ایک بستر جس پر وہ مرد سوئے گا ناپاک ہوگا''۔ (احبار باب 15 آیت 24. 21)

دیکھیں بائبل کے ان حوالوں میں عورت کو بالکل الگ تھلگ کر کے پیش کیا گیا ہے گویا کہ یہ ایسی چیز بن گئی ہے جس کو چھوتے ہی بیماری لگ جائے گی۔ مگر اسلام نے حیض کو ایک ''تکلیف'' کہہ کر عورت کی دلجوئی فرمائی ہے جیسا کہ اس حوالے سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(ترجمہ:) ''اور وُہ تجھ سے حیض کی حالت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ یہ ایک تکلیف (کی حالت) ہے۔ پس حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو اور ان سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرو یہاں تک کہ وُہ صاف ہو جائیں۔ پھر جب وُہ صاف ہو جائیں تو ان کے پاس اسی طریق سے جاؤ جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ یقیناً اللہ کثرت سے توبہ کرنے والوں کے ساتھ محبت کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں سے (بھی) محبت کرتا ہے''

(سورۃ نمبر 2 البقرۃ آیت 223 ترجمہ قرآن از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

*** بائبل نے کاہنوں کو مطلقہ عورتوں سے شادی کرنے سے منع کر دیا تھا:**

7- ''اور نہ اُس عورت سے بیاہ کریں جسے اُس کے شوہر نے طلاق دی ہو کیونکہ کاہن اپنے خدا کے لئے مقدس ہے''۔ (احبار باب 21 آیت 7)

یہاں کاہنوں سے مراد پڑھے لکھے مذہبی علماء ہیں۔ جیسا کہ اس حوالے سے ظاہر ہے:

(عام لوگ احبار کی) ''ہدایات کو جاننے اور سمجھنے کے لئے خواندہ لوگوں یعنی کاہنوں کے محتاج تھے''

(ہماری کتب مقدسہ صفحہ 207 ایڈیشن 2008ء۔ ناشرین مسیحی کتب خانہ۔ 36 فیروز پور روڈ لاہور)

دیکھیں کاہن اور مطلقہ عورت میں فاصلہ رکھا گیا ہے یعنی کہ مطلقہ کو اس قابل نہیں سمجھا گیا کہ وُہ مذہبی عالم یعنی کاہن سے شادی کر سکے۔ لیکن اسلام نے مطلقہ کو بھی کنواری جیسی عزت دی ہے چنانچہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے زینب بنت جحش سے شادی کر کے بتا دیا کہ بیوہ سے شادی کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے خود سے پندرہ سال بڑی اور بیوہ عورت حضرت خدیجہؓ سے بھی شادی کی تھی۔ (سیرۃ ابن ہشام)

طلاق کے بارہ میں تعلیم

بائبل کے مطابق عورت اپنے خاوند سے علیحدگی اختیار کر کے دوسرے سے شادی کرتی ہے تو وہ زنا کرتی ہے جیسا کہ اس حوالے سے ظاہر ہے۔

8- ''پس اگر شوہر کے جیتے جی دوسرے مرد کی ہو جائے تو زانیہ کہلائے گی لیکن اگر شوہر مر جائے تو وہ اس شریعت سے آزاد ہے یہاں تک کہ اگر دوسرے مرد کی ہو بھی جائے تو زانیہ نہ ٹھہرے گی''۔ (رومیوں باب 7 آیت 3)

اس مذکورہ بالا حوالے میں عورت کی آزادی اور حقوق محدود کر دیئے گئے ہیں جبکہ اسلام میں عورت پر اس طرح کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ اگر اسے مرد سے تکلیف ہے تو وہ خلع کا حق استعمال کر کے مرد سے الگ ہو سکتی ہے اور پھر دوسرے نکاح کا حق استعمال کر کے پہلے مرد کی زندگی ہی میں دوسرے مرد کی ہو سکتی ہے جبکہ بائبل پہلے مرد کی زندگی میں دوسرے مرد کی ہونے سے یعنی دوسرے نکاح سے منع کرتی ہے۔

تعدد ازواج

اسلام سے پہلے شادیوں کی حد مقرر نہ تھی جیسا کہ حضرت سلیمانؑ کی کئی سو بیویاں بتائی جاتی ہیں:

9- ''سلیمان ان ہی کے عشق کا دم بھرنے لگا اور اس کے پاس سات سو شہزادیاں اس کی بیویاں اور تین سو حرمیں تھیں''۔ (سلاطین 1 باب 11 آیت 3)

اسلام نے چار تک حد مقرر کر دی ہے اور اگر انسان کو اندیشہ ہو کہ وُہ انصاف نہیں کر سکے گا تو پھر ایک ہی کو کافی قرار دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

ترجمہ: ''اور اگر تم ڈرو کہ تم یتامیٰ کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین اور چار چار۔ **لیکن اگر تمہیں خوف ہو تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر صرف ایک (کافی ہے) یا وُہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔** یہ طریق قریب تر ہے کہ تم ناانصافی سے بچو''۔

(سورۃ نمبر 4 النساء آیت نمبر 4 ترجمہ از تفسیرِ صغیر ایڈیشن 2006ء از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

''یا وُہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے'' یہاں وہ عورتیں مراد ہیں جو جنگوں کی وجہ سے قیدی ہو کر آتی ہیں چونکہ ان کے لئے کما کر لانے والا کوئی نہیں ہوتا اس لئے ان کے ساتھ نکاح کی ترغیب دی گئی ہے تا کہ ان کی بہتر گزر اوقات ہو سکے۔ اسی طرح ان بیوہ عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کی بات کی گئی ہے جن کو کما کر لانے والے خاوند کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر پرورش کر سکیں۔ ایسی صورت میں انصاف کی شرط کے ساتھ مرد کا دوسرا تیسرا یا حسبِ ضرورت چوتھا نکاح بھی کیسے قابلِ اعتراض ہو سکتا ہے۔ اگر ایسے حالات میں بھی ایک سے زائد شادیاں کرنے کی اجازت نہ ہوتی تو یہ اسلامی تعلیم میں ایک نقص ہوتا لیکن اب کوئی نقص نہیں کیونکہ اسلام ایک فطرتی مذہب ہے جس کی تعلیم انسانوں کے لئے رحمت ہے اور احسان سے کم نہیں۔

اگر کسی جگہ جنگ میں مرد مر جانے کی وجہ سے عورتیں زیادہ رہ گئی ہیں تو دوسری شادی پر اعتراض کرنے والے بتائیں کہ ایسی صورت میں دوسری بیوی بن کر رہنا عورت کی ضرورت ہے یا نہیں؟ تو کیا اسلام نے یہ بُرا کیا ہے کہ ایسی صورت میں عورت کی ضرورت کا خیال رکھا ہے اور اسے دوسری بیوی بن کر رہنے کی اجازت دی ہے؟ اسی طرح اگر کوئی دولت مند کسی غریب عورت کو بطور دوسری تیسری یا چوتھی بیوی کے اپنا لیتا ہے تو اس طرح ایک غریب فیملی کی کفالت کا انتظام ہو جاتا ہے ایسے میں پھر برائی کیا ہے؟

10- ''اگر بیٹا ہو تو ''سات دن ناپاک رہے گی'' اگر لڑکی ہو تو ''دو ہفتے ناپاک رہے گی''۔ (احبار باب 12 آیت 2 اور 5)

اسلام نے بیٹی اور بیٹے میں فرق کرنے والی ایسی کوئی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ جو لوگ لڑکی پیدا ہونے کی خبر پر منہ بنانے لگتے ہیں اور ناخوش ہوتے ہیں ان کے رویہ کی سخت مذمت کی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

(ترجمہ:) ''وُہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس (خبر) کی تکلیف کی وجہ سے جس کی بشارت اسے دی گئی۔ کیا وُہ رُسوائی کے باوجود (اللہ کے) اُس (احسان) کو روک رکھے یا اسے مٹی میں گاڑ دے؟ خبردار! بہت ہی بُرا ہے جو وُہ فیصلہ کرتے ہیں''۔

(سورت نمبر 16 النحل آیت نمبر 60 ترجمہ قرآن از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

دیکھیں لڑکی کی پیدائش سے متعلق خبر کو نحوست سے نہیں بلکہ بشارت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

11- ''مَیں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلائے بلکہ چپ چاپ رہے کیونکہ پہلے آدم بنایا گیا اُس کے بعد حوا''۔ (تِیمُتھِیُس 1 باب 2 آیت 12)

''سکھائے'' کو اگر پڑھائے سمجھا جائے تو گویا عورت کو ٹیچر بننے سے بھی روکا جا رہا ہے۔ جبکہ اسلام میں ایسی کوئی ہدایت نہیں بلکہ حضرت محمد ﷺ کی زوجہ محترمہ ''حضرت عائشہؓ'' سے کثرت کے ساتھ آپ ﷺ کے صحابہؓ سوال پوچھتے تھے اور تعلیم پاتے تھے اسی لئے صرف ان ایک خاتون ہی سے صحاح ستہ میں جو کہ مسلمانوں کی قرآن کریم کے بعد مستند ترین کتب ہیں

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جماعت احمدیہ کینیڈا کے 41ویں جلسہ سالانہ 2017ء کا کامیاب و بابرکت انعقاد

مختلف تعلیمی وتربیتی اور تبلیغی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر۔ علم انعامی اور اسناد کی تقسیم۔ تعلیمی ایوارڈز کی تقسیم۔

وزیر اعظم کینیڈا، وزیر اعلیٰ انٹاریو اور شہروں کے میئرز کے پیغامات تہنیت، وفاقی، صوبائی اور دیگر اہم شخصیات کے خطابات۔

35 ممالک کے 20 ہزار سے زائد افراد کی شرکت، 3000 سے زائد رضا کاروں کی خدمات۔

(رپورٹ: ہدایت اللہ ہادی۔ کینیڈا)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اس کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے اپنی اعلیٰ روایات کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا اکتالیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 7 جولائی 2017ء کو انٹرنیشنل سینٹر، ایئر پورٹ روڈ، مسس ساگا میں شروع ہو کر 9 جولائی 2017ء کو انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اس جلسہ میں پینتیس (35) ممالک سے تعلق رکھنے والے 20,260 افراد نے شمولیت کی۔

3 جولائی 2017ء نماز عصر کے بعد ایوان طاہر میں جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کے معائنہ کی تقریب ہوئی۔ جس میں افسران، ناظمین، منتظمین اور رضا کاروں نے شرکت کی۔ جن کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔ اس موقع پر محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے جلسہ سالانہ کے بعض امور کے متعلق خلفائے کرام کے ارشاد پڑھ کر سنائے۔

مردانہ جلسہ گاہ

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں جماعت احمدیہ کے پندرہ جید علماء اور محققین نے قرآن کریم، احادیث نبویہ اور تاریخ کی روشنی میں اردو اور انگریزی میں بڑی پُرمعارف اور ایمان افروز تقاریر کیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب، مشنری انچارج ونائب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کو بطور مرکزی نمائندہ بھجوایا۔

ان کے علاوہ جماعت احمدیہ امریکہ کے نائب امیر، صدر مجلس انصار اللہ اور نیشنل سیکرٹری تربیت مکرم ڈاکٹر فہیم احمد یونس قریشی صاحب اس جلسہ کے خصوصی مقرر تھے۔

ان کے علاوہ پچیس (25) معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ جن میں لبرل پارٹی آف کینیڈا، ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبر آف پارلیمنٹ، شہروں کے میئرز اور بعض دیگر اشخاص قابل ذکر ہیں۔

حسب روایت جلسہ سالانہ کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا۔ مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب، مشنری انچارج امریکہ، نمائندہ مرکز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے موجودہ دَور کی بین الاقوامی صورت حال خاص طور پر دہشتگر دی کے خاتمہ اور قیام امن کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گرانقدر کوششوں کا تذکرہ کیا۔ آپ نے کہا کہ خلافت حقہ اسلامیہ، خلافت منہاج النبوۃ سے وابستہ ہے اور آج تمام دنیا میں ایک ہی خلیفہ ہے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا مظہر ہے اور وہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ ہیں۔

خطبہ جمعہ کے بعد نماز جمعہ ونماز عصر ادا کی گئیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی پریس کانفرنس اور انٹرویوز

نماز جمعہ کے بعد امیر جماعت احمدیہ کینیڈا مکرم ملک لال خاں صاحب، نمائندہ مرکز مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب اور مشنری انچارج کینیڈا مکرم مولانا خلیل احمد مبشّر صاحب نے انٹرنیشنل سنٹر کے ایک خوبصورت نمائش ہال میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ جس میں ملکی وغیر ملکی پرنٹ، الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا کے نمائندوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

آپ نے دنیا کو درپیش چیلنجز اور مسائل پر مختصر اظہار خیال کیا اور میڈیا کے سوالات کے جوابات دیئے۔

پریس کانفرنس کے بعد میڈیا کے نمائندوں نے محترم ملک لال خاں صاحب، مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب مشنری انچارج کینیڈا اور مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب سے خصوصی انٹرویوز بھی لئے۔

نماز جمعہ کے بعد داخلی گیٹ کے باہر مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب، مشنری انچارج امریکہ، نمائندہ مرکز نے لوائے احمدیت اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔

سلسلہ تقاریر

اس جلسہ کے چار اجلاس ہوئے۔ ہر اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوتا اور اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شیریں کلام ترنم سے پیش کیا جاتا رہا۔

مستورات کی جلسہ گاہ میں دوسرے روز سہ پہر پونے تین بجے ایک اجلاس علیحدہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں۔ جلسہ سالانہ کی باقی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہوتی رہی۔

سہ پہر ساڑھے چار بجے پہلے روز کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم مولانا خلیل احمد مبشّر صاحب، مشنری انچارج کینیڈا نے کی۔ اس اجلاس میں چار تقاریر انگریزی میں ہوئیں۔ اور ان کے ساتھ ساتھ اردو، فرنچ اور عربی زبانوں میں ترجمہ پیش کیا جاتا رہا۔

1۔ پہلی تقریر مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ''نماز یقیناً برائیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے''۔

2۔ دوسری تقریر مکرم مولانا اعزاز احمد صاحب مشنری ایم ٹی اے انٹرنیشنل کینیڈا تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ''سادہ زندگی''۔

3۔ ان کے بعد جماعت احمدیہ Belize کے جنرل سیکرٹری عبدالمجید کمال الدین Nunez صاحب کی تقریر تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ''قبولیت احمدیت کا ایمان افروز واقعہ''۔

FriendsParliamentary Association Award

مکرم محمد آصف افضل خاں صاحب سیکرٹری امور خارجیہ نے مذکورہ بالا ایسوسی ایشن کا تعارف کروایا اور بتایا کہ اب تک ساٹھ ممبران پارلیمنٹ اس میں شامل ہو چکے ہیں۔

امسال سٹی آف ٹورانٹو کے کونسلر Mr. Jim Karygiannis Former MP کو یہ ایوارڈ دیا گیا۔

چوتھی تقریر مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، سابق مشنری انچارج کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ''اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے دوران پیش آنے والے ایمان افروز واقعات''۔

دوسرا دن

دوسرے دن پہلے اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں جن میں دو اردو میں تھیں اور دو انگریزی میں۔

1۔ پہلی تقریر جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم مکرم سرمد نوید صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ''نفاست اور نظافت: روحانی ترقی کی شاہراہ''۔

2۔ دوسری تقریر مکرم نعیم احمد لکھن صاحب، مقامی امیر جماعت احمدیہ وینکوور کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ''اور جو کچھ انہیں رزق دیتے ہیں، اس میں سے خرچ کرتے ہیں''۔ (سورۃ البقرۃ 4:2)

3۔ تیسری تقریر مکرم مولانا خلیل احمد مبشّر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ''آنحضرت ﷺ کی مثالی عائلی زندگی''۔

تاریخی ویڈیو

ان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا اکتوبر۔نومبر 2016ء کی جھلکیاں دکھائی گئیں۔

4۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ''ہستی باری تعالیٰ: قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات''۔

اجلاس کے بعد ظہر وعصر کی نمازیں ادا کی گئیں اور پھر احباب جماعت نے دوپہر کا کھانا کھایا۔

تیسرا اجلاس

سہ پہر پونے چار بجے اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب مشنری انچارج ونائب امیر امریکہ نمائندہ مرکز نے کی۔ دوسرے دن کے اس دوسرے اجلاس میں تمام تقاریر انگریزی میں ہوئیں۔ اور بعض معزز مہمانوں نے خطاب کئے۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مشنری آٹواہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ''کینیڈا کے پچاس سال: عالمی انسانی اقدار کا بہترین نمونہ''۔

تقریب عَلمِ انعامی واسناد

جلسہ سالانہ کے موقع پر حسب روایت جماعت کی ذیلی تنظیموں مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس انصاراللہ کی 2015-2016ء کی حسن کارکردگی کی بنا پر عَلمِ انعامی اور اسناد کی تقریب منعقد ہوئی۔

ذیلی تنظیموں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی مجالس کو عَلمِ انعامی اور ریجنل سطح پر اول دوم سوم آنے والوں کو مرکز کے نمائندہ خصوصی مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب نے اسناد عطا کیں۔

سالانہ سر ظفر اللہ خاںؓ ایوارڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے کینیڈا جماعت نے 2012ء سے سر محمد ظفر اللہ خانؓ ایوارڈ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس دوران انسان دوستی، امن پسندی اور گرانقدر طویل خدمات کے پیش نظر درج ذیل عمائدین سر ظفر اللہ خاںؓ ایوارڈ کا مستحق قرار دئے گئے۔

1. Hon. Greg Sorbara (2012)
2. Hon. Art Eggleton (2013)
3. Her Worship Hazel McMcallion (2014)
4. Hon. Irwin Cotler (2015)
5. Hon. Louise Arbour (2016)

امسال اس ایوارڈ کی تقریب میں سی بی سی کے نامور صحافی Peter Mansbridge کو ان کی گرانقدر

طویل خدمات کے پیش نظر سر ظفر اللہ خاںؓ ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا۔ چونکہ وہ گزشتہ ماہ اپنی ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد تعطیلات منا رہے تھے وہ اس تقریب شرکت میں نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اپنے ویڈیو پیغام میں اس گرانقدر ایوارڈ کے لئے اپنے قلبی جذبات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔

معزز مہمانوں کے خطابات

جلسہ سالانہ کے موقع پر، وفاقی وصوبائی وزراء، پارلیمنٹ کے اراکین Members of Legislative Assembly، شہروں کے میئرز، کونسلرز، مختلف ممالک کے قونصل جنرل، فائر چیف، پولیس افسران، یہودی کمیونٹی، دیگر ملکوں کے ممبرز آف پارلیمنٹ، سابقہ ممبرز آف پارلیمنٹ، مختلف تنظیموں کے نمائندوں، دانشوروں، میڈیا وغیرہ نے شرکت کی جن کی تعداد 98 تھی۔ جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمتِ انسانیت کے کاموں، امن وسلامتی، صلح و آشتی، اخوت ومحبت، اخلاص وایثار، نظم وضبط، یک جہتی اور باہمی تعاون پر شاندار خراج تحسین پیش کیا اور جلسہ سالانہ کے متعلق اپنے اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔

2۔ معزز مہمانوں کے بعد جلسہ کی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد اسحاق فونسیکا (Isaac Fonseca) صاحب مشنری مانٹریال کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ: معاشرہ میں امن اور انصاف کا قیام“۔

3۔ اس اجلاس کی آخری تقریر امریکہ سے آئے ہوئے معزز مہمانان کرام، نائب امیر، نیشنل سیکرٹری تربیت اور صدر مجلس انصار اللہ مکرم ڈاکٹر محمد فہیم یونس قریشی صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ”منشیات اور شراب نوشی: روحانی، طبی اور سماجی تنزل“۔

تبصرہ کتب

مکرم امیر صاحب کینیڈا نے بعض نئی کتب کا تعارف پیش کیا جن میں حمامۃ البشریٰ، اتمام الحجۃ، مواہب الرحمٰن، استفتاء کا عربی ترجمہ، صحیح بخاری چھ جلدوں اور صحیح مسلم کا سیٹ پندرہ جلدوں، تفسیر صغیر، حیات قدسی، احمدیہ پاکٹ بک، تفہیمات ربانیہ، دیباچہ تفسیر القرآن اور بعض انگریزی کتب شامل ہیں۔ اور ان کی خریداری کے لئے احباب کو تحریک فرمائی۔

اس کے بعد اعلانات ہوئے اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

سوال وجواب کی ایک دلچسپ محفل

نماز مغرب وعشاء کے بعد مسجد بیت الاسلام میں سوال وجواب کی ایک دلچسپ اور نہایت علمی محفل منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب نمائندہ مرکز اور مکرم ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب مہمان خصوصی امریکہ نے احباب وخواتین کے سوالوں کے بڑے علمی اور ٹھوس جوابات دئے۔

تیسرا دن

صبح گیارہ بجے آخری اور چوتھا اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مکرم ملک لال خاں صاحب، امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ اس اجلاس میں درج ذیل چار تقاریر ہوئیں جن میں سے ایک اردو زبان میں تھی۔

1۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا فرحان اقبال صاحب، مشنری پیس ولیج کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ”انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا۔ ہماری ذمہ داریاں“۔

معزز مہمانوں کے خطاب

اس اجلاس میں مختلف وقفوں کے بعد بعض معزز مہمانوں نے حاضرین سے خطاب کیا۔

تقریب تعلیمی ایوارڈز واسناد

ان کے بعد حسب روایت تعلیمی ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے 13 طلباء کو مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے تعلیمی ایوارڈز اور اسناد عطا کیں۔

امسال چھ بچوں نے قرآن کریم ناظرہ مکمل حفظ کیا۔ محترم امیر صاحب نے ان بچوں کو اسناد عطا فرمائیں۔

ویڈیو نیشنل مساجد فنڈ

جماعت احمدیہ کینیڈا میں اب تک تعمیر ہونے والی تمام مساجد، یعنی مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو، مسجد بیت النور کیلگری، مسجد بیت الرحمٰن وینکور، مسجد بیت الامان Lloydminster، مسجد محمود رجائنا، مسجد بیت الرحمت سیسکاٹون کی ویڈیو دکھائی گئی۔ جس میں مسجد بیت الاسلام (1992ء)، مسجد بیت النور (2008ء)، مسجد بیت الرحمٰن (2013ء)، مسجد بیت الامان (2016ء) اور مسجد محمود (2016ء) کی افتتاحی تقاریب میں خلفاء کے ارشادات سنائے اور دکھائے گئے۔ خاص طور پر مسجد بیت الرحمت جس کا سنگ بنیاد 1989ء میں رکھا گیا تھا جواب آخری مراحل میں ہے اور مسجد مبارک بریمپٹن جو زیر تعمیر ہیں ان کے مناظر دکھائے گئے۔

اس ویڈیو کے بعد مکرم امیر صاحب نے جملہ مساجد کی تاریخ کا مختصر تذکرہ کیا اور فرمایا کہ ہم انشاء اللہ کینیڈا کے ہر صوبے اور ہر بڑے شہر میں مسجد بنائیں گے۔ اور نیشنل مساجد فنڈ کے لئے احباب جماعت کو مالی قربانیوں کی تحریک فرمائی۔

2۔ اس کے بعد اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ”خلافت: ہستی باری تعالیٰ کی فعلی شہادت“۔

3۔ تیسری تقریر ہمارے ایک عرب شامی دوست الحاج السید محمد عبداللہ صاحب کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ”قبولیت احمدیت کے ایمان افروز واقعات“۔

4۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب، نائب امیر ومشنری انچارج امریکہ نمائندہ خصوصی مرکز کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ”حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ نوع انسانی کے لئے عافیت کا حصار“

بعد ازاں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں صدارتی کلمات فرمائے۔ اور اختتام سے قبل چند اعلانات کئے۔

دوران سال جو بہن بھائی وفات پا جاتے ہیں، اس جلسہ میں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس موقع پر دوران سال یکم اکتوبر 2016ء سے 10 جولائی 2017ء تک وفات پا جانے والے 39 احباب کے لئے محترم امیر صاحب نے دعائے مغفرت کی تحریک کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل امسال جلسہ سالانہ کی کل حاضری 20,260 تھی جن میں 10,115 خواتین تھیں۔ اور 35 ممالک کے لوگوں نے نمائندگی کی۔

ساڑھے تین ہزار کے لگ بھگ رضاکاروں نے خدمات انجام دیں۔

نمائندہ مرکز مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب نے پُرسوز اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد ظہر کی عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ اور مہمانوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ گاہ مستورات

مستورات کے جلسہ گاہ میں زیادہ تر تقاریر مردانہ جلسہ گاہ سے ہی نشر ہوئیں۔ مستورات کی حاضری 10,115 تھی۔

دوسرے دن مورخہ 8 جولائی 2017ء بروز ہفتہ سہ پہر پونے چار بجے دوسرے اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں۔ تقاریر کے ساتھ ساتھ رواں ترجمے پیش کئے جاتے رہے۔

اس اجلاس کی صدارت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ مدظلہا العالی نے کی۔

تقریب تقسیم تعلیمی ایوارڈز مستورات

جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق خواتین کی جلسہ گاہ میں تعلیمی ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 31 طالبات کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ مدظلہا العالی نے تعلیمی ایوارڈز اور اسناد عطا کیں۔

سلسلہ تقاریر

مستورات کے جلسہ میں پہلی تقریر محترمہ امۃ الرفیق ظفر صاحبہ، سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ”صحابیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رسولؐ“۔

دوسری تقریر محترمہ ڈاکٹر امۃ القدوس فرحت صاحبہ، نیشنل سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: ”اپنے بچوں کی عزت کرو اور ان میں بہترین اخلاق پیدا کرو“ (سنن ابن ماجہ)

تیسری تقریر محترمہ ڈاکٹر نورین سہیل صاحبہ نیشنل سیکرٹری تربیت نو مبائعین و نائب صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا بعنوان حیا ایمان کا حصہ ہے (صحیح بخاری)

اس اجلاس کی آخری اور چوتھی تقریر محترمہ امۃ السلام صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے اردو اور انگریزی میں کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا: توکل علی اللہ۔

جلسہ سالانہ کی باقی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر ہوتی رہی۔

تیسرے روز کے آخری اجلاس کی کارروائی کے اختتام اور اعلانات کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

جلسہ گاہ میں ایم ٹی اے سٹوڈیو میں معزز مہمانوں، افسران جلسہ سالانہ اور بعض دیگر احباب کے انٹرویوز ریکارڈ کئے گئے۔ جلسہ کی تمام تقاریر کے مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ کی سہولت موجود تھی۔

کینیڈین میڈیا

جلسہ سالانہ کی کارروائی کینیڈین میڈیا کے بعض اخبارات نے تصاویر کے ساتھ شائع کی اور کینیڈین ٹیلی ویژن نے بھی جلسے کی چند جھلکیاں دکھائیں۔ الیکٹرانک اور پرنٹ کے علاوہ سوشل میڈیا پر بھی مختلف لوگوں نے اپنے تاثرات بیان کئے۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کا مرکز

جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام ٹورانٹو میں مسجد کی مغربی جانب سرسبز وشاداب لان پر دنیا کے مختلف ممالک کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نمازیں التزام کے ساتھ ادا کی گئیں جن میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین شرکت کرتے رہے۔ مسجد میں تہجد کی نماز باجماعت اور درس باقاعدگی سے جاری رہا۔ الغرض ان ایام میں سارا وقت ہی دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں گزرا جس کا ہر آنے والے کے دل پر نیک اثر پڑا۔ سامعین نے تنظیم اور دلی جوش کے ساتھ نعرے لگائے اور بڑے انہماک اور دلجمعی سے جلسہ کی تمام کارروائی سنی اور علمائے کرام کے علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات سے بہرہ ور ہوئے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کی جملہ برکات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش قیمت دعاؤں سے ہم سب کو وافر حصہ عطا کرے۔ آمین۔

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ کی اہمیت

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں)

(مرتبہ: عامر شہزاد عادل)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:

وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔

(سیرۃ المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ 365)

حضرت اقدس مسیح موعود اپنی کتب کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں ان کا نام وحی الٰہی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں‘‘۔

(سر الخلافہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 416,415)

نیز فرماتے ہیں کہ:

’’میرے ہاتھ سے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور میرے قلم سے قرآنی معارف چمک رہے ہیں اٹھو اور تمام دنیا میں تلاش کرو کہ کیا کوئی عیسائیوں میں سے سکھوں میں سے یہودیوں میں سے یا کسی اور فرقہ سے ایسا ہے کہ آسمانی نشانوں کو دکھلانے اور معارف اور حقائق بیان کرنے میں میرا مقابلہ کر سکے‘‘۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 267)

اپنی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 361)

ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تا کہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر عمل کرتے رہا کرو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 187)

- **حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:**

’’چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مجھے پسند ہیں کیونکہ آدمی کھڑے کھڑے پڑھ سکتا ہے اور نفع اٹھا لیتا ہے اور معلوم نہیں کہ کب کس پر اثر ہو جائے۔ مگر چھوٹے چھوٹے رسالوں کے سبب حضرت مسیح موعود کی کتابوں کی خریداری کم ہو گئی ہے۔ ان میں جو درد ہے وہ اوروں میں ملنا مشکل ہے‘‘۔ (خطبات نور صفحہ 555)

- **حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس حوالہ سے فرماتے ہیں:**

دینی علم حاصل کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھی جائیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی خاص معرفت اور علم دیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہر نبی نے کوئی نہ کوئی حربہ چلایا ہے مجھے قرآن کا حربہ ملا ہے۔ پس چونکہ آپ کی کتب قرآن کریم کی بے نظیر تفسیر ہیں اس لئے ان کا پڑھنا ضروری ہے۔

دیکھو اس زمانہ میں شیطان اپنے زور اور ساری قوتوں سے اسلام پر حملہ آور ہو رہا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ نے اس کا سر کچلنے کے لئے ایک جماعت تیار کی ہے۔ جو شخص اس میں اپنا نام داخل کرائے گا اس پر شیطان ضرور حملہ آور ہوگا۔ کیونکہ ہر ایک اپنے دشمن پر حملہ کرتا ہے۔ چونکہ ہر ایک احمدی شیطان کا دشمن ہے اور چاہتا ہے کہ اسے پاؤں سے پیس ڈالوں اس لئے شیطان بھی اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ میرا داؤ چلے تو میں اسے پیس ڈالوں اس لئے ہماری شیطان سے جنگ ہے اور ہم اس کے مقابلے کے لئے میدان میں نکلے ہیں۔ لیکن اگر ہم نہتے بغیر اسلحہ کے ہوں تو سمجھ لو کہ ہمارے لئے کس قدر خطرہ کا مقام ہے۔ پس ہمارے لئے بہت ہی ضروری ہے کہ ہمارے ہاتھ میں نہایت تیز اور آبدار تلوار ہو اور وہ تلوار حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں ہیں۔ دراصل تو قرآن کریم ہی تلوار ہے مگر چونکہ وہ بھی قرآن کریم کی تفسیر ہیں اس لئے وہ بھی تلوار ہی کا کام دیتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو خوب یاد کرو یہ تمہارے ہاتھ میں ایسا زبردست اور قوی ہتھیار ہوگا کہ جس کو دیکھتے ہی شیطان بھاگ جائے گا۔

(الفضل 22 جنوری 1960ء)

- **حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

ہمارے لٹریچر میں بنیادی اہمیت کی حامل حضرت مسیح موعود کی کتب ہیں اور ان کے بعد خلفاء کی کتب۔ حضرت مسیح موعود کو علم کا اتنا بڑا خزانہ عطا کیا گیا تھا کہ اس میں قیامت تک پیدا ہونے والے مسائل حل کرنے کے لئے ہر ضروری مواد موجود ہے۔ ہر امر کے بارہ میں راہنمائی ہمیں حضور کی کتابوں میں ملتی ہے۔ ہر احمدی کو حضور کی خواہش کے مطابق حضور کی کتابوں کا کم از کم تین مرتبہ ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حضور کی کتابوں کا تین سو مرتبہ بھی مطالعہ کرے تب بھی اس کی طبیعت سیر نہیں ہوگی کیونکہ حضور کی کتب ایک علمی سمندر ہیں جب بھی اس سمندر میں غوطہ لگائیں نئے سے نئے موتی ملتے چلے جاتے ہیں۔ میں نے خود حضور کی کتابوں کو دس پندرہ مرتبہ پڑھا ہے ہر مرتبہ ہی ایسی نئی نئی باتیں نگاہ میں آتی ہیں جن کے متعلق یہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وہ نگاہ سے اوجھل ہو گئی تھیں۔ حضور کی چھوٹی چھوٹی کتابوں میں بھی سینکڑوں ہی نہیں ہزاروں نئی باتیں پائی جاتی ہیں۔

(خطبات وقف جدید صفحہ 91)

- **حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:**

جماعت کی تربیت کے لئے آج کے زمانے میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کے پڑھ کر سنانے سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہے۔

(الفضل 23 نومبر 1999ء)

- **حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ** سے کسی نے سوال کیا کہ حضور بچوں کو حضرت مسیح موعودؑ کی کون سی کتب پڑھنی چاہئیں؟ تو حضور نے جواباً فرمایا:

اپنی عمر کے لحاظ سے ایسا سوال ہے جو ہر ایک پر اکٹھا چسپاں نہیں ہوتا کیونکہ بعض بچے چھوٹی عمر میں بہت ذہین ہوتے ہیں اور وہ مشکل کتابیں بھی پڑھ لیتے ہیں۔ بعض کافی دیر تک مشکل کتابیں نہیں پڑھ سکتے۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کی جو آسان کتب ہیں ان سے شروع کرنا چاہئے۔ فتح اسلام ہے اور کشتی نوح ہے اس کے بہت سے حصے ہیں۔ اس طرح آپ کی بعض کتابیں جن میں مباحثے ہیں۔ بعض مشکل ہیں بعض آسان ہیں۔ ان میں جو آسان مباحثے ہیں ان کو بھی یہ لوگ پڑھ سکتے ہیں۔ یہ تو Depend کرتا ہے کس قسم کا بچہ ہے اور کتنی عمر کا ہے۔ بہت چھوٹی عمر کا بچہ تو نہیں سمجھ سکے گا۔ اس کو درثمین ہی پڑھنی چاہئے یہ بھی تو حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب ہے۔ درثمین میں جو شعر ہیں وہ آسانی سے یاد ہو جاتے ہیں اور بچے کی تربیت بھی ہو جاتی ہے۔

(الفضل 19/اپریل 2001ء)

- **ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:**

’’آجکل زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے۔ یہ بھی قرآن کریم کی ایک تشریح و تفسیر ہے جو ہمیں آپ کی کتابوں سے ملتی ہے اس طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ کتب ضرور پڑھنی چاہئیں اور انہیں کتب سے آپ کو دلائل میسر آجاتے ہیں لوگوں کے اعتراضوں کے جواب دینے کے اور یہی آجکل طریقہ ہے آپ کی مجلسوں سے فیضیاب ہونے کا۔ آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا کہ پہلے بھی مَیں کہتا رہا ہوں کہ آپ کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے اور اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہو گی‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی 2004ء)

نیز فرماتے ہیں کہ:

سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں۔ ان کو پڑھیں کیونکہ آپ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کریم کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 35)

بقیہ نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 2

(از صفحہ نمبر 2)

روشن دین صاحب اور نانا حضرت نبی بخش صاحب دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ نے اپنے بچوں کے علاوہ غیر از جماعت بچوں کو بھی قرآن کریم کی تعلیم دی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ملنسار، سادہ مزاج، غریب پرور، بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

11۔ مکرم ملک محمود احمد صاحب (آف ٹورانٹو۔ کینیڈا)

8 جولائی 2017ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے گوجرانوالہ میں لمبا عرصہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی اور بطور وکیل جماعتی مقدمات کی بڑی جرأت کے ساتھ پیروی کرتے رہے۔ آپ بہت دلیر اور بہادر انسان تھے۔ گوجرانوالہ میں شدید مخالفت کے باوجود بڑی بہادری سے اپنے احمدی ہونے کا اظہار کیا کرتے تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، غرباء کے ہمدرد بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت اور نظام جماعت سے بہت پیار اور عقیدت کا تعلق تھا۔ واقفین زندگی کا بہت احترام کرتے اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتے تھے۔ اسی طرح اپنے ملازمین کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

12۔ مکرم ملک محمد خان صاحب (سابق کارکن حفاظت خاص ربوہ)

6 جولائی 2017ء کو 95 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے فرقان فورس میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1971ء میں آرمی سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد حفاظت خاص کے عملہ میں شامل ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مکرم ناصر احمد بہادر شیر صاحب کی وفات پر آپ کو افسر حفاظت مقرر کیا اور 1986ء تک آپ نے یہ ذمہ داری بخوبی نبھانے کی توفیق پائی۔ خلفائے احمدیت کے ساتھ ان کا ایک پیار کا تعلق تھا جس کا گھر میں بچوں کے سامنے ذکر کیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے محلہ دارالیمن وسطی کے صدر کے طور پر بھی 26 سال خدمت کی توفیق پائی۔ 1970ء سے لے کر آخری عمر تک اپنے گھر کے اور محلہ کے بچوں کو نماز باترجمہ، سترہ آیات، قرآن کریم باترجمہ پڑھاتے رہے۔ مربیان کی بہت عزت کرتے تھے۔ نماز ہمیشہ مسجد میں جا کر باجماعت ادا کیا کرتے تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت اور دعائیں اونچی آواز میں پڑھا کرتے تھے۔ غریبوں اور بیواؤں کے ہمدرد اور حقوق العباد کی احسن رنگ میں ادائیگی کرنے والے بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد صادق ناصر صاحب (لائبریرین خلافت لائبریری ربوہ) کے والد تھے۔

13۔ مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب (ابن مکرم چوہدری غلام محمد صاحب۔ اسلام آباد)

26 مارچ 2017ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ 1974ء میں ان کے خاندان کے بعض افراد جماعت سے پیچھے ہٹ گئے مگر آپ بڑی استقامت کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ آپ کی لاہور میں موٹر ورکشاپ تھی جہاں اکثر مخالفت کا سامنا رہا۔ جس کی وجہ سے لاہور چھوڑ کر اسلام آباد شفٹ ہو گئے تھے۔ چندہ جات میں باقاعدہ اور صدقہ وخیرات کرنے والے ہمدرد انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

مارشل آئی لینڈز کے تیسرے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: فیروز احمد ہندل، مبلغ سلسلہ مارشل آئی لینڈز)

خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح و مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لاتعداد وعدوں اور پیشگوئیوں سے سرفراز فرمایا۔ آج بھی ہم ان وعدوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر اپنے ایمانوں کو تازہ کررہے ہیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا تعالیٰ کا کیا گیا ایک وعدہ کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ بھی ہے جس کو آج تک ہم نے مختلف پہلوؤں سے پورا ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس الہام کا قیامِ جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز کے ساتھ بھی نہایت گہرا تعلق ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ اس الہام کو ایک نئی شان کے ساتھ پورا فرماتا جارہا ہے۔

امسال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ مارشل آئی لینڈز کا تیسرا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ 13 اور 14 مئی 2017ء کو جزیرہ ماجورو کے ہوٹل، مارشل آئی لینڈز ریزورٹ میں منعقد ہوا اور الحمد للہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

جلسہ سالانہ کی تیاریاں تقریباً دو ماہ قبل ہی شروع کر دی گئیں۔ گزشتہ سال سے یہی کوشش کی جارہی تھی کہ لوکل جماعتی ممبرز کے سپرد جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات کئے جائیں، چنانچہ اکثر شعبہ جات کے انچارج لوکل ممبرز کو ہی بنایا گیا۔

اس سال افسر جلسہ سالانہ کی خدمات خاکسار فیروز احمد ہندل مبلغ سلسلہ مارشل آئی لینڈز نے ادا کیں۔ اسی طرح افسر خدمت خلق کی خدمات لوکل خادم، مکرم رولسن بشیر میشن صاحب نے اور افسر جلسہ گاہ کی خدمات مکرم محمد مطیع اللہ جوئیہ صاحب، مبلغ مارشل آئی لینڈز نے ادا کیں۔ ہر ناظم کو ان کے شعبہ سے متعلق تمام امور اور ذمہ داریاں تحریری صورت میں شروع میں ہی دے دی گئیں۔ ساتھ ساتھ مزید راہنمائی بھی کی جاتی رہی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مشفقانہ دعاؤں کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام ناظمین نے بڑی ذمہ داری اور لگن کے ساتھ خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوکر کام کیا، الحمد للہ۔

امسال جلسہ سالانہ مارشل آئی لینڈز میں شامل ہونے کے لئے ملک کے دیگر جزائر کے علاوہ امریکہ، کریباس اور کوسرائے سے مہمانوں نے شرکت کی توفیق پائی۔ اکثر مرد حضرات کی رہائش کا انتظام مسجد بیت الاحد میں اور خواتین کے ٹھہرنے کا انتظام لوکل احمدی کے گھر میں کیا گیا۔ باہر سے مہمانوں کی تعداد 11 تھی۔

اس جلسہ کے مبارک موقع پر 8 مختلف قوموں کے نمائندوں نے شرکت کی توفیق پائی جن میں مارشلی، کوسرائین، کیریباتی، جرمنی، امریکی، کینیڈین، پاکستانی اور انڈین قوموں کے لوگ شامل تھے۔

پہلے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے کیا گیا۔ نماز فجر مکرم اظہر حنیف صاحب، مشنری انچارج امریکہ نے پڑھائی جس کے بعد درس القرآن بھی دیا گیا۔ نماز ظہر و عصر کا انتظام جلسہ گاہ میں ہی کیا گیا تھا جس کی امامت مکرم اظہر حنیف صاحب نے کرائی۔

جلسہ سالانہ کے پہلے دن کی کارروائی کا آغاز مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب کی زیرِ صدارت دوپہر اڑھائی بجے ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت کارلوس مانوٹیل (Carlos Manutil) نے کی جس کا انگریزی ترجمہ رولسن بشیر میشن نے کیا۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصیدہ اطفال الاحمدیہ مارشل آئی

لینڈز نے پڑھا۔ اس کا انگریزی ترجمہ مکرم مبلغ سلسلہ مارشل آئی لینڈز، مطیع اللہ جوئیہ نے پیش کیا۔

جلسہ سالانہ کی پہلی تقریر خاکسار نے کی۔ تقریر کا موضوع ’’خدا تعالیٰ کی محبت بذریعہ انسانیت سے محبت‘‘ تھا۔ جلسہ سالانہ کی تمام تقاریر کا مارشلی زبان میں ترجمہ Hilary Hosia صاحب نے ہر تقریر کے معاً بعد

پیش کیا۔

امریکہ سے تشریف لانے والے مہمان مکرم جلال الدین ملک صاحب نے دوسری تقریر ’’ملک سے محبت ایمان کا حصّہ ہے‘‘ کے موضوع پر کی۔ اس تقریر کے بعد جماعت احمدیہ کی ایک تعارفی وڈیو دکھائی گئی۔ اس وڈیو میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف ممالک میں دورہ جات کی جھلکیاں دکھانے کے علاوہ، جماعت احمدیہ عالمگیر کی فلاحی سرگرمیوں کا بھی ذکر کیا گیا۔

وڈیو کے بعد امریکی سفیر برائے مارشل آئی لینڈز آنریبل KAREN STEWART نے حاظرین جلسہ کے سامنے اپنے تاثرات پیش کئے۔

بعد ازاں مبلغ سلسلہ کیریباس، خواجہ فہد احمد صاحب نے تقریر کی۔ ان کی تقریر کا موضوع ’’دعا— فلاح و نجات کا ذریعہ‘‘ تھا۔

پروگرام کے اگلے حصّہ میں، جماعت مارشل آئی لینڈز کی تاریخ میں پہلی مرتبہ تعلیم کے میدان میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے والے بچے اور بچیوں کو انعامات دیے گئے۔ انعامات حاصل کرنے والے طلباء کی کل تعداد 14 تھی۔ اس پروگرام کی اختتامی دعا سے قبل مکرم اظہر حنیف صاحب نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے حاضرینِ جلسہ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی مبارک تحریرات پڑھ کر سنائیں اور احباب جماعت کو جلسہ سالانہ سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی تلقین کی۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز مسجد بیت الاحد میں باجماعت نمازِ تہجد سے کیا گیا جو مکرم جلال الدین ملک صاحب نے پڑھائی اور معمول کے مطابق نماز فجر کے بعد درس القرآن بھی دیا گیا۔

امسال، مکرم مشنری انچارج صاحب امریکہ کی ہدایت کے مطابق دن کے پہلے حصّہ میں مرد حضرات اور خواتین کے الگ الگ پروگرام منعقد کئے گئے۔

مرد احباب کی طرف جلسہ سالانہ کی کاروائی ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوئی جس کی صدارت مکرم اظہر حنیف صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کا انگریزی ترجمہ مبلغ سلسلہ مارشل آئی لینڈز فیروز احمد ہندل صاحب نے کیا۔ کیریباس سے آئے ہوئے مہمان Noa Nimarota صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا معروف کلام "ہے دستِ قبلہ نما" بڑی خوش الحانی سے پڑھا۔ جس کا انگریزی ترجمہ لوکل مارشلی خادم، رولسن بشیر میشن نے پیش کیا۔ مطیع اللہ جوئیہ، مبلغ مارشل آئی لینڈز نے ’’دعا اور اس کی اہمیت‘‘ کے موضوع پر پہلی تقریر کی۔ اس کے بعد مختلف لوکل احباب نے "میں نے اسلام کیوں قبول کیا" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس کے لئے مکرم Maheta Kilafwasru صاحب نے جزیرہ کوسرائے سے اور مکرم Caster Jajeta صاحب، جزیرہ ماجورو نے اپنے اپنے قبول اسلام کے دلچسپ واقعات پیش کیے۔ ہر تقریر کا مارشلی ترجمہ ہلزی ہوزیا صاحب ساتھ ساتھ کرتے رہے۔ تقاریر کے بعد، مکرم اظہر حنیف صاحب نے دعا کروائی جس کے ذریعہ مرد حضرات کا یہ سیشن تکمیل کو پہنچا۔

مردوں کے پروگرام کے دوران خواتین نے اپنا الگ سیشن منعقد کیا۔ اس کی صدارت قائم مقام صدر لجنہ محترمہ لورین نینا صاحبہ نے کی۔ اس پروگرام کا آغاز بھی ساڑھے گیارہ بجے ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور اس کا انگریزی ترجمہ، مکرمہ خدیجہ مریم صاحبہ نے پیش کیا۔ نظم کے لئے مارشل آئی لینڈز کی ناصرات کو بلایا گیا جنہوں نے مبارک احمد عابد صاحب کی نظم ’’یہ جلسہ ہمارا‘‘ خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔ اس نظم کا انگریزی ترجمہ Naalani Colker صاحبہ نے کیا۔ پروگرام کی پہلی تقریر کیلئے مکرمہ نازیہ طاہر صاحبہ کو بلایا گیا جنہوں نے "اسلامی معاشرے میں عورت کا کردار" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد، کیریباس کی لجنات نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام "ہے دستِ قبلہ نما" بہت ہی پیاری آواز میں پیش کیا۔ اس نظم کے بعد، مکرمہ عتیقہ منصور کاہلوں صاحبہ نے "اسلامی پردہ" کے موضوع پر اپنی تقریر کی۔ آخر پر مکرمہ لورین نینا صاحبہ نے تمام لجنات کو دعائیہ کلمات پڑھ کر سنائے اور دعا کے ساتھ اس سیشن کا اختتام عمل میں آیا۔ اس سیشن کی تمام تقاریر کا مارشلی ترجمہ مکرمہ لورین نینا صاحبہ نے ساتھ ساتھ پیش کیا۔

اِسی دن، تقریباً ایک بجے آخری سیشن کا آغاز ہوا جس کی صدارت مشنری انچارج امریکہ، مکرم اظہر حنیف صاحب نے کی۔ پروگرام تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوا اور اس کے لئے Carlos Manutil صاحب کو مدعو کیا گیا۔ تلاوت کا انگریزی ترجمہ، مبلغِ سلسلہ کیریباس، مکرم خواجہ فہد احمد صاحب نے پیش کیا۔ تلاوت کے بعد، ناصرات مارشل آئی لینڈز نے مبارک احمد عابد صاحب کی نظم "یہ جلسہ ہمارا" پیش کی۔ جلسہ کا اگلا حصہ تمام احباب کے لئے بہت ہی خاص تھا کیونکہ اس میں ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جلسہ سالانہ مارشل آئی لینڈز کے موقع پر بھیجا گیا محبت بھرا پیغام پڑھا گیا تھا۔ اس کیلئے مکرم اظہر حنیف صاحب نے مبلغ سلسلہ مارشل آئی لینڈز، مطیع اللہ جوئیہ صاحب کو دعوت دی۔ پیارے آقا کے اس محبت بھرے پیغام کو تمام حاضرینِ جلسہ نے بڑے غور کے ساتھ سنا۔ اس پیغام کا مارشلی ترجمہ Caster Jajeta صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں، مبلغ سلسلہ مارشل آئی لینڈز مکرم فیروز احمد ہندل صاحب نے جلسہ کی رپورٹ پیش کی۔ آخر پر مکرم اظہر حنیف صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور حضرت اقدس مسیح موعود کی شاملینِ جلسہ کے لئے کی گئی دعائیں پڑھ کر سنائیں۔ اسی طرح تمام رضا کاران کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے بڑی لگن اور محنت سے کام کیا اور آخر پر اختتامی دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ کی کُل حاضری 167 رہی جس میں تقریباً 122 احمدی احباب اور 45 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ جلسہ کی خبر کو ملکی اخبار The Marshall Islands Journal نے بھی شائع کیا۔

حضرت سیدناظرحسین شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنصیر احمد۔ یوکے

قبلہ والد بزرگوار حضرت سیدناظرحسین شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ 22؍جون 1881ء کو موضع کالو والی سیداں (خورد) ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے میری پیدائش پر کئی مشرکانہ رسوم بجالائی گئیں۔ان سے پہلے کئی بچے صغرسنی میں ہی فوت ہوجاتے رہے۔ ان کی پیدائش پر ان کو رُوڑی پر گھسیٹا گیا۔ پھر ناک اورکان چھیدا گیااور کانوں میں مرکیاں ڈالی گئیں۔

آپ کی طبیعت کا میلان شروع سے ہی دین کی طرف تھا۔بچپن سے ہی نماز باقاعدہ پڑھنے لگے۔خوش قسمتی سے انہیں ایک احمدی استادمل گئے جوحضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 313 صحابہ میں سے تھے یعنی حضرت سیدمحمد علی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ۔آپ اکثران سے مذہبی امور پر تبادلہ خیالات کرتے رہتے۔آخراللہ تعالیٰ نے ان پرفضل کیااور انہیں صداقت حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ السلام پر شرح صدر ہوگیااور اکیس سال کی عمر میں اگست 1902ء میں سیدنا حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریری بیعت کرلی۔اور پھر ایک سال بعد 1903ء میں قادیان جاکردستی بیعت بھی کی۔

آپ کی طبیعت نہایت صفائی پسند تھی۔سردی ہویا گرمی ،آندھی ہو یا طوفان ہرروز بلا ناغہ صبح اٹھ کرتیل کی مالش کرتے۔ہلکی سی ورزش کرتے۔پھر غسل کرکے ناشتہ کرتے۔مسواک روزانہ کامعمول تھا۔جمعہ کے دن صبح کو حجامت بنوایا کرتے۔غذانہایت سادہ استعمال فرماتے۔ آپ مظلوم کا ہر قیمت پر ساتھ دیتے اورکسی قسم کے ڈر یاخوف کوقریب نہ پھٹکنے دیتے۔اولاد کی تربیت کا خاص خیال رکھتے تھے۔بچوں کواپنے ساتھ مسجد لے جایا کرتے تھے کہ نماز باجماعت اداکرنے کی عادت پڑے۔بچوں کی صفائی کا بھی بہت خیا ل رکھتے۔ والدصاحب غالباً 1900ء میں جے۔وی پاس کرکے ملازم ہوئے۔فرمایا کرتے تھے انہیں پانچ روپے تنخواہ ملتی تھی اور پوری کی پوری تنخواہ اپنے والدصاحب کودے دیا کرتے تھے۔اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتادیا ہے کہ میری عمراسّی سال سے دوسال کم یا زیادہ ہوگی۔چنانچہ آپ کو 78 سال کی عمر میں اللہ کی طرف سے بلاوا آ گیا۔

آپ مستجاب الدعوات تھے۔کئی دفعہ بعض امور سے متعلق اللہ تعالیٰ نے قبل ازوقت آپ کواطلاع دی اور پھرویسا ہی ظاہر ہوا جیسا آپ کو بتایا گیاتھا۔ہمارے ایک چچا تھے مکرم سید برکت شاہ صاحب انہوں نے سب گاؤں والوں سے روپے جمع کئے کہ ہم سب ریاست بہاولپور میں ایک جگہ لے کروہاں بس جائیں گے۔والد صاحب بھی تیار ہوگئے مگر روپے نہیں دیئے۔جس روز بہاولپور پہنچے رات کو دُعا کی تواللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ اس کام میں کامیابی نہیں ہوگی۔چنانچہ صبح سویرے والدصاحب سب کوچھوڑ کرواپس چلے آئے۔اللہ تعالیٰ نے جس طرح والدصاحب کواطلاع دی تھی واقعی اسی طرح ہوا۔سب کی رقمیں ضائع ہوگئیں اور کسی کوزمین کا کوئی ٹکڑا نہ ملا۔

ہمارے گاؤں میں ہمارے ایک رشتہ دار تھے سیدصابرشاہ صاحب ان کی کوئی اولادنرینہ نہ تھی۔وہ بہت پریشان رہتے تھے۔والدصاحب سے انہوں نے دعا کی درخواست کی۔انہیں بتایا گیا کہ ان کے ہاں لڑکا ہوگا۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں لڑکا دیا۔ہمارے بھائی سیدسعیداحمد کی زوجہ ہاجرہ کے ہاں اولادنہ ہوتی تھی۔شادی ہوئے آٹھ سال گزر چکے تھے۔ہمارے بھائی دوسری شادی پر بضد تھے۔مگر قبلہ والدصاحب فرماتے تھے انہوں نے دیکھا ہے ہاجرہ کے اردگرد کئی بچے کھیل رہے ہیں۔آخراللہ تعالیٰ نے اسے یکے بعد دیگرے چارفرزندعطا فرمائے۔

ہمارے گاؤں کی اکثرزمین بارانی ہے۔ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ اس موسم میں بارشیں بہت ہوں گی چنانچہ آپ نے گاؤں والوں سے کہہ دیا کہ اس سال چاول کی کاشت زیادہ کریں۔ان کے فرمان کے مطابق جن لوگوں نے چاول زیادہ کاشت کئے تھے بہت فائدہ میں رہے۔اس سے اگلے سال لوگوں نے پھر پوچھا توآپ نے منع فرمادیا۔اس سال بارش بہت کم ہوئی۔

والدصاحب کوتبلیغ کا شوق جنون کی حدتک تھا۔ہر مذہب اورملت والے کوتبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ والدصاحب بہاولپورتشریف لے جارہے تھے کہ ایک مولوی بہت بدزبانی کرنے لگا۔ والدصاحب نے اسے کئی دفعہ سمجھایا کہ بدزبانی ٹھیک نہیں۔حسن اخلاق سے ایک دوسرے سے پیش آنا چاہئے یہی قرآن کریم اورنبی کریم ﷺ کافرمان ہے۔مگروہ بازنہ آیا۔ اس پروالدصاحب نے فرمایا یادرکھ میرے آقا کا الہام ہے اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ ۔اس پر بھی وہ بازنہ آیا۔خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی ڈبے میں ایک نرس بھی سفر کررہی تھی وہ پیشاب کے لئے WC گئی۔جب واپس آرہی تھی اس مولوی نے کوئی نازیبا حرکت کی۔نرس کو جوش آیا اس نے ایک زوردارطمانچہ مولوی کے منہ پردے مارااورزبان سے بھی کچھ سخت الفاظ کہے۔

آپ نے چارشادیاں کیں۔پہلی شادی سے کوئی اولادنہیں ہوئی۔ باقی سب سے اللہ تعالیٰ نے اولاد سے نوازا۔

1994ء میں ہماری بہن سیدہ محمودہ بیگم زوجہ سید ولی اللہ شاہ (نیروبی ہاؤس) سخت بیمار ہوگئیں۔اُنہیں ابّاجان خواب میں ملے کہ میں تمہیں علاج کے لئے لاہور لے جاتا ہوں اوربس سٹاپ سے لاہور کی بس میں سوار کراکرخودبہشتی مقبرہ چلے گئے۔اس خواب کی تعمیل میں ہماری بہن لاہور چلی گئیں اوروہاں علاج کے بعداللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہوگئیں۔ابھی علاج جاری تھا کہ ایک رات ابّاجان خواب میں آئے اور کہا کہ بیٹی اب تم بالکل ٹھیک ہو دوائیاں بند کردو۔وہ ڈاکٹر کے پاس گئیں اوربتایا کہ میں نے اس طرح خواب دیکھی ہے۔ڈاکٹر نے ان کے Test کروائے توکینسر کا نام ونشان نہیں تھا۔ اوربہت حیران بھی ہوا۔اس کے بعد انہوں نے 9-10 سال خیریت سے گزارے۔

ابّاجان کی وفات کے وقت جبکہ خاکسار کی عمرصرف 13 سال کی تھی گھر میں والدہ صاحبہ کے ساتھ صرف میں ہی موجودتھا۔چونکہ ابّاجان موصی تھے اوران کوامانتاً دفن کرنا تھا جس کے لئے لکڑی کا Box بنانا تھا۔گاؤں کے ترکھانوں کوایک شہتیر سے لکڑی کے پھٹے بنانے اورپھر Box تیار کرنے میں دودن لگ گئے۔ گرمی کے دن تھے اورمکرم ابّاجان کی لاش گھر میں بغیرکسی برف کے پڑی ہوئی تھی۔اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ دفنانے تک لاش اسی طرح تروتازہ رہی۔بعدمیں ہمیں معلوم ہوا کہ دوسرے گاؤں کے ایک مخالف مولوی کی شرارت تھی کہ تابوت کو بنانے میں دیر کی جائے تاکہ ابّاجان کی لاش خراب ہوجائے۔تقریباً ایک سال کے بعد اس مخالف مولوی کی وفات ہوگئی۔اس گاؤں میں ہماری چچازاد بہن بیاہی ہوئی تھیں۔وہ اس مولوی کے گھر افسوس کرنے گئیں تو دیکھا کہ اس مولوی کی لاش چندگھنٹوں میں ہی خراب ہوگئی تھی۔ہماری بہن سے رہا نہیں گیااور کہہ اٹھیں کہ دیکھااس نے ہمارے چچا کی لاش خراب کرنے کی کوشش کی تھی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دودن محفوظ رہی۔اب اس کی لاش چندگھنٹوں میں خراب ہوگئی ہے۔

چونکہ ابّاجان کوامانتاً دفن کیا گیا تھا چندسال بعد جب ربوہ لے جانے کے لئے کوشش کی گئی توقبرنہ مل سکی۔قبرستان کے قریب ہی نالہ ڈیک بہتا ہے جس میں ہرسال طغیانی آنے سے قبرستان میں پانی بھرجاتا ہے اس طرح قبروں کے نشان ختم ہوگئے۔توابّاجان کی ایک یادگار کی تختی بہشتی مقبرہ میں لگادی گئی۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے والد صاحب مرحوم کے درجات بلند سے بلند فرماتا چلا جائے۔ آپ کی اولاد کاخودکفیل اورحافظ وناصرہواوراپنے بزرگ والد کے نقشِ قدم پران کی ساری اولاد کوچلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2017ء

..............ازصفحہ نمبر20

۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے روز شام کونمازِ مغرب و عشاء سے قبل مختلف ممالک سے تشریف لانے والے خصوصی مندوبین کے اعزاز میں ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کے زیرِاہتمام ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں ازراہ شفقت حضورانورایدہ اللہ نے شمولیت فرمائی۔

۔ اس جلسہ میں برطانیہ اوردیگر ممالک سے تشریف لانے والے مختلف عمائدین اورسرکردہ سیاسی وسماجی شخصیات نے شرکت کی اورجلسہ کے پلیٹ فارم سے جماعت کی امن پسندی،محبت اوربھائی چارے کی تعلیمات اورخدمت انسانیت کے کاموں کوسراہا۔نیز جماعتی ترقی اور کامیابیوں کا اچھے انداز میں ذکر کیا۔ ایک چیزجس کا تقریباً ہرایک مہمان نے کسی نہ کسی مرحلے پرذکرکیا وہ یہ تھی کہ اس مقام پرایک سودس سے زائدممالک سے تعلق رکھنے والے لوگ موجودہیں اورہرکام بہت منظم، پُرامن اورہم آہنگی کے ساتھ ہورہا ہے۔ یہاں پولیس کے کچھ کارندے بھی موجودہیں لیکن انہیں نظم وضبط سے متعلق کوئی شکایت نہیں ملی اوران کے چہرے بھی بہت مطمئن دکھائی دیتے ہیں۔

۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و خطابات کے ساتھ ساتھ جلسہ کے دیگر پروگراموں کو خوبصورتی کے ساتھ کور کیا اورجلسہ کی مناسبت سے کئی خصوصی پروگرامز ٹیلی کاسٹ کئے جوجلسہ سے قبل ہی شروع ہوگئے تھے اور تا اختتام جلسہ جاری رہے۔ایم ٹی اے کی ان نشریات اوراس کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ کُل دنیا کے احمدی اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوکراس روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

۔ امسال جلسہ گاہ میں ایم ٹی اے کے زیرِاہتمام تین عارضی سٹوڈیوز کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جن میں ایم ٹی اے (الاولیٰ)، ایم ٹی اے3(العربیہ) اور ایک سٹوڈیو ایم ٹی اے افریقہ کی نشریات دکھانے کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔ایم ٹی اے نے امسال بھی پچھلے سالوں کی طرح علیحدہ علیحدہ چینلز پرجلسہ کے لائیواورریکارڈڈ پروگرامز کو نشرکیا اوراس موقع کی مناسبت سے متعددزبانوں میں پروگرامز پیش کئے گئے۔مثلاً انگریزی،عربی، فرنچ، بنگلہ، جرمن،ٹرکش، رشین، سپینش، بوسنین اورانڈونیشین وملایا۔

۔ ایم ٹی اے افریقہ کی نشریات کوافریقہ کے بعض ممالک کے نیشنل ٹیلیویژن اسٹیشنز اور پرائیویٹ چینلز نے ٹیلی کاسٹ کیا۔جلسہ سالانہ کے پروگرامز کوصرف گھانا میں چارٹیلیویژن چینلز نے نشرکیا۔

۔ جلسہ کے موقع پرخصوصی تصویری نمائش کا اہتمام شعبہ مخزن تصاویر کے تحت کیا گیا جس میں نہایت اہم اور نادرتصاویر بھی شامل تھیں۔ نیزاس موقع پر بکسٹال، ریویو آف ریلیجنز، احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سنٹر، پریس اینڈ میڈیا آفس، شعبہ ہومیوپیتھی اورآڈیو ویڈیوکیسٹس وغیرہ کی جانب سے نمائش وسٹالز بھی لگائے گئے۔اسی طرح چیریٹی ادارہ ہیومینٹی فرسٹ اور احمدیہ آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن نے بھی اپنی کارکردگی اور رپورٹس پر مشتمل خصوصی نمائشیں لگائی تھیں۔ ان نمائشوں کوکثیرتعداد میں احباب نے دیکھااورخوب سراہا۔

۔ امسال مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے قیام کوپچیس سال مکمل ہوئے اورچشمِ فلک نے یہ نظارہ دیکھا کہ انتہائی بےسروسامانی کے عالم میں اپنے سفرکا آغازکرنے والا یہ ادارہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم اورحضرت خلیفۃالمسیح کی دعا،توجہ اورقدم بہ قدم رہنمائی کی بدولت روز بروز قوت اور طاقت پکڑتا گیا اورترقیات کی منازل طے کرتا ہوا آج متعددزبانوں میں، کئی چینلز پردنیا کے کناروں تک حقیقی اسلام کے خالص اوردلکش پیغام کوپہنچانے میں ایک خاص نام اورمقام رکھتا ہے۔الحمدللہ۔اسی مناسبت سے ایم ٹی اے پرپروگرامز بھی نشرکیے گئے نیزجلسہ گاہ میں ایم ٹی اے کی جانب سے نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا۔

۔ ریویوآف ریلیجنز کی مارکی میں Shroud of Turin پرتحقیقی کام کرنے والی سائنسدانوں کی ٹیم کے ممبر، پروفیشنل فوٹوگرافر Barrie Schwortz تشریف لائے ہوئے تھے۔ وہ اپنے ہمراہ کفنِ مسیح کا replica بھی لائے تھے۔انہوں نے کفنِ مسیح کے حوالہ سے بہت دلچسپ امور بیان کیے۔ یہ نمائش حاضرینِ جلسہ کے لئے بہت دلچسپی کا باعث بنی۔ (تفصیل آئندہ کسی رپورٹ میں)۔

ادارہ الفضل انٹرنیشنل حضرت امیر المومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں نیزدنیا بھرمیں بسنے والے تمام احمدیوں کوجلسہ سالانہ برطانیہ 2017ء کے نہایت کامیاب اور بابرکت انعقاد پرمبارکباد کا تحفہ پیش کرتا ہے نیزدعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ عالمگیر کو اس جلسہ کی برکات سے فیضیاب فرماتا چلا جائے اورتمام مخلصینِ جماعت احمدیہ مسلمہ کوحضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک دعاؤں کا وارث بنائے جوآپؑ نے شاملین جلسہ کے لئے کیں۔

(جلسہ سالانہ کی تفصیلی رپورٹ الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ اشاعتوں میں پیش کی جائے گی۔انشاء اللہ۔)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محموداحمدملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم ناصراحمدظفرصاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 18 جنوری 2012ء میں مکرم ناصرالدین بلوچ صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں وہ اپنے چچا مکرم ناصراحمدظفر صاحب کا ذکرخیر کرتے ہیں۔ مرحوم کا ذکر قبل ازیں 7/اکتوبر 2016ء کے شمارہ کے ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ میں شاملِ اشاعت ہوچکا ہے۔

محترم مولانا ظفرمحمد ظفرصاحب (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ) کے بارے میں حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے ایک دفعہ شعراء کے پروگرام منعقدہ 15 مارچ 1994ء میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ’’آپ کا میرے ساتھ اگرچہ طالبعلمی اور استاد کا رشتہ تو نہیں رہا لیکن مجھ سے تعلق بہت گہرا تھا۔ قرآن کریم کے اوپر بھی بہت عبور تو کسی کو نہیں ہوسکتا مگر قرآنی مطالب کو سمجھنے کا شوق بہت تھا۔ ایک عجیب درویش انسان تھے‘‘۔

محترم مولانا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے 31 جنوری 1934ء کو بیٹا عطا فرمایا جس کا نام حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ نے ناصراحمد عطا فرمایا۔

محترم ناصراحمد ظفر صاحب نے اپنے بزرگ والد کی غیرمعمولی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی اہلیہ بھی تہجدگزار، قرآن کریم کی عاشق، کمال صلہ رحمی کرنے والی، غریب پرور اور بزرگ خاتون تھیں۔ یہ دونوں وجود مندرانی بلوچ برادری کی رونق تھے اوران کا گھر ایک چھوٹی سی جنت تھا۔ دونوں بے حد مہمان نواز تھے۔ مرحوم نے حوصلہ سے اپنے والدین اور مخلص شریک حیات کی وفات کے صدمات برداشت کئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے اور چار بیٹیاں عطا فرمائیں۔ لیکن آپ اپنی بہوؤں کو بھی بیٹیاں کہتے اور سمجھتے تھے۔ اپنے بچوں کی اولاد کے علاوہ دیگر عزیزوں کی اولاد بھی اُسی طرح آپ کے پیار سے حصہ لیتی۔

جب آپ محض سرکاری ملازم تھے تو تب بھی قناعت سے سرشار ایک سخی وجود تھے اور جب اللہ تعالیٰ کا مزید فضل ہوا اور بچے بیرون ملک چلے گئے تو اس سخاوت میں مزید اضافہ ہوگیا۔ بلوچ برادری (مندرانی) اور بٹ برادری (آپ کے سسرال) دونوں وسیع خاندان ہیں۔ دونوں طرف سے ہرکسی کی ضرورت محسوس کرکے خاموشی سے اُس کی مدد کرتے۔ یہ سلسلہ زندگی کے آخری ایام میں جب آپ بستر علالت پر تھے اُس وقت بھی جاری رہا۔

آپ اپنے والد محترم مولانا ظفرمحمد ظفر صاحب کی طرح ہر مشکل کو حوصلہ، تحمل اور فراست سے حل کرنے کی کوشش کرتے اور اکثر کہا کرتے کہ نامساعد حالات میں مساعد حالات کے لئے جدوجہد کرنا ہی جوانمردی ہے۔

لوگوں کی دلآزاری کی باتوں کو نظرانداز کرنا اور بشاشتِ قلب سے اُن کی مدد کرنی آپ کا وطیرہ تھا۔ لڑائی جھگڑوں کے معاملات کو کمال فراست اور دانشمندی سے حل کرنا آتا تھا۔ اگر خاندان میں کسی کے گھر میں کوئی رنجش ہوجاتی تو اس کے گھر جاتے اور بڑی اپنائیت سے کہتے کہ صلح کروگے تو اٹھوں گا ورنہ تمہارا مہمان ہوں۔ پھر یہ نصیحت کرجاتے کہ زندگیوں کا کوئی اعتبار نہیں، گھر بھی نعمت ہوتے ہیں، اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے۔ وفات سے چند ہفتے قبل ہمارے گھر آئے اور میرے والد یعنی اپنے بزرگ نابینا بھائی کو بڑی محبت سے کہنے لگے: ’’میں آپ سے معذرت کرنے آیا ہوں کیونکہ مجھے اپنے بھائی کا خیال جیسے رکھنا چاہئے تھا ویسے رکھ نہیں سکا‘‘۔ یہ سراسر آپ کی عاجزی تھی ورنہ آپ نے زندگی کی ہر مشکل میں نہ صرف یہ کہ میرے والد صاحب کا ساتھ دیا بلکہ موقع کی مناسبت سے ہمیشہ دانشمندانہ اور ہمدردانہ مشورہ بھی دیا۔

آپ کو بعد از ریٹائرمنٹ بھی وقف کی طرح دفتر امورعامہ اور دفتر صدرعمومی میں خدمت دین کی توفیق ملی۔ کہیں کوئی واقعہ ہوجاتا یا پولیس کے حوالے سے کوئی کیس ہوتا تو دن یا رات کی پرواہ کئے بغیر آپ وہاں جاتے۔ دفتر میں روزانہ ہمسایوں کے جھگڑے، میاں بیوی کے جھگڑے یا ساس بہو کے جھگڑے وغیرہ آپ بڑی فراست سے حل کرتے۔ گروپس غصے سے بھرے ہوئے آتے اور بڑی محبت کے ساتھ مصافحے کرتے ہوئے چلے جاتے۔

آپ کو خلافت سے بے انتہا عشق تھا۔ آپ کا حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق تھا۔ اسی طرح پولیس کے اعلیٰ افسران ہوں، جھنگ کے بڑے سیاستدان ہوں یا ربوہ کے گردونواح کے زمیندار ہوں سب آپ کی بہت عزت کرتے۔ آپ کی وفات پر کثرت سے یہ لوگ اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر آتے رہے اور مرحوم کا ذکرخیر کرتے رہے۔

مرحوم نے 77 سال کی ایک بھرپور صحتمند زندگی گزاری۔ اس صحتمند زندگی کے راز روزانہ صبح کی سیر، بلاناغہ غسل اور سب سے بڑھ کر صلہ رحمی اور مثبت سوچ تھا۔

....

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 23 جنوری 2012ء میں مکرم نصراللہ بلوچ صاحب اپنے خالہ زاد بھائی اور سسر محترم ناصراحمد ظفر بلوچ صاحب کا ذکرخیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ 31 جنوری 1934ء کو فیروزپور انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ حضرت ڈاکٹر ظفرحسن صاحبؓ کی بیٹی تھیں جبکہ والد حضرت حافظ فتح محمد صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ آپ کی پیدائش پر الفضل میں جو اعلان دعا شائع ہوا اس میں آپ کے نافع الناس وجود ہونے کے لئے دعا کی گئی تھی۔ یہ دعا ہر پہلو سے پوری ہوئی۔ آپ اپنی خدمات کی بنیاد پر ایسی پُرکشش اور ہردلعزیز شخصیت تھے جو احمدیوں اور غیراز جماعت میں یکساں مقبول تھی۔

قیام پاکستان کے بعد آپ ربوہ کے نزدیک احمدنگر میں قیام پذیر ہوئے۔ زمانہ طالبعلمی میں ہی آپ کی شادی خواجہ یوسف بٹ صاحب کارکن بہشتی مقبرہ کی بیٹی رشیدہ بیگم سے ہوگئی جو نہایت نیک سیرت، رحمدل اور خوددار خاتون تھیں۔ باپردہ اور باہمت خاتون تھیں۔

آپ نے سیکرٹری یونین کونسل کے طور پر ملازمت کی لیکن ریٹائرمنٹ تک جماعتی خدمات بھی بجالاتے رہے۔ 35 سال تک قائد خدام الاحمدیہ اور پھر صدر جماعت رہے۔ احمدنگر میں ایک غیرمتنازعہ شخصیت کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔ 1974ء کے فسادات میں بعض فسادیوں نے آپ کے بڑے بیٹے مبشر احمد ظفر کو درمیان میں لاکر فساد پھیلانے کی کوشش کی تو مدبرانہ طریق سے اپنے ہی بیٹے کو پولیس کے حوالے کردیا اور فساد پھیلنے سے رُک گیا۔ بہت ذہین اور زیرک انسان تھے۔ خوش لباس تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ ہمیشہ کوشش کرتے کہ میرے کسی فیصلہ سے دوسرے فریق کو دکھ نہ پہنچے۔ بعدازریٹائرمنٹ ربوہ شفٹ ہوگئے اور جماعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیا۔ سیاسی لوگوں اور پولیس افسران سے رابطہ چونکہ ملازمت کے دوران ہی تھا اس لئے اس تعلق کو برقرار رکھا۔

آپ نے اپنے بچوں کی احسن طریقے سے تربیت کی۔ ہم 2002ء میں رحمان کالونی ربوہ میں رہائش پذیر ہوگئے تھے۔ آپ قریباً ہر دوسرے دن ہمارے ہاں آتے۔ اکثر دفتر عمومی سے فون آجاتا کہ آپ آئیں ایک ضروری مسئلہ ہے اور آپ ہم سے معذرت کرکے فوراً روانہ ہوجاتے۔ بہت ہی زیرک انسان تھے۔ اس لئے بات کی تہہ تک پہنچ جاتے تھے۔ اپنے دفتر کے مسائل کو ہم سے شیئر نہ کرتے لیکن ان کے اخلاقی پہلوؤں کے متعلق ضرور بات کرتے۔ 1995ء میں اہلیہ کی وفات ہوئی تو دوسری شادی 2001ء میں کی۔

اپنی وفات سے تین ماہ پہلے ناظر اعلیٰ صاحب کو درخواست دی کہ میں بغیر معاوضہ کے کام کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے منظوری بھی دے دی۔ لیکن پھر جلد ہی بخار میں مبتلا ہوئے جس کے علاج کے دوران جگر پر اثر ہوگیا اور 12 ستمبر 2011ء کو وفات پاگئے۔ حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 7/اکتوبر کو بعد نماز جمعہ غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی اور خطبہ میں ذکرخیر فرمایا۔

....

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 16/مارچ 2012ء میں مکرم منیر احمد ظہور مندرانی بلوچ صاحب اپنے چچازاد بھائی مکرم ناصر احمد ظفر صاحب کا ذکرخیر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بہت سے الجھے ہوئے کیسوں کو بڑی حکمت سے نمٹایا۔ لیکن ایک دفعہ ہمارے ہی کسی عزیز کا کیس آپ کے پاس گیا تو آپ نے یہ کہہ کر وہ کیس واپس کردیا کہ اس کیس میں چونکہ میرے رشتہ دار موجود ہیں اس لئے اسے کسی اَور کو دے دیا جائے۔

آپ ایک سفید پوش، صحتمند اور پُرکشش انسان تھے۔ غرباء کی مدد کے لئے ہر وقت خود بھی تیار رہتے اور جماعت سے بھی اُن کی سفارش کرتے۔

...❁...❁...❁...

محترم میاں تاج دین صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 2/اپریل 2012ء میں مکرم ماسٹر احمد علی صاحب اپنے والد محترم میاں تاج دین صاحب آف ادرحماں کا ذکرخیر کرتے ہیں۔

محترم میاں تاج دین صاحب چار بھائیوں میں بڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دینی اور دنیوی علم سے نوازا تھا۔ خوش شکل اور خوش اخلاق تھے۔ اپنے قبیلہ کے دیگر افراد کے ہمراہ حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے ابتدائی دَور میں احمدیت قبول کی۔ جون 1925ء میں ان کی شادی محترمہ عائشہ صاحبہ آف نصیرپور خورد نزد تخت ہزارہ سے ہوئی۔ آپ کے سسرال والے ابھی احمدی نہ تھے لیکن آپ نے انہیں بتادیا تھا کہ آپ احمدی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں سے نوازا۔ جن میں سے ایک بچپن میں ہی وفات پاگیا۔ محترم میاں تاج دین صاحب بھی عالمِ شباب میں وفات پاگئے جب بڑا بیٹا (مضمون نگار) صرف چارسال کا تھا۔ آپ اپنی اس خواہش کا اظہار اپنے ایک حافظ قرآن دوست سے کیا کرتے تھے کہ میرے بیٹے کو بھی قرآن حفظ کروانا ہے۔ تاہم آپ کی وفات کے بعد حالات تبدیل ہوجانے سے یہ ممکن نہ ہوسکا۔ البتہ مضمون نگار نے اپنے ایک بیٹے مکرم انیس الرحمٰن صاحب کو اپنے والد محترم کی تمنا کی تکمیل میں قرآن کریم حفظ کروایا۔

محترم میاں تاج دین صاحب کی اہلیہ محترمہ عائشہ صاحبہ بھی گہرا دینی علم رکھنے والی خاتون تھیں۔ آواز بہت دلکش تھی اور رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اُن کی تلاوت قرآن مجید سننے کے لئے گردونواح سے بہت سی عورتیں اُن کے گھر میں اکٹھی ہوجاتی تھیں۔

...❁...❁...❁...

محترم بشارت الرحمٰن صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 18 جنوری 2012ء میں مکرمہ ز۔خ صاحبہ کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں وہ اپنے خاوند محترم بشارت الرحمٰن صاحب کا ذکرخیر کرتی ہیں۔

محترم بشارت الرحمٰن صاحب 14 اپریل 1990ء کو وفات پاگئے۔ آپ نیک، دعاگو اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے تھے۔ عربی میں ایم اے کیا اور یونیورسٹی میں دوم آئے۔ پھر بینکنگ میں کورسز کئے اور نیشنل بینک میں ملازمت کرتے ہوئے اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ کے عہدہ تک پہنچے۔ ملازمت میں بہت دیانتداری کا مظاہرہ کیا۔ رشوت سے ہمیشہ بچتے رہے۔ تنخواہ ملنے پر پہلا کام چندہ ادا کرنا ہوتا۔ مالی قربانیوں میں صف اوّل کے مجاہد تھے۔ اپنی ضروریات کو پسِ پشت ڈال کر عزیزوں کی ہر پہلو سے مدد کرتے۔ توکّل کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا۔ بچوں کو قرآن کریم حفظ کروانے کا بھی شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے چار میں سے تین بیٹوں کو حافظِ قرآن بننے کی سعادت بخشی۔ سارے بچوں نے اعلیٰ دنیاوی تعلیم بھی حاصل کی۔

محترم بشارت الرحمٰن صاحب کی ہمدردیٔ خلق مثالی تھی۔ احمدیوں کے علاوہ غیراز جماعت بھی اس پر آپ کا بہت احترام کرتے۔ 1974ء کے فسادات میں جب مخالفت ہوئی تو دودھ والا رات کی تاریکی میں آکر دودھ دے جاتا۔ کثیرالعیالی کے باوجود کبھی قرض نہیں لیا لیکن دوسروں کو قرضہ حسنہ ضرور دیتے مگر کبھی واپسی کا مطالبہ نہ کرتے۔ آپ کی وفات کے بعد بھی بعض لوگوں نے آکر ہمیں قرض کی رقم واپس کی۔ غرباء اور ہمسایوں کا بہت خیال رکھتے۔ گھر پر کام کرنے والا کوئی آتا تو اُس کے کھانے اور ٹھنڈے پانی کا پہلے سوچتے اور پھر خود کھاتے۔ اپنے والدین کی بھی غیرمعمولی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کے والد صوبیدار حبیب الرحمن صاحب کو شوگر کے دوران پاؤں پر زخم ہوگیا تو آپ گاڑی کرواکر انہیں سندھ سے اپنے ہمراہ لے آئے اور مکمل علاج کروایا۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 14 جنوری 2012ء میں مکرم ناصر احمد سید صاحب کی ایک غزل شائع ہوئی ہے۔ اس غزل میں سے انتخاب پیش ہے:

ہمارے گِرد سنہری ہوا چلا دی ہے
کسی بزرگ نے ہم کو بڑی دعا دی ہے
مٹا ہی ڈالا ہے اس نے جوازِ ظلمت کا
نجاتِ ظلمتِ شب سے ہمیں دلا دی ہے
ہمیں زمانے کی گردِ سفر سے کیا لینا
کہ خضرِ راہ نے منزل ہمیں دکھا دی ہے
ہمیں قبول ہیں پتھر تری محبت میں
ازل سے سچوں کو دنیا نے یہ سزا دی ہے
ہمیں نہ آج کا ڈر ہے نہ کل نہ پرسوں کا
عجب ستاروں سے تو نے کڑی ملا دی ہے
فلک سے چھوٹا ہے اس کا تمام تر سبزہ
یہ ارضِ فضلِ عمر جنتوں کی وادی ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
August 18, 2017 – August 24, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday August 18, 2017

00:05	World News
00:25	Tilawat: Surah Al-Hijr, verses 3-100.
00:45	Dars-e-Tehreerat: the writings of the Promised Messiah (as).
01:00	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 69.
01:30	Jamia Convocation Shahid UK: Recorded on March 4, 2017.
03:00	Spanish Service
03:35	Pushto Muzakarah
04:10	Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses of Surah Al-Anfaal, verses 46 - 65 by Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 100, recorded on November 30, 1995.
05:25	Pakistan In Perspective
06:00	Tilawat: Surah An-Nahl, verses 1-51.
06:15	Dars-e-Hadith: Holy Prophet (saw)'s life in Makkah and Madina.
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 70.
07:00	Beacon Of Truth: Rec. November 27, 2016.
07:55	Servants Of Allah
09:05	Peace Symposium: Recorded on March 25, 2017.
10:30	In His Own Words
11:00	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:50	Seerat-un-Nabi.
14:25	Shotter Shondhane: Recorded on May 30, 2014.
15:25	Servants Of Allah [R]
16:30	Friday Sermon [R]
18:00	World News
18:30	Beacon Of Truth [R]
19:30	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Peace Symposium [R]
21:20	Servants Of Allah [R]
22:30	Friday Sermon [R]

Saturday August 19, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	The Significance Of Flags
01:00	Yassarnal Qur'an
01:15	Rishta Nata Ke Masa'il
01:30	Peace Symposium
02:40	In His Own Words
03:00	Beacon Of Truth
03:45	A Brief History Of Denmark
04:00	Friday Sermon
05:30	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
06:00	Tilawat: Surah An-Nahl, verses 52-90.
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 45.
07:05	Faith Matters: Programme no. 171.
08:05	International Jama'at News
08:55	Friday Sermon: Recorded on August 18, 2017.
10:05	In His Own Words
10:35	Dua-e-Mustaja'ab
11:05	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Qur'anic Archaeology
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:30	Faith Matters [R]
19:30	Khazeena-e-Urdu
20:05	Jalsa Salana UK Concluding Address: Recorded on August 14, 2016.
21:35	International Jama'at News
22:20	Friday Sermon [R]
23:35	Khazeena-e-Urdu [R]

Sunday August 20, 2017

00:10	World News
00:30	Tilawat
00:45	Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:35	Jalsa Salana UK Concluding Address
03:05	Faith Matters
04:15	Friday Sermon
05:30	Qur'anic Archaeology
06:00	Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 112-139.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 70.
06:45	Rah-e-Huda: Recorded on August 19, 2017.
08:30	Roots To Branches
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna: Rec. Oct. 12, 2014.
10:10	In His Own Words
10:45	The Beautiful Valley Of Naa'ran
11:15	Indonesian Service
12:20	Tilawat [R]
12:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:45	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on August 18, 2017.
14:10	Shotter Shondhane: Recorded on May 30, 2014.
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
16:30	In His Own Words [R]
17:05	Ilmul Abdaan [R]
17:45	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Rah-e-Huda [R]
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna [R]
21:10	In His Own Words [R]
21:45	The Beautiful Valley Of Naa'ran [R]
22:15	A Brief History Of Denmark
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Roots To Branches [R]

Monday August 21, 2017

00:10	World News
00:30	Tilawat
00:45	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Yassarnal Qur'an
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna
02:25	In His Own Words
03:00	Ilmul Abdaan
03:40	Friday Sermon
05:00	The Beautiful Valley Of Naa'ran
05:30	Roots To Branches
06:00	Tilawat: Surah Banee Israa'eel, verses 1-50.
06:15	Dars-e-Hadith: role model.
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 45.
07:00	French Mulaqat: A studio sitting of French speaking friends with Khalifatul-Masih IV (ra) in French and English. Session no. 13. Recorded on December 8, 1997.
08:10	Jalsa Salana Speeches: Rec. December 26, 2016.
08:50	Baitul Afiyat Mosque Germany: Recorded on April 10, 2017.
09:55	In His Own Words
10:25	Kids Time: Programme no. 25.
11:00	Friday Sermon: Recorded on March 10, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Rec. September 16, 2011.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Baitul Afiyat Mosque Germany [R]
16:10	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:30	International Jama'at News
17:20	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Somali Service
18:50	Jalsa Salana Speeches [R]
19:25	Kids Time [R]
20:00	Baitul Afiyat Mosque Germany [R]
21:10	Aao Urdu Seekhain
21:25	Servants Of Allah
22:30	French Mulaqat [R]
23:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]

Tuesday August 22, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:25	Baitul Afiyat Mosque Germany
02:35	The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw)
03:00	International Jama'at News
04:00	French Mulaqat
05:00	Aao Urdu Seekhain
05:20	Jalsa Salana Speeches
06:00	Tilawat: Surah Banee Israa'eel verses 51-99.
06:15	Dars-e-Tehreerat
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 71.
07:00	Liqa Ma'al Arab: Recorded on April 23, 1996.
08:00	Story Time: Part 26.
08:25	InfoMate
09:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat: Recorded on June 8, 2014 in Bait-us-Subuh Mosque, Germany.
10:10	History Of Langar Khana
10:25	Prophecies In The Bible
11:00	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Tehreerat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
12:50	Friday Sermon: Recorded on August 18, 2017.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat [R]
16:25	Qasas-ul-Ambiyaa
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Story Time [R]
19:00	InfoMate [R]
19:30	Prophecies In The Bible [R]
20:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat [R]
21:20	History Of Langar Khana [R]
21:35	Qasas-ul-Ambiyaa [R]
22:30	Liqa Ma'al Arab [R]
23:35	Philosophy Of Teaching Of Islam

Wednesday August 23, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Tehreerat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna And Nasirat
02:35	History Of Langar Khana
02:50	Prophecies In The Bible
03:20	InfoMate
03:55	Liqa Ma'al Arab
05:05	Qasas-ul-Ambiyaa
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 45.
07:00	Urdu Question And Answer Session: Recorded on May 20, 1995.
08:00	Seerat Sahabiyat
09:00	Jalsa Salana Germany Address To Ladies: Recorded on September 3, 2016.
09:55	In His Own Words
10:25	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
11:00	Indonesian Service
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on August 18, 2017.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Jalsa Salana Germany Address To Ladies [R]
16:00	In His Own Words [R]
16:30	Ghazwat-e-Nabi
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:30	Horizons d'Islam
19:30	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
20:00	Jalsa Salana Germany Address To Ladies [R]
21:00	In His Own Words [R]
21:30	Ghazwat-e-Nabi [R]
22:30	Urdu Question And Answer Session [R]
23:15	Chef's Corner [R]
23:30	The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw)

Thursday August 24, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana UK Address To Ladies
02:30	In His Own Words
03:00	Seerat Sahabiyat
04:00	Urdu Question And Answer Session
05:00	Ghazwat-e-Nabi
06:00	Tilawat: Surah Al-Kahf, verses 33-75.
06:15	Dars-e-Tehreerat
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 71.
06:55	Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Anfaal, verses 59 - 76 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 101, recorded on December 6, 1995.
08:00	Shama'il-e-Nabwi
08:35	Roots To Branches
09:05	Peace Symposium Canada: Rec. Oct. 22, 2016.
10:05	In His Own Words
10:35	Islami Mahino Ka Ta'aruf
11:05	Japanese Service
11:25	History Of Jalsa Salana
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Tehreerat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on August 18, 2017.
14:05	Beacon Of Truth: Rec. November 6, 2016.
14:55	Peace Symposium Canada [R]
15:55	In His Own Words
16:30	Persian Service
16:55	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Faith Matters: Programme no. 171.
19:25	Shama'il-e-Nabwi [R]
20:00	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words
21:40	History Of Jalsa Salana [R]
22:15	Rishta Nata Ke Masa'il
22:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:35	Roots To Branches

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org
Vol 24 Friday 18 August 2017 Issue No. 33

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 51ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب اور بابرکت انعقاد

(جلسہ کے ایّام میں ہونے والے مختلف پروگراموں کے بارہ میں مختصر رپورٹ)

(بقیہ رپورٹ از شمارہ گزشتہ)

سترہواں انٹرنیشنل تبلیغی و تربیتی سیمینار

جماعتِ احمدیہ برطانیہ گزشتہ کئی سال سے اس جلسے کے دنوں میں جلسہ کے پروگرامز سے ہٹ کر بھی تبلیغی و تربیتی پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے۔ ان میں سے ایک پروگرام 'انٹرنیشنل تبلیغی و تربیتی سیمینار' ہے۔ اس سیمینار میں مختلف ممالک سے آنے والے افراد تبلیغ و تربیت سے متعلق اپنے تجربات سے ایک دوسرے کو آگاہ کرتے ہیں۔ امسال منعقد ہونے والا سترہواں تبلیغی و تربیتی سیمینار 27/جولائی 2017ء جمعرات کے روز مسجد بیت الفتوح مورڈن میں منعقد کیا گیا جس میں دنیا کے مختلف ممالک سے 156 نمائندگان نے شمولیت کی جن میں 31/ممالک کے امراء اور 20/ممالک کے مشنری انچارج شامل تھے۔

....

جلسہ سالانہ کی پریس میں تشہیر

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برطانیہ میں رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے جلسہ سالانہ برطانیہ مرکزی اور بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ یوکے کی وسعت اَب اتنی ہو چکی ہے کہ میڈیا کے ذریعہ جلسہ سالانہ کی تشہیر اس کے انعقاد سے قبل ہی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ امسال بھی ریڈیو، ٹی وی، اخبارات اور Online پلیٹ فارمز پر جلسہ سالانہ کے بارہ میں آگاہ کیا گیا۔ مثلاً دنیا بھر سے 50/سے زائد نیشنل و پرائیویٹ ٹی وی چینلز نیز متعدد ریڈیو اسٹیشنز، اخبارات و رسائل نے جلسہ سالانہ کی رپورٹس یا اس سے متعلق مضامین شائع کیے۔

....

خطبہ جمعہ

28/جولائی بروز جمعۃ المبارک حضور انور ایدہ اللہ نے حدیقۃ المہدی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا گیا۔ حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے پر تشریف لانے والے مہمانوں کو دعاؤں کی تحریک فرمائی نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نہایت اہم نصائح فرمائیں۔ مزید برآں جلسہ کے موقع پر بازار اور نمائشوں اور بعض انتظامات کے حوالہ سے تذکرہ فرماتے ہوئے مہمانوں اور میزبانوں کو مختلف امور سے متعلق خصوصی توجہ دینے کی تاکید فرمائی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یوکے (UK) کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ دعاؤں پر ان دنوں میں بہت زور دیں اور جن کو توفیق ہے وہ صدقات بھی دیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور سب لوگ، یہاں آ کر شامل ہونے والے بھی اور دنیا میں مختلف ممالک میں رہنے والے احمدی بھی جو ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جلسہ کی کارروائی سن رہے ہیں، جلسہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور دشمن کے ہر شر سے بچنے کے لئے دعا کریں۔

جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کو مخاطب ہوتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے مہمان نوازی کرنے والے کارکنان کو جلسہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ آج مختصراً مہمانوں کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مہمان کے بھی کچھ فرائض اور ذمہ داریاں ہیں جسے اس نے ادا کرنا ہے۔

نیز فرمایا: مہمان کا بیشک اسلام میں بہت حق ہے لیکن اسلام ایک ایسا معتدل اور اعتدال کی تعلیم دینے والا مذہب ہے جو صرف ایک فریق کو ہی ذمہ داریوں کا احساس دلا کر اس طرف توجہ دینے کی نصیحت نہیں کرتا بلکہ دوسرے فریق کو بھی کہتا ہے کہ تم بھی اپنے فرائض ادا کرو اور جن حقوق کی ادائیگی تم پر واجب ہے تم انہیں ادا کرو کیونکہ یہی بات ہے جو ایک پیار، محبت اور بھائی چارے پر مبنی معاشرے کے قیام کا باعث بنے گی۔

جلسہ کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا: جلسہ پر آنے کا مقصد تو تقویٰ میں ترقی کرنا، خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق میں بڑھنا اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا اور ایک دوسرے کے لئے اپنے قربانی کے جذبے اور معیار کو بڑھانا ہے۔

نیز فرمایا: جلسہ میں شامل ہونے والے مہمان جب جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتے ہیں تو صرف وہ مہمان نہیں ہوتے کہ بحیثیت مہمان اپنے سے بہتر سلوک اور آرام و آسائش کی توقع رکھیں بلکہ وہ ایثار و قربانی کے اعلیٰ معیار بھی حاصل کرنے والے ہونے چاہئیں اور جلسہ منعقد کرنے کا جو مقصد ہے وہ ہر وقت ان کے سامنے ہونا چاہئے جو جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ سے تعلق اور روحانیت میں ترقی ہے اور ایک دوسرے کا حق ادا کرنا ہے۔

حضورِ انور نے جلسہ پر تشریف لانے والے غیر از جماعت مہمانوں کی خاص مہمان نوازی کرنے کی ہدایت فرماتے ہوئے فرمایا: جہاں تک غیر از جماعت مہمانوں کا تعلق ہے تو یقیناً ہم نے ان کا خیال رکھنا ہے اور ان کی مہمان نوازی میں اپنے وسائل کے مطابق جس حد تک سہولت مہیا ہو سکتی ہے اور مہمان نوازی کا حق ادا ہو سکتا ہے ادا کرنا ہے۔

(خطبہ جمعہ کا مکمل متن اسی شمارہ کی زینت ہے۔)

....

جلسہ کی بعض اہم جھلکیاں

نمازِ جمعہ کی ادائیگی اور وقفہ کے بعد لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب ہوئی اور پھر باقاعدہ طور پر افتتاحی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضور انور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ جلسہ کے ایام میں حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ، افتتاحی خطاب، ہفتہ کے روز قبل دوپہر مستورات سے خطاب اور پھر بعد دوپہر کے اجلاس میں جماعت احمدیہ کی عالمی ترقی اور دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال و برکات کے ذکر پر مشتمل ایمان افروز خطاب، اسی طرح اتوار کے روز ولولہ انگیز اختتامی خطاب کل ملا کر پانچ خطابات فرمائے۔

- 30/جولائی کو اتوار کے روز نمازِ ظہر سے قبل عالمی بیعت کی عالمی تقریب ہوئی جب تمام حاضرین نے اور ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے احمدیوں نے اس تقریب میں شمولیت کی اور اپنے پیارے امام کے ساتھ مل کر بیعت کے الفاظ دہرائے۔ آخر پر سجدہ شکر ادا کیا گیا۔ امسال چھ لاکھ نو ہزار سے زائد افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوئے۔ الحمدللہ

- جلسہ کے دیگر پروگراموں میں سات علمائے سلسلہ نے درج ذیل تفصیل کے مطابق مختلف موضوعات پر نہایت پُر مغز اور مدلل علمی و تربیتی تقاریر کیں۔ ان تقاریر میں چار تقاریر اردو جبکہ تین تقاریر انگریزی میں تھیں۔

آنحضرت ﷺ کی گھریلو زندگی (اردو) از مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی، وکیل اعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کی انقلابی تاثیرات (انگریزی) از مکرم ڈاکٹر زاہد احمد خان صاحب۔ صدر قضاء بورڈ یوکے۔

"ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج" (اردو) از مکرم فرید احمد نوید صاحب۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل۔ گھانا

خلافت کا بابرکت انعام اور ہمارا فرض (اردو) از مکرم سالک احمد صاحب۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

قرآن کریم کی رُو سے حقیقی جہاد (انگریزی) از مکرم اظہر حنیف صاحب۔ نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ

نصرتِ الٰہی۔ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت۔ (اردو) از مکرم عطاء المجیب صاحب راشد۔ نائب امیر یوکے و امام مسجد فضل لندن۔

موجودہ دور کی برائیاں اور پاکیزہ زندگی کا حصول (انگریزی) از مکرم رفیق احمد حیات صاحب۔ امیر جماعت احمدیہ یوکے

- اس جلسہ کی کارروائی کے دوران آٹھ اجلاسات کے آغاز پر قرآن کریم کے مختلف حصوں سے تلاوتِ قرآنِ کریم اور کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلفائے احمدیت میں سے نو مختلف نظمیں پڑھی گئیں۔

- حضرت خلیفۃ المسیح ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے بابرکت موقع پر انگلستان سے خصوصاً اور دنیا بھر سے عموماً تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والے احمدی طلباء و طالبات کو اسنادِ امتیاز اور طلائی تمغہ جات سے نوازا۔

- جلسہ کی تمام کارروائی کا رواں ترجمہ اردو کے علاوہ دنیا کی مختلف زبانوں میں میں ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر کیا گیا۔

- امسال بھی جلسہ سالانہ یوکے کے ایام میں ایک ریڈیو جلسہ ایف ایم (87.7) بھی جلسہ کی تمام کارروائی کے ساتھ دیگر دلچسپ اور معلوماتی پروگرامز نشر کرتا رہا۔ اور موسم اور ٹریفک وغیرہ کے متعلق تازہ معلومات فراہم کی جاتی رہیں۔ اس ریڈیو کی نشریات کا دائرہ کئی کلومیٹر پر محیط تھا چنانچہ راستہ میں آنے والے احباب کے علاوہ ڈیوٹی پر موجود خدام نے بھی اس سے بھرپور استفادہ کیا۔

- جلسہ سے کئی روز قبل سے اگرچہ بارش کی وجہ سے موسم سازگار نہ تھا لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی بدولت جلسہ کے انتظامات میں کسی بھی قسم کی کوئی بھی دقّت پیش نہ آئی۔ اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے دنیا کے 114/ممالک سے تشریف لانے والے مہمانان کشاں کشاں حدیقۃ المہدی پہنچتے رہے۔

- جہاں تک جلسہ سالانہ میں خدمات بجالانے والے مختلف شعبہ جات کا تعلق ہے تو امسال اندازاً چھ ہزار چار صد چھپن (6456) رضا کاران مردوں، خواتین، بچوں اور بچیوں نے ڈیوٹیاں دیں۔ اور موسم کی خرابی کے باوجود تمام شعبہ جات نے اپنے پیارے امام کی ہدایات کی اطاعت میں اپنے فرائض کو نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ انتظامی لحاظ سے انتہائی کامیاب رہا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں